﴿... اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِاللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾ (آل عمران: ٧٤) ﴿... عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی إسرائیل: ٨٠)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ۲ جمعہ ۷ جولائی ۱۹۹۵ء شمارہ ۲۷

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے

"ایک حدیث میں آیا ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ بعض بندوں سے فرمائے گا کہ تم بڑے برگزیدہ ہو اور میں تم سے بہت خوش ہوں کیونکہ میں بہت بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں ننگا تھا تم نے کپڑا دیا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا۔ میں بیمار تھا تم نے میری عیادت کی۔ وہ کہیں گے کہ یا اللہ تو تو ان باتوں سے پاک ہے تو کب ایسا تھا جو ہم نے تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب وہ فرمائے گا کہ میرے فلاں فلاں بندے ایسے تھے تم نے ان کی خبرگیری کی وہ ایسا معاملہ تھا کہ گویا تم نے میرے ساتھ ہی کیا۔ پھر ایک اور گروہ پیش ہوگا۔ ان سے کہے گا کہ تم نے میرے ساتھ برا معاملہ کیا۔ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ دیا۔ پیاس تھا پانی نہ دیا، ننگا تھا کپڑا نہ دیا، میں بیمار تھا میری عیادت نہ کی۔ تب وہ کہیں گے کہ یا اللہ تعالیٰ تو تو ایسی باتوں سے پاک ہے، تو کب ایسا تھا جو ہم نے تیرے ساتھ ایسا کیا۔ اس پر فرمائے گا کہ میرا فلاں فلاں بندہ اس حالت میں تھا اور تم نے ان کے ساتھ کوئی ہمدردی کا سلوک نہ کیا وہ گویا میرے ہی ساتھ کرنا تھا۔

غرض نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ اس پہلو میں بڑی کمزوری ظاہر کی جاتی ہے۔ دوسروں کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ ان پر ٹھٹھے کئے جاتے ہیں۔ ان کی خبرگیری کرنا اور کسی مصیبت اور مشکل میں مدد دینا تو بڑی بات ہے۔ جو لوگ غرباء کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش نہیں آتے بلکہ ان کو حقیر سمجھتے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ خود اس مصیبت میں مبتلا نہ ہو جاویں۔ اللہ تعالیٰ نے جن پر فضل کیا ہے اس کی شکر گزاری یہی ہے کہ اس کی مخلوق کے ساتھ احسان اور سلوک کریں اور اس خدا داد فضل پر تکبر نہ کریں اور وحشیوں کی طرح غرباء کو کچل نہ ڈالیں"۔

(ملفوظات جلد چہارم [طبع جدید] صـ ۴۳۸، ۴۳۹)

وہ لوگ جو سچے ہوں تھوڑی بات بھی کہیں تو ان میں زیادہ طاقت ہوتی ہے

لندن (۳۰ جون) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سورہ الرعد کی آیت ۱۸ کے حوالہ سے تبلیغ اور اس کے نتیجہ میں مخالفت کے مضمون پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ جب بھی آسمان سے پانی اترتا ہے تو وادیاں اپنی توفیق کے مطابق سیلاب دکھاتی ہیں۔ اور جن وادیوں میں یہ توفیق ہے کہ اس کے پانی کو سمیٹیں اور پھر زور سے بہائیں وہاں یہ نظارہ نظر آتا ہے اور جہاں یہ نظارہ نہیں دیکھتے وہاں کوئی رہنے والا فائدہ بھی دکھائی نہیں دیتا۔ پس اس میں جو ایک ہنگامہ، شور اور جوش و خروش کا نقشہ کھینچا گیا ہے وہ تبلیغ کے مضمون پر بعینہ چسپاں ہوتا ہے۔ مثلاً جب بھی شور پڑتا ہے تو جھاگ اٹھتی ہے۔ اور یہ جھاگ پانی پہ تو دکھائی نہیں دیتی مگر مخالف ملاں کے منہ پر ضرور دکھائی دیتی ہے۔ جب وہ طیش میں آکر تقریریں پھینکتا ہے تو منہ سے جھاگ برس رہی ہوتی ہے۔

حضور نے توجہ دلائی کہ "اودیۃ بقدرھا" کا مضمون یہاں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ یعنی اپنی توفیق بڑھاؤ۔ اور سیلاب پیدا کرنے کی صلاحیت پیدا کرو۔ اگر تمہارے اندر سیلاب آگیا تو پھر وہ علاقہ ضرور اٹڈے گا۔ پس کمزور اور غافل جماعتوں کے لئے یہی ایک راز ہے کہ ان کو کسی طرح سے متحرک کر دیں اور ان میں اضطراب پیدا کر دیں۔ حضور نے فرمایا کہ سوئے ہوئے شیر سے تو کوئی نہیں ڈرتا، ہاں جب جاگ جائے اور غرانے لگے یا دھاڑنے لگے تو اس سے جنگل دہل جاتا ہے۔ یہی حال ہمارے سامنے ہندوستان کی ان جماعتوں کا ہے جہاں مدتوں ایک جمود تھا اور اب ان میں ایک اضطراب ہے۔ اسی طرح انگلینڈ میں بھی ایک جماعت جوش و خروش اور بیداری میں اٹھ کھڑی ہوئی ہے۔ وہ متحرک ہے اور سیلاب کی ایک نسبت اپنے اندر رکھتی ہے۔ پس انگلینڈ کی دوسری جماعتیں ایسا کیوں نہیں کر سکتیں۔ حق کی بات بہرحال سچی ہے۔ یہ قطعی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک نام "حق" ہے پس تم حق کے پجاری بن جاؤ۔ حق کے انصار بن جاؤ۔ حق کی خاطر اپنے آپ کو جھونک دو اور پھر جو بھی خطرات ہونگے اللہ تعالیٰ تمہارا نگران ہوگا۔ تمہارا محافظ ہوگا۔

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کا ایک حصہ ایم۔ ٹی۔ اے۔ کے پروگراموں میں شمولیت ہے۔ یہ شمولیت بڑی باقاعدگی کے ساتھ روزانہ ہوتی ہے اور اس اہتمام کے پیچھے حضور انور کی یہ تمنا اور خواہش کارفرما نظر آتی ہے کہ حضور انور ساری عالمگیر جماعت کو براہ راست مخاطب ہو سکیں اور تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں براہ راست ہدایات اور ارشادات بیان فرما سکیں۔ یہ سلسلہ ایک لمبے عرصہ سے جاری ہے اور ہماری اطلاعات کے مطابق اکناف عالم میں پھیلے ہوئے احمدی احباب ان علمی مجالس سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ M.T.A. کے انعام خداوندی کی بدولت حضور انور سے براہ راست فیض حاصل کرنے کا دائرہ کل عالم پر محیط ہو چکا ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اس انمول موقع سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

ہفتہ ۱۷ جون ۱۹۹۵ء.

حسب پروگرام آج بچوں اور بچیوں کے ساتھ کلاس منعقد ہوئی جس میں حضور انور نے بچوں کو اسلامی تاریخ کے سلسلہ میں مسلم سپین کی تاریخ کے بعض واقعات سنائے۔

اتوار ۱۸ جون ۱۹۹۵ء.

آج انگریز احباب کے ساتھ مجلس ہوئی جس میں حضور انور نے ان کے درج ذیل سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔

☆ کیا اسلام میں مذہب کی خاطر کسی جبر اور تشدد کا کوئی جواز ہے؟

☆ اگر انسان کے مذہب اور ملک سے وفاداری کے معاملہ میں باہم تضاد ہو تو کیا طریق اختیار کرنا چاہئے؟

☆ تیسری عالمگیر جنگ کے بارہ میں احمدیہ لٹریچر میں ذکر ملتا ہے اس کے بارہ میں حضور کا کیا خیال ہے۔ کیا یہ لازماً ہونے والی ہے؟

☆ موت کے بعد انسان کے ساتھ کیا ہوگا؟

☆ کیا مرنے کے بعد انسان کا حساب کتاب فوری طور پر ہوگا؟

☆ خدا مختلف زمانوں میں اپنا الہام اور کلام نازل کرتا رہا ہے۔ دور حاضر جس میں مختلف مذاہب اور مختلف تہذیبیں پائی جاتی ہیں اس دور میں امن اور سلامتی کی زندگی گزارنے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

☆ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ برطانیہ میں اسلامی حکومت قائم ہونی چاہئے۔ اس پر آپ کا کیا تبصرہ ہے؟

☆ کیا دنیا کے کسی ملک میں اسلامی شریعت پر مبنی حکومت قائم ہے؟

☆ یہود کا ذکر Chosen People کے طور پر ملتا ہے اور ان پر خدا تعالیٰ کی ناراضگی بھی ظاہر ہوئی اور Persecution کا نشانہ بھی بنے۔ ایسا کیوں ہے؟

سوموار ۱۹ جون ۱۹۹۵ء.

آج ہومیوپیتھی طریقہ علاج کے سلسلہ میں ۸۸ کلاس کا انعقاد ہوا۔

باقی اگلے صفحہ پر

اعلان نکاح

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۴ جون ۱۹۹۵ء کو بعد نماز عصر مسجد فضل لندن میں حسب ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

☆ پہلا نکاح مکرمہ صفیہ حمیرا محمود صاحبہ بنت مکرم خلیفہ صفی الدین محمود صاحب کا تھا جو مکرم سہیل احمد خان صاحب ابن مکرم نصیر احمد خان صاحب کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار پونڈ حق مہر پر ہوا۔ عزیزہ صفیہ حمیرا محمود مکرم مولوی عبدالکریم صاحب لندن کی نواسی اور مکرم خلیفہ علیم الدین صاحب (مرحوم) کی پوتی ہیں۔

☆ دوسرا نکاح مکرم مرزا محمود احمد صاحب ابن مکرم مرزا مجیب احمد صاحب کا تھا جو مکرمہ زنوبیہ صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کے ہمراہ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر ہوا۔ عزیزم مرزا محمود احمد صاحب مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے پوتے اور عزیزہ زنوبیہ مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب (مرحوم) کی پوتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر دو نکاحوں کے فریقین کا مختصر تعارف کرواتے ہوئے انہیں اپنے بزرگ آباواجداد کی خوبیوں کو اپنانے اور ان کی نیکیوں کو اپنی ذات میں زندہ و جاری رکھنے کی نصیحت فرمائی۔

اعلان نکاح کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر دو نکاحوں کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

بقیہ از صفحہ اول

مختصرات

منگل ۲۰ جون ۱۹۹۵ء۔

حسب معمول آج ہومیو پیتھی کی ۸۹ کلاس منعقد ہوئی۔

بدھ ۲۱ جون ۱۹۹۵ء۔

آج معمول کے مطابق ترجمۃ القرآن کلاس ہوئی۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء کی آیت ۱۵۵ تا ۱۶۰ نصف اول تک کا آسان فہم ترجمہ نیز ضروری مقامات کی تشریح بیان فرمائی۔ یہ کلاس نمبر ۶۲ تھی۔

آج حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی طبعی وفات اور رفع الی اللہ کے مضمون پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ اس لحاظ سے یہ ایک مفید تبلیغی ٹیپ ہے۔

جمعرات ۲۲ جون ۱۹۹۵ء۔

آج ترجمۃ القرآن کی کلاس نمبر ۶۳ ہوئی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیت نمبر ۱۶۰ نصف آخر سے لے کر آیت نمبر ۱۶۷ تک کا ترجمہ و تفسیر بیان فرمائی۔ حضور نے آیت "وان من اہل الکتاب الالیومنن بہ قبل موتہ" کے مضامین کو تفصیل سے واضح فرمایا اور اس کے بعض نئے پہلوؤں کو اجاگر کیا۔

جمعۃ المبارک ۲۳ جون ۱۹۹۵ء۔

حسب معمول آج اردو زبان میں عمومی سوال و جواب کی مجلس منعقد ہوئی جس میں حضور انور نے درج ذیل سوالات کے جوابات دیئے۔

☆ کسی مرنے والے کو ایصال ثواب کس طریق سے کرنا چاہئے۔ اسلام اس بارہ میں کیا رہنمائی کرتا ہے؟

☆ اسلام میں اس بات کی تو اجازت ہے کہ انسانی اعضاء دوسرے کو دیئے جاسکیں۔ کیا مرنے کے بعد سارے کا سارا جسم طبی تجربات کی غرض سے وقف کرنے کی بھی اجازت ہے۔ خاص طور پر کیا عورت کے لئے یہ بات جائز ہے؟

☆ بائبل کے مفسرین نے لکھا ہے کہ شیطان نے حضرت ایوب علیہ السلام کو سخت آزمائش میں ڈالا۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ بات درست ہے کہ خدا تعالیٰ شیطان کو یہ اجازت دے کہ وہ اس کے نبیوں کو آزمائش میں ڈالے؟

☆ سورہ آل عمران میں "لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم ...." (الآیہ) ۔ اس آیت میں المومنین کا لفظ آنے کی وجہ سے یہ خیال آتا ہے کہ اس آیت کے مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ کیا یہ خیال درست ہے؟

☆ اسلام کی ابتداء سے ہی قتل و غارت کا سلسلہ شروع ہے جبکہ اسلام کا مطلب تو سلامتی ہے۔ اس تعلیم کا اسلام کے نام لیواؤں پر کیوں اثر نہیں پڑا؟

☆ غالب کا ایک شعر ہے:

اصل شہود و شاہد و مشہود ایک ہے
حیراں ہوں پھر مشاہدہ ہے کس حساب میں

حضور کے حالیہ خطبات کی روشنی میں اس کی کیا وضاحت ہے؟

☆ جماعت احمدیہ یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا فیضان بند نہیں ہوا۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسیٰ بن مریم کے آنے کی پیش گوئی فرمائی تھی کیا اسی طرح حضرت مرزا صاحب نے بھی کسی آنے والے کے متعلق پیش گوئی فرمائی ہے یا یہ فیضان صرف ان کی حد تک محدود ہے؟

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ " بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" سوال یہ ہے کہ مسیح پاک علیہ السلام کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈنے کا صحیح طریق کیا ہے جس میں شرک کا کوئی پہلو نہ پایا جاتا ہو۔

☆ حضرت بابا فرید صاحب چاچڑاں شریف والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سچا مانتے تھے۔ سوال یہ ہے کہ انہوں نے خود کیوں باقاعدہ طور پر بیعت نہیں کی؟

☆ آیت کریمہ "اللہ یجتبی من الملائکۃ رسلا و من الناس....." میں فرشتوں کو رسول بیان کیا گیا ہے۔ اس سے کیا مراد ہے؟

☆ مسلمان خانہ کعبہ میں چیخ چیخ کر خدا کے حضور رحمت کے لئے دعائیں کرتے ہیں لیکن وہ رحیم و کریم ہونے کے باوجود اب تک مسلم اقوام پر ناراض ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

☆ قرآن مجید میں آتا ہے کہ "الحج اشھر معلومات" جبکہ حج کرنے کے لئے ایک دن مقرر ہوتا ہے۔ اس کی کیا وضاحت ہے؟

☆ جب ایک مسجد میں نماز با جماعت ادا کی جاچکے تو کیا اسی مسجد میں دوبارہ با جماعت نماز ادا کی جا سکتی ہے؟

☆ گھر میں اکیلے فجر کی نماز پڑھتے ہوئے کیا اونچی آواز میں قرآن مجید کی قراءت کی جاسکتی ہے؟ نیز تہجد کے بارہ میں کیا ہدایت ہے؟

☆ جس شخص پر حج فرض ہو چکا ہو کیا اس کے عمرہ ادا کرنے سے اس کا حج کا فرض ادا ہو جاتا ہے؟

احادیث النبی ﷺ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ لَهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَلَا تُخْفِرُوْا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب فضل استقبال القبلۃ)

حضرت انسؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور اس میں ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے ہمارا ذبیحہ کھائے۔ وہ مسلمان ہے جس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ اور اس کے رسولؐ نے لے لی ہے۔ پس اللہ کی ذمہ داری کی بے حرمتی نہ کرو۔

خوتو سے ملنے اگر گیا ہوگا — سب ملمع اتر گیا ہوگا
فاصلے اور بڑھ گئے ہوں گے — وہ ستمگر جدھر گیا ہوگا
اس نے دیکھا تو ہوگا آئینہ — لوٹ کر جب وہ گھر گیا ہوگا
اپنے انجام پر نظر کر کے — موت سے پہلے مر گیا ہوگا
میری آواز چھیننے کے بعد — وہ یقیناً مکر گیا ہوگا
دیکھ کر میری مسکراہٹ کو — اس کا چہرہ اتر گیا ہوگا
مجھ کو خبروں سے مارنے والا — سر اخبار مر گیا ہوگا
اس کو دیکھے ہوئے سر منظر — اک زمانہ گذر گیا ہوگا
لوگ جاتے ہیں اپنی مرضی سے — وہ برنگ دگر گیا ہوگا
رحم کی بھیک مانگنے کے لئے — جانے کس کس کے گھر گیا ہوگا
دن چڑھے آنکھ کھل گئی ہوگی — سارا نشہ اتر گیا ہوگا
خشک پتے کی طرح پت جھڑ میں — اپنی آہٹ سے ڈر گیا ہوگا
جس کڑے دن کا ذکر کرتے ہو — وہ بھی آخر گذر گیا ہوگا
آؤ مقتل کی سیر کر آئیں — اب تو موسم نکھر گیا ہوگا

خون ناحق سے ہی سہی مضطر
اس کا دامن تو بھر گیا ہوگا

(محمد علی مضطر)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

حضور انور نے اپنے وسیع تجربہ کے حوالے سے بتایا کہ کامیاب داعی الی اللہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ حق کو غالب کرنے کی خاطر ہر گز کسی قسم کا جھوٹ نہ بولیں۔ اور یہ ایک بہت بڑی شرط ہے۔ وہ لوگ جو سچے ہوں تھوڑی بات بھی کہیں تو ان میں زیادہ طاقت ہوتی ہے۔ ان میں ایک انقلاب بپا کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ اس لئے داعی الی اللہ کو چاہئے کہ اپنے اندر سچائی کے معیار کو بلند کرے۔ مقابلہ کے وقت جھوٹ نہ بولنا اور جھوٹ کا سہارا نہ لینا یہ قوت اور عظمت پیدا کرنے والی باتیں ہیں۔

ربوبیت کی صفت کے حوالہ سے حضور نے تجزیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ رزق کی احتیاج بھی انسان کو جھوٹ بولنے پر مجبور کرتی ہے۔ اس سے بچنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ ربوبیت کی تمام صفات اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کی جائیں۔ اللہ کو رب مان لیں اور پھر کسی اور طرف توجہ نہ کریں۔

حضور نے فرمایا کہ اگر آپ اپنے اندر بھی انقلاب کی صلاحیتیں پیدا کرنا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ کی مٹھیوں میں بھی وہ تار تھمائے جائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مٹھیوں میں تھے، جو انقلاب کے تار تھے، تو اس کے لئے ایک ہی راستہ ہے کہ آپ سچے ہو جائیں۔ حق کو اختیار کریں اور اس کے نتیجہ میں اس حق سے غیر معمولی طاقت آپ کی زبان میں آپ کے کلام میں پیدا ہو جائے گی اور جو کمزوریاں باقی رہ جائیں گی۔ وہ پھر آسمان سے پوری ہونگی کیونکہ خدا تعالیٰ پھر خود آسمان سے اترتا ہے اور اپنی جبروت کے نشان دکھاتا ہے۔

خطبہ کے آغاز میں حضور نے گوئٹے مالا کے جلسہ سالانہ کی مبارک باد دیتے ہوئے وہاں کے امیر جماعت اور دوستوں کو نام بنام السلام علیکم کا پیغام دیا۔

نیتوں کے کرشمے

(عبدالسمیع خان)

اس مضمون کا محرک سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مندرجہ ذیل ارشاد ہے۔ آپ نے فرمایا:

" دنیا میں جتنی بدیاں پھیلتی ہیں وہ نیتوں کے فساد سے پھیلا کرتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مضمون کو اس طرح بیان فرمایا ہے ایک تو انما الاعمال بالنیات کی مشہور حدیث آپ کے پیش نظر رہنی چاہئے لیکن ایک اور موقع پر آپ نے فرمایا:

"ان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب"۔

(بخاری کتاب الایمان باب فضل من استبر)

کہ خبردار انسان کے جسم میں ایک لوتھڑا ہے اگر وہ لوتھڑا صحیح رہے تو سارا جسم صحیح رہتا ہے اور اگر وہ لوتھڑا بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے۔ خبردار وہ لوتھڑا دل ہے۔

مراد یہ ہے کہ دنیا میں جب بھی بدیاں راہ پاتی ہیں ان کا آغاز دلوں میں مخفی طور پر شروع ہوتا ہے اور ان کے نتیجہ میں رفتہ رفتہ وہ بدی ایک معین خیال اور پھر ایک عزم کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ پھر وہ عملی جامہ پہنتی ہے، پھر وہ انفرادی بدی رفتہ رفتہ قومی بدی بننے لگتی ہے اس لئے سب سے پہلے نیتوں کی اصلاح ضروری ہے......۔

ایسے پروگراموں کی ضرورت ہے کہ جن کے نتیجہ میں بچوں کو نیتوں میں فتور سے محفوظ رکھا جا سکے۔ یہ ایک لمبا کام ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے تفصیلی محنت کا محتاج ہے، حکمت کا محتاج ہے۔ جماعتیں اپنی اپنی توفیق کے مطابق ایسے پروگرام بنائیں کہ خاندانوں کو متنبہ کرنے کی مشینری قائم ہو جائے۔ ایک ایسا کارخانہ بن جائے جس کے نتیجہ میں مستقلاً اس موضوع پر ماں، باپ کی تربیت کے سامان پیدا ہوتے رہیں۔ اس کے علاوہ خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنات میں نیت کے مضمون کے اوپر مختلف نصیحتوں پر مشتمل تقاریر ہونی چاہئیں۔ اس موضوع پر مقابلے کروائے جا سکتے ہیں کہ نیتوں کا فتور کیسے قوم کو ہلاک کرتا ہے اور یہ کہ کس طرح قوموں کی تاریخ سے ہمیں استفادہ کرنا چاہئے۔ نیز یہ کہ جماعت احمدیہ کیا طریق اختیار کرے جس کے ذریعہ ہماری نسلیں پاک اور صاف اور واضح نیتوں کے ساتھ جوان ہو رہی ہوں۔ یہی پیغام ہے جو میں افریقہ کے دورہ کے دوران افریقہ کو دیتا رہا ہوں۔ ان کو میں بتاتا رہا ہوں کہ آپ کے بچوں کی نیتیں ابھی سے بگڑ چکی ہیں، سارا ماحول اتنا گندہ ہو گیا ہے کہ آپ کی تعمیر نو ہو نہیں سکتی جب تک آپ اپنی آئندہ نسلوں کی درستی کی طرف توجہ نہ کریں۔ اس کے لئے جہاں احمدی سکول ہیں وہاں اسکولوں میں ایسے نصاب داخل کئے جا سکتے ہیں اور بالعموم جماعتی نظام کے تابع ایسے اور ذرائع اختیار کئے جا سکتے ہیں کہ جماعت کے سامنے کھول کھول کر آئندہ نسلوں کی نیتوں کو درست رکھنے سے متعلق تدابیر پیش کی جائیں۔ اور پھر ایسے اقدامات کئے جائیں کہ جن سے افراد کی مدد ہو۔ صرف ماں باپ پر نہ چھوڑا جائے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت کریں بلکہ جماعت ان کی مدد کرے۔ اور عملاً ان کو اس قابل بنائے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت کر سکیں۔ اس ضمن میں ماں، باپ کی تربیت کے اجلاس بلائے جا سکتے ہیں۔ بعض باتیں ایسی ہیں جن کا تعلق گو بچوں سے ہے لیکن براہ راست بچے مخاطب نہیں ہو سکتے۔ ماں باپ کی تربیت کے سکول ہونے چاہئیں۔ ان کو بتانا چاہئے کہ قوم میں یہ خرابیاں جڑ پکڑ گئی ہیں اور پھیل رہی ہیں اور اپنے بچوں کو بچانا ضروری ہے ورنہ اس کشتی سے باہر چلے جائیں گے جو کشتی اس زمانہ میں مومنین کی حفاظت کے لئے خدا تعالیٰ نے دوبارہ تعمیر کی ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۸ء)

—○ ○—

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

" جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ تعالیٰ کے اولیاء کو لایا جائے گا اور وہ خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہونگے اور تین قسموں میں انہیں تقسیم کیا جائے گا۔ پہلے ایک قسم کا آدمی لایا جائے گا۔ اسے اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ اے میرے بندے! تو نے (نیک) اعمال کس وجہ سے کئے تھے؟ وہ عرض کرے گا کہ اے میرے رب آپ نے جنت پیدا کی اور اس کے درخت اور پھل پیدا کئے اور نہریں پیدا کیں اور اس کی حوریں اور اس کی نعمتیں اور جو کچھ بھی آپ نے اپنی اطاعت کرنے والوں کے لئے تیار کیا ہے سب کچھ بنایا۔ پس میں نے ان چیزوں کو حاصل کرنے کے لئے شب بیداری کی اور دن کو روزے رکھے۔ اس پر خدا تعالیٰ اسے فرمائے گا، اے میرے بندے تو نے صرف جنت کی خاطر نیک اعمال کئے۔ تو یہ جنت ہے اس میں داخل ہو جا اور یہ میرا فضل ہی ہے کہ میں نے تجھ کو آگ سے آزاد کر دیا ہے اور یہ بھی فضل ہے کہ میں تجھے جنت میں داخل کروں گا۔ پس وہ اور اس کے ساتھی جنت میں داخل ہو جائیں گے پھر دوسری قسم کے آدمیوں میں سے ایک آدمی کو لایا جائے گا۔ اس سے بھی اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ اے میرے بندے! تو نے نیک اعمال کس غرض سے کئے تھے۔ وہ جواب دے گا کہ اے میرے رب تو نے دوزخ پیدا کی اور اس کی بیڑیاں اور اس کی شعلہ زن آگ اور اس کی باد سموم اور گرم پانی اور جو کچھ بھی تو نے اپنے نافرمانوں اور دشمنوں کے لئے تیار کیا ہے، پیدا کیا۔ پس میں نے ان چیزوں سے ڈرتے ہوئے شب بیداری کی اور دن کو روزے رکھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندے تو نے یہ کام صرف میری آگ سے ڈرتے ہوئے کئے تھے۔ پس میں نے تجھے آگ سے آزاد کیا اور اپنے فضل سے تجھے جنت میں داخل کروں گا۔ پس وہ اپنے ساتھیوں سمیت جنت میں داخل ہو جاوے گا۔ اس کے بعد تیسری قسم کے لوگوں میں سے ایک آدمی لایا جائے گا۔ اس سے خدا تعالیٰ پوچھے گا اے میرے بندے! تو نے (نیک) کام کس وجہ سے کئے تھے؟ وہ جواب دے گا کہ اے میرے رب تیری محبت کی وجہ سے اور تیرے ملنے کے اشتیاق اور تیری محبت میں۔ پس مبارک اور بلند و بالا خدا اسے فرمائے گا۔ اے میرے بندے تو نے یہ تمام نیک کام میری محبت اور ملاقات کے شوق کی وجہ سے کئے تھے سو اپنا بدلہ لے۔ اور اللہ جل جلالہ اس شخص کے لئے خاص تجلی فرمائے گا اور سارے پردوں کو اپنے چہرے سے دور کر دے گا اور اس کے سامنے آ جائے گا اور کہے گا اے میرے بندے لے میں یہ موجود ہوں۔ میری طرف دیکھو پھر فرمائے گا میں نے اپنے فضل سے تجھے آگ سے آزاد کیا اور جنت کو تیرے لئے جائز کرتا ہوں اور فرشتوں کو تیرے پاس بھیجوں گا اور میں خود تجھے سلام کہوں گا۔ پس وہ اپنے ساتھیوں سمیت جنت میں داخل ہو جائے گا"۔ (ابن کثیر جلد ۵ صـ ۱۲۲)

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی فعل کا محرک بدلنے سے خدا کی نظر میں اس فعل کی کیفیت بدل جاتی ہے اور یہی وہ ابدی سچائی ہے جس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ کا لباس پہنایا:

انما الاعمال بالنیات (بخاری کتاب بدء الوحی)

سب اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے۔ یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جوامع الکلم کا شاہکار ہے اور تمام انسانی زندگی کے تمام افعال و نتائج کا خلاصہ اس میں بیان کر دیا گیا ہے۔ اس لئے علماء کی نظروں میں یہ حدیث غیر معمولی حیثیت رکھتی ہے۔ بعض نے اسے تہائی اسلام قرار دیا ہے اور بعض نے تہائی علم۔ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ "اس سے زیادہ جامع و مانع اور مفید کوئی حدیث نہیں ہے۔"۔

(فتح الباری جلد ۱ صـ ۱۱)۔

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مصرع:

"ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے"

اسی حدیث نبویؐ کی شرح ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"ہر انسان کے ہر عمل کی جڑ اس کی نیت میں ہوتی ہے پس اگر وہ جڑ تقویٰ ہے تو اس کے اعمال کی تمام تر عمارت خواہ وہ ثریا تک جا پہنچے وہ خدا کے حضور مقبول اور حسین ہوگی۔ ایک خوبصورت، دلکش اور پائیدار عمارت تعمیر ہوگی اور اگر نیتوں کی جڑ میں نقص پیدا ہو جائے تو پھر کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ ..... اس حدیث کا اطلاق انسان کی ساری زندگی پر اس کے تمام خیالات پر اور اس کے تمام اعمال پر ہوتا ہے بہت ہی وسیع مضمون سے تعلق رکھنے والی حدیث ہے اور انسانی نفسیات کا اگر تجزیہ کیا جائے تو یہ انسانی نفسیات کی وہ جڑ ہے جس کو اگر پکڑ لیں تو ہر انسان کی نفسیات کی الجھن اس سے حل ہو سکتی ہے"۔

(خطبہ جمعہ ۹ اگست ۱۹۹۱ء)

امر واقعہ یہ ہے کہ ایک دنیا تو وہ ہے جو ارض و سماء کی بلندیوں اور پنہائیوں کے درمیان آباد ہے اور اس کے سارے رنگ و روپ حرکات و افعال کے ساتھ وابستہ ہیں۔ مگر ایک اور دنیا ان افعال کے پس منظر میں آباد ہے جو نیتوں اور محرکات کی دنیا ہے۔ اور اس ظاہری دنیا سے کہیں زیادہ پیچیدہ اور گنجلک ہے جسے حقیقت میں صرف عالم الغیب والشہادہ خدا ہی جانتا ہے اور اسی کے مطابق انسان سے معاملہ کرتا ہے۔ نیتوں کا تھوڑا تھوڑا زاویہ بدلنے سے نتائج کی نئی دنیا ظاہر ہوتی چلی جاتی ہے۔ اس لحاظ سے نیتوں کا جہان بڑا ہی دلچسپ اور عجیب و غریب ہے۔ نیتوں کے مختلف روپ اور ان پر مرتب ہونے والے نتائج کا مطالعہ انسان کو اپنی نیتوں کی اصلاح کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اس مضمون میں احادیث اور بزرگان سلف کے ایسے ہی عبرت آموز نمونوں کو مختلف عنوانوں کے تابع دکھایا گیا ہے۔

ایک قسم کے افعال مگر نیتوں کے فرق کی وجہ سے نتائج میں بعد المشرقین کے نمونے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ زندہ اور لافانی کلام غیر متبدل صداقت ہے اور اس کو سمجھانے کے لئے حضور اکرمؐ نے خود ہی مختلف مثالیں دے کر اس کو واضح فرما دیا ہے کہ نیتیں کس طرح ایک ہی قسم کے اعمال کے ماحصل میں زمین و آسمان کا فرق پیدا کر دیتی ہیں۔ چنانچہ ایک شخص نے ام قیس نامی عورت سے شادی کرنے کے لئے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ حضورؐ کو معلوم ہوا تو فرمایا:۔

" سب اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے اور ہر انسان کو اس کی نیت کے مطابق ہی بدلہ دیا جاتا ہے۔ پس جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی خاطر ہجرت کی اور ان کی خوشنودی کے لئے اپنے وطن اور خواہشات کو ترک کر دیا اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہی ہوگی۔ لیکن جس نے دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی خاطر ہجرت کی تو اس کی ہجرت کی غرض بھی وہی قرار پائے گی جو اس کی اپنی نیت ہے اور اسے ثواب میں کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ یعنی اپنی نیت کا پھل۔ جیسی بھی وہ نیت ہے اس کے مطابق ملے گا"۔

(بخاری کتاب بدء الوحی فتح الباری جلد اول)

☆ "ایک بار فرمایا، " دنیا میں چار قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔

اول: وہ شخص جسے خدا نے مال اور علم بخشا ہے اور وہ اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرتا ہے۔ صلہ رحمی کرتا ہے اور حقوق اللہ بھی ادا کرتا ہے یہ سب سے بہتر انسان ہے۔

دوم: وہ شخص جسے خدا نے علم تو دیا ہے، مال نہیں دیا ہے۔ مگر صادق النیت ہے۔ وہ کہتا ہے اگر خدا مجھے مال دیتا تو میں اس پہلے شخص کی طرح خرچ کرتا۔ اس کی نیت کی وجہ سے اس کا اور پہلے شخص

MOST AUTHENTIC
INDIAN FOOD
GRANADA
TAKE AWAY
202 ROUNDHAY ROAD
LEEDS
TELEPHONE 0532 487 602

خریداران الفضل سے گذارش

کیا آپ نے نئے سال کا چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟

اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں اس کی ادائیگی فرما کر رسید حاصل کریں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع کریں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینیجر)

کا اجر برابر ہے۔
سوم: وہ شخص جسے خدا نے مال دیا ہے مگر علم نہیں دیا وہ لاعلمی کی وجہ سے مال ناجائز رستوں پر خرچ کرتا ہے۔ نہ تو خدا سے ڈرتا ہے، نہ صلہ رحمی کرتا ہے، نہ حقوق اللہ ادا کرتا ہے، یہ بدترین انسان ہے۔
چہارم: وہ شخص جسے خدا نے نہ مال دیا ہے نہ علم۔ وہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں مذکورہ بالا تیسرے شخص کی طرح کام کرتا۔ اس کی نیت کی وجہ سے اس کا گناہ تیسرے شخص کے برابر ہوگا"۔
(ترمذی ابواب الزہد باب مثل الدنیا مثل اربعۃ نفر)

☆ پھر فرمایا:
"اللہ تعالیٰ غیرت کی ایک قسم کو پسند کرتا ہے اور دوسرے سے نفرت کرتا ہے۔ جس غیرت کو پسند کرتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان مشکوک اور تہمت والی چیزوں کے پاس جانے سے غیرت کھائے۔ اور جن چیزوں میں کوئی شک والی بات نہ ہو ان سے غیرت کو ناپسند کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فخر کی ایک قسم کو پسند کرتا ہے اور ایک سے نفرت کرتا ہے۔ جس کو پسند کرتا ہے وہ یہ ہے کہ آدمی جنگ کے وقت اپنے پر ناز اور فخر کرے اور صدقہ دے کر خوشی محسوس کرے۔ اور ناپسندیدہ فخر یہ ہے کہ برائیوں پر فخر کرے یا حسب و نسب میں فخر کرے"۔
(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی الخیلاء فی الحرب)

☆ جہاد بالسیف ایک غیر معمولی قربانی کا متقاضی ہے۔ مگر اس کی جڑ اس کے اجر کا فیصلہ کرتی ہے۔ ایک شخص نے حضورؐ سے پوچھا کہ ایک آدمی مال غنیمت کے لئے جہاد میں شریک ہوتا ہے اور ایک آدمی اپنی شہرت کے لئے اور ایک آدمی اپنی شجاعت کے اظہار کے لئے۔ ان میں سے کون خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا قرار پائے گا۔ حضور نے فرمایا:۔
"وہ شخص جو اس لئے جہاد کرتا ہے کہ خدا کا کلمہ دنیا میں بلند ہو، درحقیقت صرف وہی جہاد فی سبیل اللہ کرنے والا ہے"۔
(بخاری کتاب الجہاد باب من قتل لتکون کلمۃ اللہ ھی العلیاء)

☆ جہاد بالسیف میں جو گھوڑے استعمال کئے جاتے ہیں وہ بھی نیتوں کے اثرات قبول کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہیں:۔
۱۔ جو خدا کی راہ میں اور جہاد فی سبیل اللہ کے لئے پالے جاتے ہیں۔ وہ اپنے مالک کے لئے اجر کا موجب ہوتے ہیں۔
۲۔ جو شخص دوسرے کی محتاجی اور ہاتھ پھیلانے سے بچنے کے لئے گھوڑا پالتا ہے اور اس کے متعلق حقوق اللہ ادا کرتا ہے وہ اس کے لئے ستر اور گناہوں کی پردہ پوشی کا موجب ہے۔
۳۔ اور جو شخص فخر اور ریاء اور مسلمانوں سے دشمنی کی خاطر گھوڑا پالتا ہے۔ وہ اس کے لئے بوجھ اور وبال کا موجب ہوگا۔
(بخاری کتاب المساقاۃ باب شرب الناس)

DISTRIBUTORS OF CRIMPLENE/ VELVET & POLYESTER COTTON CLOTH/ QUILTS & BLANKETS/ PILLOWS & COVERS/ VELVET CURTAINS/ NYLON & SATIN FINISH BED SPREADS/ BED SETTEE & QUILT COVERS/ VELVET CUSHION COVERS/ PRAYER MATS/ ETC. ETC DIRECT SALE TO THE PUBLIC

CROWN TEXTILES,
138 ABBEY ROAD, BRADFORD, BD8 8DP
PHONE 0274 724 331/ 488 446
FAX 0274 730 121

☆ پاک نیت انسان کے روزمرہ کے کاموں کو جو عام طور پر وہ طبعی جوش سے انجام دیتا ہے۔ اسے بھی عبادت اور رضائے الٰہی میں بدل دیتی ہے۔ حضور نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے فرمایا:
"تو جو کچھ بھی رضائے الٰہی کی نیت سے خدا کی راہ میں خرچ کرے حتیٰ کہ اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالے تو اس کا بھی تجھے اجر مل جائے گا"۔
(بخاری کتاب الایمان باب انما الاعمال بالنیۃ)

☆ لالچ کرنا اور دوسرے کے آگے ہاتھ پھیلانا منع ہے مگر جب خدا خود اپنے فضل سے عنایت کرے تو اس کو قبول کرنے میں ہی ثواب ہے۔ حضرت عمرؓ بیان فرماتے ہیں کہ:
"حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ عطا فرماتے تھے تو میں عرض کرتا تھا یا رسول اللہ اسے مجھ سے زیادہ مستحق کو عنایت فرمائیں تو حضورؐ فرماتے تھے جب تجھے کوئی ایسا مال دیا جائے جس کی تو لینے کی طمع نہ رکھتا ہو اور نہ اس کے لئے سوال کیا ہو تو اسے لے لیا کر۔ مگر جو اس کے برعکس ہو وہ نہ لیا کر"۔
(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب من اعطاہ شیئاً من غیر مسئلۃ)

☆ ایک آدمی مدینے کا سفر کر کے دمشق میں حضرت ابوالدرداء کے پاس پہنچا اور ان سے پوچھنے پر بتایا کہ میں آپ سے منسوب رسول کریمؐ کی حدیث سننے آیا ہوں۔ انہوں نے کہا تیرا کوئی اور تو مقصد نہیں۔ کہا نہیں۔ پھر پوچھا تو تجارت کے لئے تو نہیں آیا۔ جواب ملا نہیں۔ پوچھا کیا تو صرف اسی حدیث کے سننے کے لئے آیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا ہے:۔
"جو شخص حصول علم کی راہوں پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے راستے آسان کر دیتا ہے"۔
(ترمذی کتاب العلم، باب فضل الفقہ علی العباد)

☆ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
"ایک لشکر کعبہ پر حملہ کرے گا جب وہ مقام بیداء پر پہنچے گا تو ان کو اول سے آخر تک زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ان سب کو کیوں زمین میں دھنسایا جائے گا۔ حالانکہ ان میں بازار بھی ہونگے۔ یعنی تاجر وغیرہ ہونگے اور وہ لوگ بھی جو ان میں سے نہیں ہونگے۔ (یعنی حملہ کرنے کی نیت سے نہیں آئے) فرمایا ان سب کو زمین میں دھنسایا جائے گا اور پھر ان کی نیتوں کے مطابق انہیں اٹھایا جائے گا۔ (یعنی نیتوں کے مطابق سلوک کیا جائے گا)۔
(بخاری کتاب البیوع باب الاسواق)

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اعمال بظاہر متضاد ہیں مگر اچھی نیت کی وجہ سے خدا کی نظر میں مقبول ہیں

☆ حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ:
"حضرت ابوبکر نماز تہجد کی قرائت میں اپنی آواز بہت دھیمی رکھتے تھے اور حضرت عمرؓ بلند آواز سے قرات کرتے تھے۔ حضورؐ نے ان دونوں سے وجہ دریافت فرمائی تو حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی کہ میں اس وجود کو قرات سناتا ہوں جس سے میں راز کی باتیں کرتا ہوں (یعنی خدا میری آہستہ آواز بھی سن لیتا ہے) اور حضرت عمرؓ نے عرض کی میں شیطان کو اس کے ذریعہ خوفزدہ کرتا ہوں اور سونے والوں کو جگاتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا یہ سب طرز عمل طیب اور پاکیزہ ہیں۔ تاہم حضرت ابوبکرؓ کو ہدایت فرمائی کہ وہ اپنی آواز تھوڑی سی بلند کر لیں اور حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ اپنی آواز قدرے دھیمی رکھا کریں۔
(مسند احمد جلد ۱ صـ ۱۰۹، جامع ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب قراۃ اللیل)

☆ ایک دفعہ حضورؐ نے حضرت ابوبکرؓ سے پوچھا تم وتر کب پڑھتے ہو؟ عرض کیا رات کے اول حصہ میں پڑھ لیتا ہوں۔ پھر آپ نے یہی سوال حضرت عمرؓ سے کیا تو جواباً عرض کیا۔ رات کے آخری حصے میں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ ابوبکر نے احتیاط کا راستہ اختیار کیا اور عمر نے توانائی کی راہ اختیار کی۔
(ابوداؤد ابواب الوتر باب الوتر قبل النوم)

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق سے فارغ ہو کر اسلحہ وغیرہ اتار رہے تھے کہ جبرئیلؑ نے آپ کو خدا کا پیغام سنایا کہ یہودی قبیلہ بنو قریظہ کی طرف پیش قدمی کرو اور آپؐ نے فوراً یہ اعلان کروا دیا کہ بنو قریظہ کی طرف چلو اور عصر کی نماز وہیں جا کر ادا کی جائے گی۔ صحابہ نے فوراً تعمیل شروع کر دی۔ مگر بعض صحابہ کو دیر ہو گئی اور سورج غروب ہونے کا وقت آ گیا اس لئے ان میں سے کچھ نے تو راستہ میں ہی نماز عصر ادا کر لی کیونکہ وقت ختم ہو رہا تھا اور بعض نے کہا کہ چونکہ حضورؐ نے عصر کی نماز بنو قریظہ میں ادا کرنے کا حکم دیا تھا اس لئے ہم وہیں پہنچ کر نماز ادا کریں گے۔ حضورؐ کو خبر ملی تو حضورؐ نے دونوں فریقوں کے طرز عمل کو قبول کیا اور کسی پر ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا۔
(بخاری کتاب المغازی باب مرجع النبی من الاحزاب)

☆ حضرت ابو طلحہؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کثرت سے جنگوں کی وجہ سے نفلی روزے نہیں رکھتے تھے لیکن حضورؐ کی وفات کے بعد کثرت سے نفلی روزے رکھتے رہے۔
(بخاری کتاب الجہاد باب من اختار الغزو علی الصوم)

☆ حضرت عبداللہ بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے فقہاء میں سے حضرت عبداللہ بن مسعود کو سب سے کم نفلی روزے رکھتے ہوئے دیکھا ہے۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ زیادہ روزے کیوں نہیں رکھتے۔ فرمایا میں نماز کو روزہ پر ترجیح دیتا ہوں۔ اگر زیادہ روزے رکھوں تو کمزور ہو جاتا ہوں اور نماز کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔
(طبقات ابن سعد جلد ۳ صـ ۱۵۵)

☆ روزہ رکھنے اور پیٹ بھر کر کھانے والے میں کتنا بڑا امتیاز ہے۔ مگر روح اطاعت نے خدا کی نظر میں ایک مقام حاصل کر لیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا:۔
"کھانا کھا کر خدا کا شکر ادا کرنے والے کا اجر صبر کے ساتھ روزہ رکھنے والے کی طرح ہے"۔
(بخاری کتاب الاطعمہ باب الطعام الشاکر)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابی حضرت سعد بن عبادہؓ کے گھر تشریف لے گئے اور سلام کر کے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ سعدؓ گھر میں موجود تھے۔ انہوں نے آہستہ آواز میں سلام کا جواب دیا کہ حضورؐ سن نہ سکیں۔ سعد کے بیٹے قیسؓ نے اپنے والد سے کہا کہ آپ حضورؐ کو اندر آنے کی اجازت دیں مگر سعدؓ نے کہا حضورؐ کو زیادہ بار سلام کرنے دو تا کہ ہم زیادہ دعاؤں کے مستحق ہوں۔ حضورؐ نے دوبارہ سلام کیا مگر سعدؓ نے ہلکی آواز میں جواب دیا۔ حضورؐ تیسری بار سلام کر کے جانے لگے تو سعدؓ فوراً لپکے اور عرض کیا میں حضورؐ کا سلام سن رہا تھا اور آہستہ آواز میں جواب دیتا تھا کہ حضورؐ کے بار بار سلام سے زیادہ برکت حاصل کریں۔ پھر وہ حضورؐ کو گھر لائے اور خدمت کی سعادت حاصل کی۔
(ابوداؤد کتاب الادب باب کم مرۃ یسلم الرجل)

☆ ایک صحابیہؓ نے اپنے ہاتھوں سے ایک بہت خوبصورت حاشیہ دار چادر تیار کر کے حضورؐ کی خدمت میں پیش کی۔ اور ان دنوں میں حضورؐ کو چادر کی ضرورت بھی ہوئی۔ حضورؐ وہ چادر پہن کر مجلس میں تشریف لائے تو حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ چادر مجھے عنایت فرما دیں۔ حضورؐ نے قبول فرما لیا اور جب واپس تشریف لے گئے تو چادر ان کو بھجوا دی۔ دوسرے صحابہؓ نے حضرت عبدالرحمانؓ کے فعل پر برا منایا اور کہا آپ جانتے ہیں کہ حضور کو اس چادر کی ضرورت تھی اور یہ بھی جانتے ہیں کہ حضورؐ کسی سائل کا سوال رد نہیں فرماتے۔ انہوں نے جواب دیا جانتا ہوں مگر میں نے یہ چادر اس لئے مانگی ہے کہ کفن کے طور پر مجھے پہنائی جائے۔ چنانچہ اسی چادر میں ان کو کفن دیا گیا۔
(بخاری کتاب الجنائز باب من استعد الکفن فی زمن النبیؐ)

☆ حضرت اویسؓ قرنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں یمن میں اسلام قبول کر چکے تھے۔ مگر اپنی والدہ کی خدمت میں مصروف رہنے کی وجہ سے حضور انورؐ کی صحابیت کا شرف حاصل نہ کر سکے۔ مگر آنحضرتؐ نے حضرت اویس کی خدمت والدہ کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھا اور بسا اوقات یمن کی طرف منہ کر کے فرماتے تھے کہ مجھے یمن کی طرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے۔ اور حضورؐ نے حضرت اویس قرنیؓ کو سلام بھجوایا اور حضرت عمرؓ کو ان سے دعا کی درخواست کرنے کی نصیحت فرمائی۔
(مسلم کتاب الفضائل اویس تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۱۸)

الفضل انٹرنیشنل کی زیادہ سے زیادہ خریداری کے ذریعہ اس روحانی چشمہ کے فیض کو عام کریں۔ نہ صرف خود خریدار بنیں بلکہ دوسروں کو بھی خریداری کی طرف توجہ دلائیں۔ (مینجر)

خطبہ جمعہ

عالم الغیب خدا کا مطلب یہ ہے کہ اس کے غیب کا کوئی کنارہ نہیں ہے۔ کوئی ازل میں ایسا مقام نہیں ہے جہاں کے غیب کا اس کو علم نہ ہو جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ازل سے ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بتاریخ ۲۶ مئی ۱۹۹۵ء مطابق ۲۶ ہجرت ۱۳۷۴ ہجری شمسی بمقام ناصرباغ، (جرمنی)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم. الحمد لله رب العٰلمين. الرحمٰن الرحيم. مٰلك يوم الدين. إياك نعبد وإياك نستعين. اهدنا الصراط المستقيم. صراط الذين أنعمتَ عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين.﴾

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝
هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ
سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ (الحشر: ۲۳، ۲۴)

آج کل اسماء باری تعالیٰ کے بیان کا ایک سلسلہ شروع ہے اور آج بھی اسی سے متعلق انشاء اللہ میں کچھ مزید امور آپ کی خدمت میں پیش کروں گا لیکن آج مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا سولھواں سالانہ اجتماع بھی شروع ہو رہا ہے اور اس اجتماع کے لئے چونکہ خصوصیت سے یہی جمعہ افتتاحی اعلان کے لئے بھی رکھا گیا ہے اس لئے ابتداء میں چند لفظ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے اس سالانہ اجتماع سے متعلق کہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے بڑا احسان کیا ہے کہ جماعت جرمنی ہر پہلو سے، ہر شعبے کے لحاظ سے ترقی کی طرف تیزی کے ساتھ رواں دواں ہے اور ذیلی تنظیمیں اپنے اپنے مقام اور مرتبے کو سمجھتے ہوئے عمومی طور پر جماعت کا ایک صحت مند جزو بنی ہوئی ہیں اور ان کی اپنی صحت کے لئے ضروری ہے کہ وہ جماعت کے بدن کا ایک جزو بن کر رہیں۔ اس سے الگ اپنی کوئی ایسی شخصیت نہ بنا بیٹھیں جیسے ایک بدن کے اندر کوئی بیرونی شخصیت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ اس لئے ضروری ہے کہ اگر ایک بدن کا کوئی عضو یا کسی عضو کا کوئی حصہ اپنا الگ تشخص بنا بیٹھے تو اسی کا نام کینسر ہوا کرتا ہے اور یہ کینسر پھر باقی بدن کو بھی کھا جاتا ہے۔ اس لئے نظام جماعت کے متعلق حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو مسلمان کی تعریف فرمائی ہے وہی صادق آئے تو یہ نظام زندہ رہے گا ورنہ ختم ہو جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا مومن ایسے بھائی بھائی ہیں کہ گویا ایک بدن کے اعضاء ہیں اور بدن میں اگر پاؤں کی انگلی کے کنارے پر بھی کوئی تکلیف پہنچے تو سارا بدن بے چین ہو جاتا ہے۔ اس لئے مجلس خدام الاحمدیہ ہو یا مجلس انصار اللہ یا مجلس لجنہ اماء اللہ یا ذیلی تنظیمیں یا اور کئی قسم کے ذیلی گروہ ہوں جو خدمت دین کے لئے بنائے جاتے ہیں وہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ وہ ایک بدن کا حصہ رہ کر ہی زندہ رہ سکتے ہیں اور ایک بدن کا حصہ رہ کر ہی دوسرے بدن کے لئے خوش خبری کا پیغام بنتے ہیں ورنہ اگر انہوں نے اپنا الگ تشخص قائم کرنے کی کوشش کی تو باقی سب بدن کے لئے نحوست اور لعنت کا پیغام بن جائیں گے۔

اس پہلو سے مجھے یہ کہتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے اور دلی اطمینان کے ساتھ میں کہہ سکتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے اگر شروع میں کبھی کچھ ذیلی گروہوں کی طرف سے سر اٹھانے کے رجحانات پیدا بھی ہوئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو یکسر مٹا دیا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ رجحانات بھی لاعلمی یا غلط فہمی کی وجہ سے ہوئے تھے، عدم تربیت کا نتیجہ تھے، دلوں میں کوئی ایسی کجی نہیں تھی کہ وہ ایک مستقل خطرہ بن جاتے۔ پس الحمد للہ اس وقت جماعت جرمنی ایک ہاتھ کے نیچے اسی طرح اکٹھی ہے جس طرح اسلام کا تصور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے پیش فرمایا ہے۔ سب ایک ہی بدن کا حصہ ہیں، ایک دوسرے کی خوشی کو محسوس کرنے والے، ایک دوسرے کے غم سے تکلیف اٹھانے والے، اور مجلس خدام الاحمدیہ اس پہلو سے مبارکباد کی مستحق ہے کہ اگرچہ ایک بہت بڑی اور فعال جماعت ہے جو جماعت احمدیہ جرمنی کے بدن کا سب سے بڑا حصہ ہے کیوں کہ یہاں نوجوانوں کی تعداد دوسروں کے مقابل پر باقی دنیا کی جماعتوں سے زیادہ ہے، اس کے باوجود انہوں نے اپنے عجز اور انکساری کے مقام کو خوب سمجھا ہے اور کبھی اشارۃً بھی کوئی ایسی بات ظاہر نہیں ہونے دی جس سے خودسری کی بو آتی ہو۔ پس اسی نہج پر آگے بڑھتے رہیں اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو اور اجتماعی برکتیں آپ کو نصیب ہوں۔ برکتیں ہیں ہی وہی جو اجتماعیت سے حاصل ہوتی ہیں ورنہ انفرادیت تو دراصل موت کا پیغام ہے۔ انفرادیت نظام کے بکھرنے کو کہتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ ترکیب اجزاء ہی سے زندگی بنتی ہے اور جب ترکیب اجزاء منتشر ہونے لگتی ہے تو اسی کا نام موت ہے۔ تو اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ کی ابدی زندگی عطا فرمائے، روحانی لحاظ سے آپ کی صحت دن بدن بہتر سے بہتر ہوتی چلی جائے اور جماعت کا پہلے سے بڑھ کر ایک فعال حصہ بن سکیں۔

خطبات کے تعلق میں میں عالم الغیب کا مضمون بیان کر رہا تھا اور اس کے بعد پھر رحمان اور رحیم کے مضمون میں بھی داخل ہوئے تھے لیکن عالم الغیب کے تعلق میں ایک یہ بات بھی بیان کرنی ضروری ہے کہ جہاں تک مومن کی زندگی کا تعلق ہے اس کا غیب خدا کے قبضہ قدرت میں ان معنوں میں ہے کہ اس کے غیب سے ہمیشہ مومن کے لئے ایسے امور رونما ہوتے ہیں جو اس کے دل کو پسند ہوں، اس کی خواہشات کے مطابق ہوں۔ تکلیفیں ظاہر ہوتی ہیں تو تھوڑی اور خوشیوں کا حصہ ہمیشہ غالب رہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی مضمون کو یوں بیان فرمایا ہے کہ:

غموں کا ایک دن اور چار شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ایک غم کا دن ہے تو چار شادی اور خوشی کے دن خدا دکھاتا ہے اور اس طرح دشمنوں کو ذلیل کرتا چلا جاتا ہے۔ مومنوں کا غیب محفوظ ہے کیونکہ ایک پیار کرنے والے خدا کے قبضہ قدرت میں ہے لیکن دشمنوں کا غیب ہمیشہ ذلیل اور رسوا کن ہوتا ہے۔ خود بھی ذلیل اور اوروں کو بھی ذلیل کرنے والا۔ اس وجہ سے جوں جوں غیب سے پردے اٹھتے ہیں مومن کو زیادہ خوش خبریاں ملنی شروع ہوتی ہیں۔ اور جوں جوں غیب سے پردے اٹھتے ہیں دشمن کی شہادت جو بظاہر خوشی سے لبریز ہوتی ہے یعنی اس کی حاضر زندگی وہ تکلیفوں اور دکھوں اور مایوسیوں میں تبدیل ہونے لگتی ہے۔ یہ ایک ایسی جاری تقدیر ہے، ایک سنت اللہ ہے جس میں آپ کبھی تبدیلی نہیں ہوتے دیکھیں گے۔

پس اس پہلو سے کامل یقین کے ساتھ آگے بڑھیں کہ پردہ غیب میں جو کچھ بھی ہے ہمارے لئے بہتر ہے اور دشمن کے لئے اس میں رسوائیاں اور ناکامیاں ہیں۔ یہ یقین ہے جو عمل کو مزید طاقت بخشتا ہے۔ اپنی آخرت پر، اپنے انجام پر یقین قوموں کے لئے بہت قوت اور یک جہتی کا باعث بنتا ہے۔ ان کی اجتماعیت کو قائم رکھنے میں یہ یقین بہت گہرا اثر ڈالتا ہے۔ پس اس پہلو سے ہم عالم الغیب خدا کے حضور ہمیشہ سجدہ ریز رہیں گے کہ وہ اپنے غیب سے ہمارے لئے جو کچھ بھی نکالے خیر کے سامان نکالے اور دشمن دن بدن ناکامی اور نامرادی کا منہ دیکھتا رہے۔ پس پردہ غیب سے اس کے لئے تو نامرادیاں نکلتی رہیں اور ہمارے لئے کامیابیاں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والی خوش خبریاں۔

اس پہلو سے ابھی چند دن کا ایک ذکر ہے مجھے خیال آیا کہ اس موقع پر میں آپ کو بتاؤں کہ خوف تو مومن کو بھی ان معنوں میں ہوتا ہے کہ پتہ نہیں ہم اپنی ذمہ داریوں کو پورا کر سکیں گے کہ نہیں مگر خوف مومن پر غالب نہیں آتا۔ مایوسی میں نہیں تبدیل ہوتا۔ چند دن پہلے تک خدام الاحمدیہ جرمنی کی طرف سے ان کے شعبہ تبلیغ کی طرف سے مجھے بہت پریشانی کے خط مل رہے تھے کہ بہت محنت کر رہے ہیں، بہت کوشش کر رہے ہیں۔ مگر پتہ نہیں کیا وجہ ہے کہ ابھی تک ہماری کوششوں کو کامیابی کے پھل نہیں لگے۔ چنانچہ انہوں نے خطوں میں لکھا کہ ہم دعا کی غرض سے یہ بات لکھ رہے ہیں لیکن ہم مایوس نہیں ہیں اللہ جب چاہے گا اپنا فضل فرمائے گا۔ آنے سے ایک روز پہلے مجھے اچانک مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے جو انچارج ہیں اس گروپ کے ان کی طرف سے خوش خبری کا خط ملا کہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا ہے اور اس طرح اچانک پھل گرنے شروع ہوئے ہیں جیسے پکنے کا انتظار کر رہے تھے اور اب ہر طرف سے خوشیوں کی خبریں مل رہی ہیں اور ہماری توقع کے بالکل برعکس اور خلاف ہماری تبلیغ میں غیر معمولی کامیابی ہونی شروع ہو گئی ہے۔ انہوں نے لکھا کہ پہلے بوزنین اور البانین بات سنتے بھی تھے تو مثبت نتیجہ ظاہر نہیں کرتے تھے اور کچھ شکوں میں مبتلا رہتے تھے۔ اب اچانک ہر طرف سے اطلاعیں ملنی شروع ہوئی ہیں کہ اتنے سو وہاں ہو گئے، اتنے سو ادھر ہو گئے، اور خود بخود رابطے کر کے وہ بیعت کی خواہش ظاہر کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے شامل ہو رہے ہیں۔

اس پہلو سے جو اعداد و شمار ہیں وہ کل تک کے یہ تھے کہ جو پہلے بیعتیں سینکڑوں میں تھیں میرے یہاں

آنے سے پہلے چار ہزار دو سو ہو چکی تھیں صرف خدام الاحمدیہ جرمنی کا حصہ، اور کل جو ہماری مجلس لگی ہے یوزنین اور البانین کے ساتھ اس میں ایک ہزار بیاسی بیعتیں اور شامل ہو گئیں تو اب خدا کے فضل سے پانچ ہزار دو سو بیاسی بیعتیں مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے حصے میں آئی ہیں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بڑی کامیابی ہے۔ مگر ابھی کافی سفر باقی ہے انہوں نے دس ہزار بیعتوں کا عہد کیا تھا اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے چند ہفتے پہلے تک تو صرف چند سو تھیں اب خدا نے جب رفتار تیز فرمائی ہے سینکڑوں کو ہزاروں میں بدلا ہے تو آپ کو بھی دعا کرتے رہنا چاہئے اور پورے زور سے آخری کوشش کرنی چاہئے کہ جلسہ سالانہ یو۔ کے۔ تک جو سال ختم ہوتا ہے اس سے پہلے پہلے آپ اپنا ٹارگٹ دس ہزار پورا کر سکیں۔ اور اللہ چاہے تو اس کے علاوہ اور بھی آپ کو عطا فرمائے۔

برکتیں ہیں ہی وہی جو اجتماعیت سے حاصل ہوتی ہیں ورنہ انفرادیت تو دراصل موت کا پیغام ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں غیب پر بحث فرمائی ہے وہاں ایک عجیب معنی اس سے خدا تعالیٰ کے ہمیشہ ہونے کا نکالا ہے اور یہ کلام ظاہر کرتا ہے کہ کس حد تک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے عرفان عطا فرمایا تھا کیوں کہ تمام اسلامی لٹریچر میں اس پہلو سے غیب کے مضمون کو نہ سمجھا گیا نہ اس پر روشنی ڈالی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ عالم الغیب کا ایک مطلب یہ ہے کہ "وہ جانتا ہے کب اس نظام کو توڑ دے گا اور قیامت برپا کر دے گا اور اس کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ ایسا کب ہو گا"۔ یہ جو عبارت ہے اس کو گہرائی میں اتر کر سمجھنے کی ضرورت ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ ہم جو بھی شعور رکھتے ہیں خواہ انسان ہوں یا ادنیٰ سے ادنیٰ جانور، ایک گوبر کا کیڑا ہو وہ کچھ شعور رکھتا ہے اور اپنے اپنے شعور کے مطابق اس کا ایک عالم ہے اس کے آگے اور پیچھے سب غیب ہے۔ اور غیب کا علم صرف خدا کے لئے ہے کیوں کہ وہ شخص جو مرتا ہے اس کے ساتھ پورا عالم مر جاتا ہے اس کا غیب بھی ساتھ ہی فنا ہو جاتا ہے۔ پس اگر کچھ اندازے کرتا بھی ہے کہ آئندہ کیا ہو گا تو وہ اندازے اس کی زندگی تک ہیں، اس کی فنا کے ساتھ اس کا غیب بھی مٹ جاتا ہے کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔

تو عالم الغیب خدا کا مطلب یہ ہے کہ اس کے غیب کا کوئی کنارہ نہیں ہے۔ کوئی ازل میں ایسا مقام نہیں ہے جہاں کے غیب کا اس کو علم نہ ہو جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ازل سے ہے۔ اگر وہ ازل سے نہ ہو تو اس کو عالم الغیب کہا ہی نہیں جا سکتا۔ کیوں کہ آپ ماضی میں سفر شروع کریں جہاں جا کر آپ خدا کے غیب کے علم کو ختم سمجھیں گے وہیں خدا کا وجود ختم ہو جائے گا لیکن غیب باقی ہو گا۔ پس جب اللہ فرماتا ہے کہ وہ عالم الغیب ہے تو ماضی میں بھی آخری کنارے تک آپ سوچتے چلے جائیں۔ اس کے بعد پھر اور مضمون آگے بڑھ جائے گا اور حقیقت میں غیب کا نہ ماضی میں کوئی کنارہ ہے نہ مستقبل میں کوئی کنارہ ہے۔

پس عالم الغیب کا مطلب یہ ہے کہ اسے فنا نہیں اور دوسری چیزوں کو فنا ہے کیوں کہ اس کے سوا کوئی اور چیز عالم الغیب نہیں ہے۔ پس عالم الغیب نہ ہونا فنا کی دلیل ہے اور عالم الغیب ہونا لامتناہی بقا کی دلیل ہے۔ ماضی میں بھی ہمیشہ سے ہے اور مستقبل میں بھی وہ ہمیشہ سے رہے گا۔ اس مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عالم الغیب سے یوں نکالا ہے فرمایا "وہ جانتا ہے کہ قیامت کب آئے گی" یعنی ہر دوسرے کا غیب ختم ہو جائے گا وہ منصہ شہود میں جو ابھرتے ہیں عارضی طور پر یہ سلسلہ جاری رہتا ہے مگر ایک ایسا وقت آئے گا کہ خدا کے غیب میں کوئی بھی شریک نہیں رہے گا اور وہ جو غیب کا آخری مضمون ہے یہ خدا کے باقی رہنے اور غیر اللہ کے کلیۃً مٹ جانے کا مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عالم الغیب کی تشریح میں بیان فرمایا۔

فرماتے ہیں "وہ جانتا ہے کہ کب اس نظام کو توڑ دے گا اور قیامت برپا کر دے گا اور اس کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ ایسا کب ہو گا سو وہی خدا ہے جو ان تمام وقتوں کو جانتا ہے" یہ وقتوں کو جاننے والا وہی مضمون ہے جو مجھے رویا میں دکھایا گیا تھا کہ اللہ وقت سے بالا ہے اور اس پر وقت نہیں گزرتا۔ پس وہ جو ماضی کے وقت کو بھی جانتا ہے اور مستقبل کے وقت کو بھی جانتا ہے اس کا ماضی میں ہونا وقت سے بالا اور مستقبل میں ہونا وقت سے بالا یہ قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے۔ یعنی وقت اس میں کوئی تبدیلی ایسی پیدا نہیں کرتا کہ ماضی کا خدا حال کے خدا سے الگ ہو چکا ہو اور حال کا خدا مستقبل کے خدا سے جدا ہو گیا ہو۔ اس کی صفات میں کوئی ایسی تبدیلی واقع نہیں ہوتی کہ جسے دیکھ کر ہم کہہ سکیں یہ پرانے وقت کی باتیں ہیں اس وقت خدا ایسا ہوا کرتا تھا یا یہ آج کی بات ہے کل ویسا نہیں رہے گا۔ پس خدا کا وقت سے بالا ہونا اس کے ہمیشہ ہونے کے ساتھ ایک ایسا تعلق رکھتا ہے جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عالم الغیب سے تعلق جوڑ کے اس مضمون کو ہم پر روشن فرمایا۔

ایک اور مضمون اس میں یہ قابل توجہ ہے کہ یہ جتنے بھی اسماء باری تعالیٰ بیان ہو رہے ہیں اس کے آغاز میں اللہ نے ایک عنوان لگایا ہے اور وہ ہے "ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو" وہی ایک اللہ ہے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ پس جتنی بھی صفات باری تعالیٰ بعد میں بیان ہوتی ہیں ان کا دراصل توحید کی آخری صورت سے تعلق ہے جو سب سے اعلیٰ شان کی توحید ہے وہ اس سے ظاہر ہوتی ہے۔ پس اس تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو ان آیات کی تشریح فرما رہے ہیں ان کو غور سے پڑھیں تو اور نئے سے نئے دلچسپ اور دل کش مضامین ابھرتے چلے آتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں، پھر فرمایا "ھو الرحمان الرحیم" یہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ پھر فرماتے ہیں یہ الرحیم کے متعلق بھی میں کچھ بیان کر چکا ہوں اگرچہ بہت وسیع مضمون ہے اور اس کے لئے میں نے مختصر بیان کیا تھا کہ جب میں انگلستان آیا تھا تو مسلسل دو تین سال درسوں میں، جو رمضان میں درس ہوتے تھے اس میں انہی صفات پر بحث گزری ہے یعنی سورہ فاتحہ کے آغاز میں جو چار صفات باری تعالیٰ بیان ہوئی ہیں رب العالمین، رحمان، رحیم، مالک یوم الدین تو چونکہ وہ مضمون بیان ہو چکا ہے اور بعد میں بھی درس کے دوران مختلف جگہ دہرایا گیا ہے اس لئے میں نے ان خطبات سے اس حصے کو چھوڑ دیا ہے، الگ کر دیا ہے ورنہ یہ خطبات کا سلسلہ پھر بہت لمبا ہو جاتا تو اگر کسی کو دلچسپی ہے تو ان بنیادی صفات باری تعالیٰ سے متعلق پرانے درسوں کی کیسٹس وغیرہ حاصل کر لیں ان میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کے لئے کافی روشنی کے سامان ملیں گے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام "مالک یوم الدین" کا ذکر فرماتے ہیں۔ یعنی "وہ خدا جو ہر ایک کی جزا اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے اس کا کوئی ایسا کارپرداز نہیں جس کو اس نے زمین و آسمان کی حکومت سونپ دی ہو اور آپ الگ ہو بیٹھا ہو" یہاں یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جو آیات میں نے تلاوت کی تھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان آیات کی تفسیر کے دوران سورہ فاتحہ کو بھی داخل فرمایا ہے اور اس کے آغاز کو۔ کیوں ان کے بغیر، ان کے سہارے کے بغیر ان آیات کی پوری حقیقی سمجھ نہیں آ سکتی۔ سورہ فاتحہ چونکہ ام الکتاب ہے یعنی تمام قرآن کریم کی ماں ہے ان معنوں میں کہ ماں کے پیٹ میں بچہ جو صفات لے کر پیدا ہوتا ہے وہ نشوونما پا کر پھیل جاتی ہیں اور اس کی ساری زندگی پر محیط ہو جاتی ہیں۔ دیکھنے میں باہر آ کر انسان بہت ترقی کرتا ہے اور یقین نہیں آ سکتا کہ وہی بچہ تھا جو ماں کے پیٹ میں تھا مگر ایک بھی صفت وہ بعد میں اپنی خود بنا نہیں سکتا۔ وہ تمام تر مادے جو اس کے اندر صلاحیت کے موجود ہیں وہ ماں کے پیٹ سے لیتا ہے۔ اگر نہ لے کر چلے تو وہ کبھی حاصل نہیں کر سکتا۔ اسی لئے ڈاکٹرز جب کوئی مریض دکھایا جائے اور اس سے مایوسی کا اظہار کریں تو بسا اوقات کہتے ہیں کہ ایک Congenital کیس ہے یعنی Congenital اندھا ہے، مادر زاد اندھا ہے، اس کے فلاں آثار ماں کے پیٹ میں پیدا ہی نہیں ہوئے تھے اس لئے اس کا علاج نہیں ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ ماں کے پیٹ میں بعد میں بننے والا انسان تمام تر ایک بلوپرنٹ کے طور پر بن جاتا ہے اور جو بن گیا بن گیا اس کے بعد کچھ نہیں بن سکتا۔ پس اسی لئے صفات باری تعالیٰ جو سورہ فاتحہ میں بیان ہوئی ہیں ان کا تعلق تمام تر قرآن کریم سے ہے اور قرآن کریم میں اسماء الٰہی جس جس رنگ میں بھی ان کا ذکر ملتا ہے یا ان کی تشریح ملتی ہے ان کو مزید سمجھنے کے لئے ان چار بنیادی صفات کو سمجھنا ضروری ہے اور ان کے ساتھ کوئی نہ کوئی تعلق قائم ہو گا۔ اس لئے اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی سورت پر گفتگو فرما رہے ہیں "عالم الغیب والشہادۃ ھو الرحمان الرحیم" لیکن بیچ میں سورہ فاتحہ کی یہ صفات داخل فرما کر پھر مضمون کو دوبارہ واپس انہی آیات کی طرف لے جاتے ہیں۔

یہاں فرمایا "مالک یوم الدین" وہ جزا سزا کے دن کا مالک ہے جس کا ایک مطلب یہ ہے کہ اس کا کوئی ایسا کارپرداز نہیں جس کو اس نے زمین و آسمان کی حکومت سونپ دی ہو اور آپ الگ ہو بیٹھا ہو اور آپ کچھ نہ کرتا ہو۔ وہی کارپرداز سب جزا سزا دیتا ہو اور آئندہ دینے والا ہو یعنی خدا کے سوا کوئی ایسا نہیں ہے جس کے سپرد جزا سزا کا نظام اللہ تعالیٰ نے سونپ دیا ہو اور خود الگ ہو بیٹھا ہو۔ یہ مضمون سمجھ کر توحید کا مضمون ایک نئی شان کے ساتھ ابھرتا ہے اور غیر اللہ سے انسان کلیۃً مستغنی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دنیا میں تو یہ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ اپنے ماتحتوں کو کچھ نہ کچھ جزاء سزا کے اختیار دیتے ہیں اور اس کے نتیجے میں لوگ ان کی محتاجی ہمیشہ محسوس کرتے ہیں۔ اگرچہ محبوب کوئی اور ہی ہو مگر اس کے نوکروں کی خوشامدیں کرنا بھی دنیا کی شاعری میں آپ کو ہر جگہ مضمون ملتا ہے۔ غالب اس مضمون کو یوں بیان کرتا ہے ؎

MARMALADE - YOGHURT - KONFITURE
FILLER
FULLY AUTOMATIC FILLING AND SEAMING
HAMBA 2400 TUMBLE FILLER
OUTPUT: 2.400 TUMBLER PER HOUR
VOLUME: 55mm/75mm ALSO 95 mm
REQUIREMENT: 3 kw - WEIGHT: 600 kg
FOR FURTHER INFORMATION, PLEASE CONTACT:
2nd HAND MAC
BONGARTSTR. 42/1, 71131 JETTINGEN, GERMANY
TELEPHONE AND FAX NO. 07452/78184

Earlsfield Properties
RENTING AGENTS 081 877 0762
PROPERTIES WANTED IN ALL AREAS FOR WAITING TENANTS

وان گیا بھی میں تو اس کی گالیوں کا کیا جواب
یاد تھیں جتنی دعائیں صرف درباں ہو گئیں

یعنی جتنی بھی دعائیں مجھے یاد تھیں وہ تو میں دربان کو دے بیٹھا ہوں کہ کسی طرح وہ مجھے چوکھٹ سے گزر کر محبوب تک پہنچنے کی اجازت دے دے۔ اب اس نے گالیاں دیں ہر گالی کا میں نے جواب دعا سے دیا اور جتنی دعائیں تھیں وہ دربان کے حضور صرف کر ڈالی ہیں۔ اب اوپر جاکر جو میری شامت آئے گی اور وہاں سے جو مجھے گالیاں ملیں گی میں ان کا کیا جواب دوں گا وہ تو میں دربان کو دے بیٹھا ہوں۔ یہ مضمون ہے اور ایک اور شعر میں وہ کہتا ہے ؎

گدا سمجھ کے وہ چپ تھا میری جو شامت آئی
اٹھا اور اٹھ کے قدم میں نے پاسباں کے لئے

کہ مجھے پاسباں جو میرے محبوب کی ڈیوڑھی پر بیٹھا حفاظت کر رہا ہے وہ پہلے سمجھا تھا کوئی فقیر آیا ہے اور خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ مجھے جو شوق چڑھا کہ میں اس کی خوشامد کروں تاکہ اس کے ذریعہ سے مجھے رسائی ہو تو اٹھ کر میں نے اس کے قدم تھام لئے۔ اب وہ سمجھ گیا کہ فقیروں کی تو یہ عادت نہیں ہے کہ پاسبانوں کے قدم تھامیں۔ یہ اور کوئی مخلوق آئی ہے چنانچہ اس نے پھر میرے ساتھ جو سلوک کیا وہ "میری شامت آئی" کے لفظوں میں بیان ہوا ہے۔

اگر کسی نے سلام ڈھونڈنا ہو، نفس کا سکون تلاش کرنا ہو، طمانیت حاصل کرنی ہو، دنیا کے خطروں سے بچنا ہو اور اپنے شر سے دوسروں کو محفوظ کرنا ہو تو سلام خدا سے اس کا تعلق جوڑنا لازمی ہے

تو اللہ تعالیٰ نے اس پہلو سے کسی کو پاسباں مقرر نہیں فرمایا یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو بھی فرماتا ہے۔ "لست علیھم بمصیطر" تو ان پر داروغہ نہیں تو نہ ان کو کچھ دے گا نہ ان سے کچھ لے سکتا ہے۔ میں ہی ہوں جو اپنی مخلوق سے جیسا چاہوں سلوک کروں۔ اس لئے آخری مالک یوم الدین وہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے سوا کسی کے پاس ہمارے لئے نہ کچھ دینے کے لئے نہ چھیننے کے لئے کچھ ہے۔ پس ہر دوسری چوکھٹ سے یہ مضمون آزادی دلاتا ہے۔ انسان کو کامل طور پر غیر اللہ سے آزاد کرنے والا مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی ذکر میں بیان فرما کر پھر "الملک القدوس" کی بات کرتے ہیں۔ یعنی یہ ایک ضمنی بات تھی تاکہ مالک کے مضمون کو بھی سمجھیں اور پھر "الملک القدوس" جو قرآن کریم میں ان آیات کے اندر بیان ہوا ہے جو میں نے ابھی آپ کے سامنے تلاوت کی تھیں اس مضمون کو سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "یعنی وہ خدا بادشاہ ہے جس پر کوئی داغ عیب نہیں"۔ اب یہ پہلی دفعہ ایک ایسا مضمون ہے جو آپ کو ملک اور قدوس میں دکھائی دے گا۔ ہر تفسیر یہاں بالکل نئی ہے اور ایسی تفسیر ہے جو لازماً الہامی ہے اس کے بغیر انسان کی ان امور تک رسائی ممکن نہیں ہے۔ "الملک" کو تمام تفاسیر میں الگ باندھا جاتا ہے۔ اس پر الگ بحث کی جاتی ہے۔ اور قدوس پر الگ بحث کی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "الملک القدوس" کا مطلب ہے کہ ایسا بادشاہ جو ہر عیب سے پاک بادشاہ ہے اور قدوس کے ساتھ ملائے بغیر خدا کی ملکیت کی کچھ سمجھ نہیں آ سکتی اور اس کی شان ظاہر کرنے کے لئے لازم ہے کہ ہم اسے قدوس کے ساتھ اکٹھا ان معنوں میں پڑھیں کہ وہ ملک جو ہر عیب سے پاک ہے۔ یہ مضمون بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ وہ خدا بادشاہ ہے جس پر کوئی داغ عیب نہیں یہ ظاہر ہے کہ انسانی بادشاہت عیب سے خالی نہیں ہے"۔ یعنی ہر دوسری بادشاہت سے "الملک القدوس" کی جو بریکٹ ہے اکٹھی اس نے اللہ کو ممتاز کر کے الگ کر دیا۔ کسی اور بادشاہ کو اللہ تعالیٰ سے ان معنوں میں کوئی مشابہت نہیں رہی باوجود اس کے کہ ہر بادشاہ بادشاہ ہی کہلاتا ہے۔ فرق کیا ہے۔ وہ بادشاہ قدوس نہیں ہے اور اللہ قدوس ہے۔ قدوس ہونے کے نتیجے میں اس کی بادشاہت میں کیا فرق پیدا ہوتا ہے اس ذکر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

یہ ظاہر ہے کہ انسانی بادشاہت عیب سے خالی نہیں اگر مثلاً تمام رعیت جلاوطن ہو کر دوسرے ملک کی طرف بھاگ جاوے تو پھر بادشاہی قائم نہیں رہ سکتی"۔

یعنی بظاہر بادشاہ حکمران ہے اور مخلوق اس کی محتاج ہے۔ آپ فرماتے ہیں اگر بنظر غور دیکھو تو دنیا کا بادشاہ اتنا بے اختیار ہے کہ وہ اپنی رعیت کا محتاج ہے جب کہ اللہ اپنی مخلوق کا محتاج نہیں ہے۔ اور اگر رعیت یہ فیصلہ کرلے کہ ہم اس وطن کو چھوڑ دیتے ہیں تو بادشاہ اکیلا اپنی بادشاہی کی جوتیاں چٹخاتا پھرے گا، کچھ بھی اس کے پاس باقی نہیں رہے گا سوائے اس کے اپنا قدم، اپنے ہاتھ جو ذات کی طاقت ہے اس سے بڑھ کر اس کی کوئی بھی طاقت نہیں رہے گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ اس قسم کا بادشاہ نہیں ہے کیونکہ یہ تو ایک عیب ہے کہ ایک بادشاہ اپنی رعیت سے طاقت حاصل کرے اور کلیۃً اس کا محتاج ہو۔ یہ ایک ایسا عیب ہے جو خدا کی بادشاہی میں نہیں ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں، مثلاً "اگر تمام رعیت قحط زدہ ہو جائے تو پھر خراج شاہی کہاں سے آئے گا"۔ اب قحط کا وارد ہونا یا نہ وارد ہونا یہ بھی بادشاہت کی عظمت یا اس کی مفلوک الحالی سے تعلق رکھنے والا مضمون ہے۔ ایک ملک کو خدا تعالیٰ قحط زدہ کر دے تو بادشاہت جاری نہیں رہ سکتی۔ نہ خراج ملے گا نہ ملائیت کے لئے کچھ پیٹ بھرنے کے سامان بادشاہ مہیا کر سکتا ہے۔ نتیجۃً فساد پھیلتے ہیں بغاوتیں ہوتی ہیں۔ اور خزانے خالی ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ بعض دفعہ فوج اور پولیس کو دینے کے لئے بھی کچھ باقی نہیں رہتا۔

اسلام کا نام لفظ سلام ہی سے لیا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی مسلمان اس وقت تک مسلمان کہلانے کا مستحق ہی نہیں جب تک کہ وہ سلام خدا سے اپنا تعلق نہ جوڑ لے

اسی قسم کے ایک قحط کا ذکر سورہ یوسف میں ملتا ہے کہ اس بادشاہی کو سہارا ملا تو اللہ کی بادشاہی سے ملا اور یہ مضمون ہے جو خاص طور پر پیش نظر رکھنا چاہئے۔ سورہ یوسف بڑے گہرے مضامین سے بھری پڑی ہے۔ اس میں ایک یہ بھی ہے کہ دنیا کے بادشاہ کا یہ حال تھا کہ اس کو تو غیب کی اتنی بھی خبر نہیں تھی کہ کل کیا ہونے والا ہے، کل یہ ملک کس طرح قحط زدہ ہو جائے گا اور اگر پیش بندی نہ کی گئی تو سب کچھ ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ بڑے آرام سے بیٹھا ہوا تھا۔ اس ملک و قحط سے بچانے والا وہ بادشاہ تھا جسے خدا نے بادشاہت عطا فرمائی تھی جو الملک القدوس کا نمائندہ تھا اس کو خدا نے خبر دی اور اس کے نتیجہ میں دنیا کی بادشاہت بچائی گئی۔ پس اصل وہ بادشاہ ہے جو ہر دوسری بادشاہت کا سہارا بنتا ہے اگر سہارا بنے۔ اور اگر نہ بنے تو ہر دوسری بادشاہت ہلاک ہو سکتی ہے۔ اس ضمن میں میں نے آپ سے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو عیب کا مضمون باندھا ہے اپنے تعلق میں اس کا بھی ذکر کیا تھا۔ انہوں نے خزانے کی چابیاں لینے سے انکار کر دیا یا کوئی بھی عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دیا حتیٰ کہ آزادی سے بھی انکار کر دیا جب تک پہلے یہ ثابت نہ ہو جائے کہ انہوں نے غیب میں اس عورت کے خاوند سے بے وفائی یا غداری نہیں کی تھی جس کے گھر وہ پلے تھے۔ اور آزادی کس کو پیاری نہیں ہوتی مگر آپ نے کہا نہیں میں ایسی آزادی پر تھوکتا بھی نہیں جس کے ساتھ بد دیانتی کا داغ ہمیشہ لگا رہے۔ پس بادشاہ سے کہو تمہارا شکریہ میں باہر نہیں آؤں گا جب تک یہ ثابت نہ کرو، پتہ نہ کر لو کہ میں واقعی خیانت والا تھا یا خیانت سے پاک تھا۔ جب یہ پتہ چل گیا کہ غیب میں انہوں نے خیانت نہیں کی تھی تب وہ باہر تشریف لائے اور خدا تعالیٰ نے دیکھیں کس شان سے اس امانت کا حق ادا کیا کہ سارے ملک کی امانت کی چابیاں آپ کے سپرد کر دیں اور سارے ملک کے امین بنائے گئے۔

اب ایک اور بات بھی جو وہاں میں نے پچھلے خطبہ میں ضمناً ذکر کی تھی مگر اس وقت کھول نہیں سکا تھا مجھے یاد آئی ہے تو وہ بھی ساتھ پیش کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے دیانت اور تقویٰ کی خاطر اپنے اوپر داغ نہیں لگنے دیا اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ نے صرف یہی فضل نہیں کیا کہ اس وقت آپ کو سارے خزانوں کی کنجی تھی جو دی گئی بلکہ بچپن میں جو جھوٹا ایک الزام لگا تھا اس کا داغ بھی اسی واقعہ کے نتیجے میں دھویا گیا ہے۔ کیونکہ جب یوسف کے بھائی آئے اور پھر وہ چوری کا الزام لگا تو اس وقت وہ چوری کا الزام دو طرح سے حضرت یوسفؑ کے حق میں کام آگیا۔ اول یہ کہ حضرت یوسفؑ کے بھائی جنہوں نے حضرت یوسفؑ پر چوری کا الزام لگایا تھا ان پر چوری کا الزام لگ گیا اور وہ خود سزا پا گئے۔ اور دوسری طرف ان کے دل کا یہ کینہ باہر نکل آیا کہ اس کے بھائی نے بھی چوری کی تھی یعنی حضرت یوسف نے بھی چوری کی تھی یہ الزام انہوں نے اس وقت سے پال رکھا ہوا تھا جس کا مطلب یہ ہے کہ ہو سکتا ہے ان میں سے کئیوں کے دل میں واقعتاً یہ یقین ہو تبھی اتنی دیر کے بعد ان کا خیال آیا کہ یوسف نے بھی ایک دفعہ چوری کی تھی اور حضرت یوسف کے سامنے خدا تعالیٰ نے ان کی گردنیں جھکائیں اور ثابت کر دیا کہ یوسف نے چوری نہیں کی تھی۔ تو ایک دیانت داری کے نتیجے میں اور خیانت کے داغوں سے بھی آپ کو پاک فرمایا گیا۔

محمد صادق جیولرز
MOHAMMAD SADIQ JUWELIER
Groß-und Einzelhandel Gold und siber-Scmuck. An-und Verkauf
Near Karstadt Hinter der Markthalle 2
Anfahrt uber Rosenstraße. 20095 Hamburg
Telefon und Fax 0 40 30 399820 (Frankfurt Office: 069 685893)

FOLMAN
BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
081 478 6464 & 081 553 3611

یہ ہے عالم الغیب خدا جس کے ساتھ اگر آپ تعلق باندھیں تو غیب میں جیسا خدا ہم سے سلوک فرماتا ہے ویسا خدا کے بندوں سے بھی آپ غیب میں سلوک فرمانا شروع کریں اور اگر آپ غیب میں خدا کے بندوں سے ویسا سلوک فرمائیں گے تو اللہ پھر اپنے غیب سے اور نعمتیں آپ کے لئے ظاہر کرتا ہے جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے لئے حیرت انگیز طریق پر انعام نازل فرمائے۔ پس غیب کے مضمون کو غائب کے معنوں میں نہ سمجھیں۔ غیب سے آپ کا حال بھی پھل پاتا ہے، آپ کی شہادت بھی رونق پاتی ہے اور آپ کا مستقبل بھی عالم الغیب خدا سے تعلق جوڑنے کے نتیجے میں سنورتا ہے اگر آپ غیب کا حق ادا کرنا خدا سے سیکھ لیں اور غیبوبیت میں اس دنیا میں امانت اور صداقت کے حقوق ادا کرنا سیکھ لیں۔

وہ جس کے شر سے بنی نوع انسان محفوظ ہو جائے محض اس لئے کہ اس نے سلام خدا سے تعلق باندھا ہے تو اللہ رفتہ رفتہ اس کو بنی نوع انسان کے شر سے بھی محفوظ کرتا چلا جاتا ہے

بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہاں اس موقع پر فرماتے ہیں کہ "تمام رعیت قحط زدہ ہو جائے" اب کسی کو کیا پتہ کہ کل کیا ہونے والا ہے اور بادشاہت اس کے ساتھ ہی جاتی رہے گی۔ فرماتے ہیں "اور کچھ نہیں تو اگر بغاوت کے آثار ظاہر ہوں اور ایک رعیت کہنے لگے کہ تمہیں ہم پر کیا فضیلت حاصل ہے اور ہم تمہاری بادشاہت کو تسلیم نہیں کرتے، اب یہ وہ بات ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے کچھ عرصہ بعد روس میں عملاً ظاہر ہوئی اور زار کی زاریت کے جو ٹکڑے اڑے ہیں وہ اسی باغیانہ روش کے نتیجے میں اڑے ہیں جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

تو غیب کی خبروں کے ذکر میں اللہ تعالیٰ آپ کی زبان سے بھی غیب کی باتیں جاری فرما رہا تھا۔ پھر فرماتے ہیں کہ "ایک دم میں ملک کو فنا کر کے اور مخلوقات پیدا کر سکتا ہے" یہ جو اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے یہ اسے دوسروں کے سامنے جھکنے سے آزاد کر دیتا ہے۔ اگر بادشاہ کی رعیت اسے چھوڑ جائے یا بغاوت کر جائے یا ملک کسی اور طریقے سے مصیبتوں کا شکار ہو جائے تو براہ راست بادشاہ کی بادشاہت ختم ہوتی ہے کیوں کہ وہ قادر نہیں ہے، توانا نہیں ہے، خالق نہیں ہے۔ مگر اللہ کی بادشاہت کو ایک ذرہ بھی فرق نہیں پڑ سکتا اگر تمام مخلوقات اس سے روگردانی کریں تو وہ ان سے بہتر مخلوقات پیدا کر سکتا ہے اور یہ جو خیال ہے یہ ایک تصور کی بات نہیں قرآن کریم میں بعینہ یہی مضمون بیان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بنی نوع انسان ہم تمہیں متنبہ کرتے ہیں کہ اگر تم نے صحیح روش اختیار نہ کی تو خدا اس بات پر قادر ہے کہ تمہیں فنا کر دے اور تمہاری جگہ تم سے بہتر مخلوق بنا لائے اور وہ مخلوق ایسی ہوگی کہ پھر تمہاری طرح نافرمانی نہیں کرے گی بلکہ تم سے بہتر اخلاق کا مظاہرہ کرے گی۔ تو وہ بادشاہ جو عیب سے پاک ہے اس کو کسی کی حاجت نہیں ہے۔ پس خالق ہونا اور قادر ہونا یہ چونکہ عیب سے پاک ہونے کی نشانی ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "الملک القدوس" کے ضمن میں دوسری صفات وہ بیان فرمائیں جن کا یہاں بظاہر ذکر نہیں ملتا لیکن انہی مذکورہ صفات سے وہ پیدا ہوتی ہیں۔

فرمایا، بادشاہ جو قدوس ہو اس کا لازماً یہ معنی ہے کہ ہر عیب سے پاک ہے اور اللہ کی بادشاہت عیب سے پاک ہو نہیں سکتی جب تک کہ وہ قادر نہ ہو، جب تک کہ وہ خالق نہ ہو، جب تک کہ وہ بدیع نہ ہو اور ان تمام صفات کے نتیجے میں اس کی ملکیت ہر عیب سے پاک بن کر ابھرتی ہے۔ پس جیسا کہ میں نے ایک دفعہ پہلے بیان کیا تھا صفات کی کوکھ سے دوسری صفات پھوٹتی ہیں اور قرآن کریم میں جو سورہ فاتحہ میں چار صفات بیان ہوئی ہیں ان پر اگر آپ غور کریں یعنی گہرائی سے غور کریں اور دعا کے ذریعے توفیق مانگیں تو پھر آپ حیران رہ جائیں گے یہ دیکھ کر کہ ان صفات سے تمام صفات باری تعالیٰ کا ایسا ہی تعلق ہے جیسا ماں کا بچے سے ہے۔ ماں کی صفات جس طرح بچہ حاصل کرتا ہے اور نئی چیز لے کر نہیں آتا اسی طرح قرآن کریم کی تمام صفات رب، رحمان، رحیم اور مالک یوم الدین کی صفات کے بچے ہیں اور انہی سے پھوٹتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "اگر ایسا خالق اور قادر نہ ہوتا تو پھر بجز ظلم کے اس کی بادشاہت چل نہ سکتی"۔ اب یہ بھی بہت اہم مضمون ہے۔ قدوس خدا جو ہر عیب سے پاک ہے چونکہ اس کا قادر ہونا ضروری ہے اس کا خالق ہونا ضروری ہے اس لئے وہ ظلم سے پاک ہے اور کوئی بادشاہ جو خالق اور قادر نہ ہو وہ ظلم کرنے پر مجبور ہو جایا کرتا ہے۔ مگر اللہ کا ظالم نہ ہونا اس کی عظیم الشان صفات یا مقدرتوں کے نتیجے میں ہے۔ اس کی تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "وہ ایسا خالق اور قادر نہ ہوتا تو پھر بجز ظلم کے اس کی بادشاہت چل نہ سکتی" اور بہت سی وجوہات کے علاوہ ایک یہ وجہ بیان فرمائی ہے "کیونکہ وہ دنیا کو ایک مرتبہ معافی اور نجات دے کر پھر دوسری دنیا کہاں سے لاتا۔ کیا نجات یافتہ لوگوں کو دنیا میں بھیجنے کے لئے پھر پکڑتا اور ظلم کی راہ سے اپنی معافی اور نجات دہی کو واپس لے لیتا"۔

یہ وہ مضمون ہے جس کا ذکر آپ کو براہین احمدیہ میں آریوں کے ساتھ بحث میں ملتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی مضمون میں خدا تعالیٰ کے ہمیشہ سے ہونے ہی کی نہیں بلکہ خالق ہونے کی دلیل نکالی ہے اور باری ہونے کی دلیل نکالی ہے۔ آپ فرماتے ہیں جو شخص نئی چیزیں پیدا نہیں کر سکتا اور روحیں ہمیشہ سے ہیں جیسا کہ آریہ سمجھتے ہیں تو پھر جب ان کو معاف کر دیا تو وہ سب روحیں خدا کے دائرہ اختیار سے ایک طرف ہٹتی چلی جائیں گی۔ دائمی نجات حاصل کر کے ان کو دوبارہ دارالعمل میں نہیں بھیجا جا سکتا۔ اور اگر بھیجا جائے تو ظلم ہو گا کہ ایک ہاتھ سے تو معافی دی دوسرے ہاتھ سے معافی واپس لے لی۔ پس خدا تعالیٰ کا ظالم نہ ہونا اس بات کا متقاضی ہے، اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک مخلوق کی بجائے جب چاہے دوسری مخلوق پیدا کر سکے۔ پس اگر ایک مخلوق کو معافی دے کر دارالعمل سے ہمیشہ کے لئے نجات بخش دی ہے تو اس کی دنیا مخلوقات سے خالی نہیں ہو سکتی کیوں کہ وہ نئی پیدا کرتا چلا جاتا ہے اور یہ اس کے دائمی ہونے کا ایک ثبوت ہے۔ ورنہ اگر وہ ایک دفعہ روحوں کو معافی دے دیتا اور ظلم نہ کرتا تو چونکہ ازل کا کوئی کنارہ نہیں ہے اس لئے لاانتہاء مدت پہلے جس کا انسان تصور بھی نہیں باندھ سکتا تمام مخلوق خدا کے قبضہ قدرت سے باہر نکل چکی ہوتی۔ اور چونکہ ایسا نہیں ہوا اس واسطے یہ عالم کون و مکان اس بات کا گواہ ہے کہ خدا وہ خدا ہے جو ہمیشہ سے موجود روحوں کا محتاج نہیں ہے، ہمیشہ سے موجود مادے کا محتاج نہیں ہے بلکہ جب چاہتا ہے نئی روحیں پیدا کرتا ہے، جب چاہتا ہے نیا مادہ پیدا کرتا ہے وہ صرف "کن" کہتا ہے اور اس کے ارادے سے ہر چیز وجود میں آ جاتی ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے ظالم نہ ہونے کے منطقی نتیجے کے طور پر بیان فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں "دنیا کے بادشاہوں کی طرح داغ دار بادشاہ ہوتا جو دنیا کے لئے قانون بناتے ہیں بات بات پر بگڑتے ہیں اور اپنی خود غرضی کے وقتوں پر جب دیکھتے ہیں کہ ظلم کے بغیر چارہ نہیں تو ظلم کو شیر مادر سمجھ لیتے ہیں"۔ اگر خدا ایسا ہوتا تو پھر خدا بھی ظلم کے بغیر رہ نہیں سکتا تھا کیوں کہ بادشاہوں کا ظلم ان کی بے اختیاری کے نتیجے میں ان کے لئے لازم ہو جاتا ہے۔ اس مضمون کی وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں مثلاً ایک جہاز کو بچانے کے لئے ایک کشتی کے سواروں کو تباہی میں ڈال دیا جائے اور ہلاک کر دیا جائے تو یہ بادشاہ کے لئے مجبوری کا فیصلہ ہے اور دنیا کی تمام حکومتوں میں ہمیشہ سے یہ ہوتا چلا آیا ہے اور آج کے زمانے میں بھی یہی ہوتا ہے جیسا کہ حضرت یونسؑ نبی جب کشتی میں سوار تھے تو جب کشتی ڈولی ہے اور خطرہ پیدا ہوا ہے کہ ڈوب جائے گی اور ایک شخص کا بوجھ کم کرنا کرنا چاہئے تو قرعہ حضرت یونسؑ کے نام نکلا اور ہے یہ ظلم کہ ایک معصوم آدمی کو پھینک دیا جائے باقیوں کو کیوں نہ پھینکا جائے، کس کو پھینکا جائے کس کو نہ پھینکا جائے۔ جہاں وجہ ترجیح باقی نہ رہی وہاں ظلم شروع ہو گیا۔

تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں یہ دنیاوی بادشاہوں کی بے اختیاری کی نشانی ہے مجبوری ہے جب وہ دیکھتے ہیں کہ ایک کشتی کے سواروں کو ہلاک کرنے سے پورے جہاز کی سواریاں بچ سکتی ہیں تو کہتے ہیں کہ اس کو قربان کر دو کوئی فرق نہیں پڑتا مگر اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسی کوئی مجبوری نہیں ہے۔ فرماتے ہیں "مگر خدا کو تو یہ اضطرار پیش نہیں آنا چاہئے۔ پس اگر خدا پورا قادر اور عدم سے پیدا کرنے والا نہ ہوتا تو وہ یا تو کمزور راجوں کی طرح (راج سے مراد یہاں بادشاہ یا ریاستوں کے سربراہ ہیں) قدرت کی جگہ ظلم سے کام لیتا یا عادل بن کر خدا ہی کو الوداع کہہ دیتا بلکہ خدا کا جہاز تمام قدرتوں کے ساتھ سچے انصاف پر چل رہا ہے" پھر فرمایا۔ "السلام" یعنی وہ خدا جو تمام عیبوں اور مصائب سے سختیوں سے محفوظ ہے، محفوظ ہی نہیں بلکہ سلامتی دینے والا ہے۔ اب وہ بادشاہ جو اپنی انسانی مجبوریوں کی وجہ سے بار بار ظلم کا سہارا لینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ جب مخلوق فاقے کر رہی ہے اور اس کو اپنی سلطنت کو بچانے کے لئے زیادہ خرچ کی ضرورت ہے تو ظالمانہ ٹیکس بھی لگاتا ہے۔ کئی طرح کے حیلے بنا کر وہ آخر اپنی مخلوق کی تکلیف کے برتے اپنی خوشی حاصل کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ وہ خدا جو "ملک القدوس" ہے اس سے چونکہ کسی ظلم کا کوئی خطرہ نہیں اس لئے اس کے بعد فرمایا السلام یعنی وہ خدا سلام ہے خود بھی ہر قسم کے خطرے سے بالا پاک ہے اور تمام مخلوق بھی اس کی طرف سے ہر قسم کے خطرے اور تکلیف سے پاک اور محفوظ ہے یہ معنی ہے السلام کے۔ اور سلام کو خدا نے "ملک القدوس" کے ساتھ اس لئے جوڑا ہے کہ وہ بادشاہ جو ہر قسم کے عیب سے پاک ہو گا اس کی طرف اس کی رعایا کو کوئی خطرہ نہیں وہ لازماً امن میں ہے۔ ورنہ بادشاہ جو نقائص رکھتا ہے اس کی رعایا کو کبھی کبھی خود اس بادشاہ کی طرف سے خطرہ درپیش ہو گا اور پھر اس کے برعکس بھی درست ہے۔ ایسے بادشاہ کو کبھی بھی پوری طرح امن نصیب

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS
MTV AHMADIYYA
SKY
TV ASIA

VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD.
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.

S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TELEPHONE 0276 20916 FAX 0276 678740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

نہیں ہوتا جو نقائص سے پاک نہ ہو اور بسا اوقات اپنی رعایا کی طرف سے اس کو خطرہ درپیش ہوتا ہے اور جتنے ظلم بادشاہتوں کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں اس کی مرکزی وجہ یہی ہے کہ اگر اورنگ زیب نے بھائیوں کی آنکھیں نکلوائیں اور باپ کو قید کیا اور بڑے بڑے مظالم کے سلوک کئے تو بہت داغ دار بن کر اس کی شخصیت ابھرتی ہے۔ لیکن اس کی ایک مجبوری تھی جو ہر بادشاہ کے ساتھ لگی ہوئی ہے کیوں کہ وہ ان کی طرف سے نہ اپنے باپ کی طرف سے امن میں تھا نہ اپنے بھائیوں کی طرف سے امن میں تھا۔ تو السلام کہہ کر یہ فرمایا کہ الملک القدوس ہے داغوں سے پاک بادشاہ ہے۔ یہ اپنی مخلوق کی طرف سے امن میں ہے اس کو اپنی مخلوق کی طرف سے کوئی بھی خطرہ نہیں ہے۔ اور چونکہ اپنی مخلوق کی طرف سے اس کو خطرہ نہیں ہے اس کا برعکس بھی درست ہے کہ اس کی مخلوق کو بھی اس کی طرف سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔

پس وہ "السلام" ہے کامل سلامتی ہے اور اگر کسی نے سلام ڈھونڈنا ہو، نفس کا سکون تلاش کرنا ہو، طمانیت حاصل کرنی ہو، دنیا کے خطروں سے بچنا ہو اور اپنے شر سے دوسروں کو محفوظ کرنا ہو تو سلام خدا سے اس کا تعلق جوڑنا لازمی ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جو اس الٰہی صفت یا اسم الٰہی پر غور کرنے سے ہمیں سمجھ آتی ہے۔ اور یاد رکھنے کے لائق بات یہ ہے کہ اسلام کا نام لفظ سلام ہی سے لیا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی مسلمان اس وقت تک مسلمان کہلانے کا مستحق ہی نہیں جب تک کہ وہ سلام خدا سے اپنا تعلق نہ جوڑ لے اور جب وہ سلام خدا سے تعلق جوڑے گا تو بنی نوع انسان اس کے شر سے محفوظ ہو جائے گی اور وہ جس کے شر سے بنی نوع انسان محفوظ ہو جائے محض اس لئے کہ اس نے سلام خدا سے تعلق باندھا ہے تو اللہ رفتہ رفتہ اس کو بنی نوع انسان کے شر سے محفوظ کرتا چلا جاتا ہے۔ اور دن بدن اس کا سفر سلامتی کے بعد ایک اور سلامتی کی طرف اٹھتا ہے اور ایک اور سلامتی کے بعد پھر ایک اور سلامتی میں وہ داخل ہوتا ہے اور یہ لامتناہی سفر سلام کا سفر ہے۔ یہاں تک کہ انسان جب مرنے کے بعد خدا کے حضور پیش ہو گا تو جنت میں بھی قرآن کریم فرماتا ہے کہ سلام کے لفظ سے اس کا استقبال کیا جائے گا۔ "سلام قولاً من رب رحیم" رب رحیم کی طرف سے اس کو سلام کا پیغام پہنچے گا۔ کیوں کہ اب وقت ختم ہو چکا ہے اس لئے میں اس پہلو پر چند لفظ کہہ کر آپ سے اجازت چاہوں گا کہ آپ نے بھی دنیا میں سلام خدا کی نمائندگی کرنی ہے۔ اس کے بغیر یہ دنیا امن کا گہوارہ بن نہیں سکتی۔ جن ملکوں میں آپ ہیں ان میں طرح طرح کی بدامنیاں ہیں، طرح طرح کے خطرات ہیں، ایک انسان دوسرے انسان سے محفوظ نہیں یہاں تک کہ بعض مظلوم بچے اپنے ماں باپ سے بھی محفوظ نہیں جن سے ان کو سب سے زیادہ حفاظت کی توقع ہوتی ہے۔ Child Abuse کے Cases عام ہیں۔ چوری، دغابازی، دھوکہ، فساد، ڈاکے، چند پیسوں کی خاطر قتل، ہر قسم کے جرائم جو دنیا میں پھیلتے ہیں یہ سلام خدا سے دوری کا نتیجہ ہیں۔

> **آپ چونکہ سلام خدا کے نمائندہ ہیں جب تک آپ سلام سے اپنا تعلق نہیں جوڑتے آپ پر بھی سلامتی نازل نہیں ہو سکتی اور آپ دنیا کے لئے بھی سلامتی کا موجب نہیں بن سکتے**

پس آپ چونکہ سلام خدا کے نمائندہ ہیں جب تک آپ سلام سے اپنا تعلق نہیں جوڑتے آپ پر بھی سلامتی نازل نہیں ہو سکتی اور آپ دنیا کے لئے بھی سلامتی کا موجب نہیں بن سکتے۔ سلام خدا سے تعلق جوڑنے کا یہ طریق نہیں کہ آپ لفظ سلام، سلام دہراتے رہیں۔ سلام خدا کے اس مضمون پر غور کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر کے حوالے سے میں نے آپ کے سامنے رکھا ہے تو لازم ہے کہ اگر سلام خدا سے آپ کو محبت اور تعلق ہے تو آپ اپنے لئے سلام کی صفات اپنانے کی کوشش کریں گے۔ جو صفات سلام خدا کی آپ کے سامنے رکھی گئی ہیں ان کو اپنی ذات میں پرکھ پرکھ کر الٹ پلٹ کر دیکھتے رہیں کہ وہ صفات آپ کی ذات میں موجود اور محفوظ ہیں کہ نہیں۔ اگر آپ سے دنیا کو آج خطرہ نہیں ہے اور کل خطرہ ہو تو پھر سلام سے آپ کا کوئی تعلق نہیں کیوں کہ سلام کی صفت زمانے سے پاک ہے۔ بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ ایک انسان اچھے حال میں ہے، کھاتا پیتا ہے، وہ اپنے دوستوں سے جو معاملہ کرتا ہے ان کو کوئی خطرہ نہیں ہوتا کیوں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اس کو ضرورت کوئی نہیں ہے بے وجہ ہمیں تنگ نہیں کرے گا مگر کل کو حالات بدل جاتے ہیں۔ کل کلاں کو اس پر ایسی مصیبت ٹوٹتی ہے کہ وہ مفلوک الحال ہو جاتا ہے۔ پھر بھی اگر وہ سلام ہی ہے اور پھر بھی اگر دوسروں کے اموال کو اس کی طرف سے کوئی خطرہ نہیں تو یہ وہ تعلق ہے جو اس کا سلام خدا سے قائم ہو چکا ہے۔ اور اگر یہ تعلق قائم ہو جائے تو پھر انتہائی تکلیف کے وقت بھی اس کے لئے مایوس ہونے کا کوئی مقام نہیں کیوں کہ واقعہ ہے اور اس میں ایک ذرہ بھر بھی شک نہیں کہ جو لوگ خدا یعنی سلام خدا سے تعلق جوڑتے ہیں ان کی ہر بدامنی سلامتی میں تبدیل کی جاتی ہے۔

چنانچہ مسلمانوں سے جو خدا نے وعدہ فرمایا آیت استخلاف میں مذکور ہے اس وعدے میں یہ بات مرکزی طور پر بیان فرمائی کہ "لیبدلنھم من بعد خوفھم امنا" کہ خدا یہ عہد کرتا ہے کہ وہ مسلمان جو خلافت کے ساتھ وابستہ رہیں گے اور اپنے آپ کو خدا کا خلیفہ سمجھتے ہوئے اس کے حق ادا کریں گے ہم ان کے ہر خوف کو امن میں تبدیل کر دیں گے۔ پس یہ سلام خدا سے تعلق ہے جس کی جزا ہے اور دنیا کو آج صفت سلام کی بے انتہا ضرورت ہے۔ اندرونی طور پر، بیرونی طور پر، گھروں میں، گلیوں میں، شہروں میں، ملکوں میں ہر طرف بدامنی پھیلتی جا رہی ہے۔ پس آپ سلام بنیں گے تو دنیا کے لئے سلامتی کی کوئی امید ہو گی۔ آپ جو خدا کے نمائندہ ہیں اگر آپ نے سلام بن کر نہ دکھایا تو اس دنیا کے امن کے لئے کوئی ضمانت نہیں ہے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جاپان میں مذہبی جماعتوں کے لئے آئین میں تبدیلی کا امکان

(مغفور احمد منیب - جاپان)

مارچ ۱۹۹۵ء میں جاپان میں ہونے والی زہریلی گیس کی واردات کے بعد "اوم شنری" نامی مذہبی تنظیم پر حکومت کی طرف سے یہ الزامات لگائے گئے ہیں کہ یہ مذہبی تنظیم ملک میں فساد پھیلانے کی تیاری کر رہی تھی۔ اس سلسلہ میں اس مذہبی تنظیم کے سربراہ اعلیٰ "آساہارا" سمیت تمام بڑے لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور مقدمہ عنقریب عدالت میں آنے والا ہے۔

ابتداءً یہ کوشش کی گئی کہ ملک کی قومی اسمبلی میں "اوم شنری" کو خلاف قانون قرار دیا جائے اور اعلان کیا جائے کہ یہ تنظیم مذہبی تنظیم نہیں ہے۔ لیکن پھر اچانک اس خیال کو ترک کر دیا گیا۔

بعد ازاں ٹوکیو کے گورنر پر دباؤ ڈالا گیا کہ وہ اس تنظیم کو خلاف قانون قرار دے دے۔ گورنر اس معاملہ کو ٹالتے رہے اور اب ان کی طرف سے اظہار کیا گیا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ جولائی میں وہ یہ معاملہ عدالت میں لے جا کر عدالت سے فیصلہ حاصل کریں۔

ان سب معاملات کے ساتھ ساتھ حکومت جاپان نے وزارت تعلیم کے تحت "مذہبی قوانین میں تبدیلی" کی ایک کمیٹی قائم کر دی ہے جو جاپان میں مذہبی جماعتوں کو حاصل مذہبی آزادی اور کسی تنظیم کے مذہبی کہلانے کے حق سے متعلق قوانین میں تبدیلی کی سفارشات کرے گی۔

یہ خصوصی کمیٹی ۹ ممبران پر مشتمل ہے۔ اس کے پانچ ممبران وہ ہیں جو اس سے قبل مذہبی کونسل (جس کے کل ۱۵ ممبر ہیں) میں شامل ہیں۔ اس مذہبی کونسل میں جاپان کے ۵ بڑے مذہبی گروپوں کے ممبران ہیں۔ اور یہ ممبران شنتو، بدھ مت، اور عیسائی پیروکار ہیں۔ خصوصی کمیٹی میں شامل یہ پانچ مذہبی نمائندے اور چار دیگر نمائندے ہر ماہ ایک دو بار میٹنگ کیا کریں گے۔ امید ہے کہ یہ اس سال ستمبر تک جاپان کے آئین میں موجود مذہبی جماعتوں کے لئے قوانین سے متعلق سفارشات پیش کریں گے اور ان قوانین میں تبدیلی تجویز کریں گے۔ ان سفارشات کو سال کے آخر میں قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے گا اور آئین میں تبدیلی کر دی جائے گی۔ ان تبدیلیوں کے بعد حکومت کو کسی بھی مذہبی تنظیم کو خلاف قانون قرار دے کر اس پر پابندی لگا دینے کا اختیار حاصل ہو جائے گا۔ ایسا قانون بھی تیار کیا جا رہا ہے جس کی رو سے کوئی بھی مذہبی جماعت اس وقت تک رجسٹر نہیں ہو سکتی جب تک مرکزی حکومت کو اس بارہ میں تسلی نہ ہو جائے۔ اس وقت رجسٹریشن صوبائی حکومتیں کرتی ہیں۔

اس وقت جاپان میں ہزاروں مذہبی جماعتیں حکومت کے پاس رجسٹرڈ ہیں۔ اور یہ بات کھل کر سامنے آ رہی ہے کہ ان میں سے اکثریت ایسی جماعتوں کی ہے جو اپنے کاروبار کرتی ہیں اور ٹیکس سے بچاؤ کے لئے مذہبی جماعت کے طور پر رجسٹرڈ ہیں۔

جاپان کے گلی کوچے جس طور پر امن کا گہوارہ تھے اور لوگ اس پہلو سے مطمئن تھے۔ اب جاپانی معاشرہ کو شدید صدمہ پہنچا ہے۔ عوام کا رجحان آئین میں تبدیلی کی طرف کر دیا گیا ہے لیکن ماہرین کا خیال ہے کہ آئین میں تبدیلی ہو جانے کے بعد جن مشکلات کا اس معاشرہ کو سامنا کرنا ہو گا شاید عوام کو ابھی اس کا شعور نہیں ہے۔ آئین میں جو بھی تبدیلی ہو قانون جو بھی بن جائے، اہل فکر یہ توقع رکھتے ہیں کہ وزارت تعلیم کوئی ایسا اقدام نہیں کرے گی جو جاپان کے نوجوانوں میں بڑھتے ہوئے مذہبی رجحان سے ٹکراؤ کا موجب بنے۔

— — — — — — — —

SCL

DISTRIBUTORS OF COMPUTER PARTS AND SPARES
DIRECT TO THE PUBLIC

4A RANELAGH ROAD, SOUTHALL,
MIDDLESEX, UB1 1DO
TELEPHONE 081 571 0859/9933
MOBILE 0831 093 120
FAX 081 571 9933

(تیسری قسط)

سوال و جواب

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے پروگرام "ملاقات" مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۹۵ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض عمومی سوالات کے جوابات دیئے۔ علم و عرفان سے معمور یہ دلچسپ سلسلہ سوال و جواب ادارہ الفضل انٹرنیشنل اپنی ذمہ داری پر افادہ احباب کے لئے ذیل میں پیش کر رہا ہے۔ اسے مکرم یوسف سلیم ملک صاحب نے مرتب کیا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ [ادارہ]

عذاب قبر کی حقیقت

اس مجلس میں عذاب قبر اور عذاب قیامت کے متعلق بھی ایک سوال ہوا کہ ان دونوں میں کیا فرق ہے۔ کیا قبر میں بھی قیامت کی طرح عذاب ہوگا۔ عذاب قبر کی حقیقت کیا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی قبر کے پاس سے گزر رہے تھے کہ آپؐ نے فرمایا صاحب قبر کو عذاب دیا جا رہا ہے اور دوسرے یہ کہ جب ہم قبرستان میں جاتے ہیں تو السلام علیکم یا اہل القبور کی دعا کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کچھ اور باتیں بھی بیان فرمائی ہیں کہ ایک کھڑکی کھلتی ہے یعنی نیک آدمی کے لئے قبر کے پہلو سے جنت کی ہوا کے لئے کھڑکی کھلتی ہے اور جہنمی کے لئے قبر کے پہلو سے جہنم کی ہوا کے لئے کھڑکی کھلتی ہے۔ یہ بھی ہے کہ نہیں یا آپ اسے بھول گئے۔ حضور انور نے سائل سے مزید دریافت فرمایا کہ کبھی کسی قبر کو کھود کر اس میں کھڑکیاں دیکھی ہیں؟ حضور نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ ظاہری الفاظ میں یہ مضمون سمجھ نہیں آسکتا۔ اس کے باطنی معنے ہیں۔ اگر آپ ظاہر پر چسپاں کریں گے تو یہ ناممکن تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول حقیقت میں غلط ثابت ہوتا اسلئے ہر قبر جب کھودی جاتی تو اس کے پہلو سے کچھ Char کی ہوئی (جلی ہوئی) کھڑکیاں ملتیں جو جہنم کی ہوا کی خبر دے رہی ہوتیں اور کچھ جنت کی ٹھنڈی ہوا سے بہت مہکتی ہوئی اور پرلطف منظر پیش کرتی ہوئی کھڑکیاں نظر آتیں۔ نہ یہ نظر آتی ہیں اور نہ وہ نظر آتی ہیں اور بات سچی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر بات سچی ہے تو تمہاری عقلیں جھوٹی ہیں۔ ہم اس بات کو سمجھ نہیں سکے۔

قبر کا دور

قبر اس درمیانی دور کو کہتے ہیں جس میں زندگی بہت لمبے ترقیاتی دور سے گزرے گی یعنی روح کی زندگی مراد ہے اور وہ رفتہ رفتہ ارتقاء پذیر ہوتی ہوئی اس آخری مقام پر پہنچے گی کہ جہاں اللہ کی طرف سے جب صور پھونکا جائے گا تو وہ ایک مکمل روحانی وجود کے طور پر اٹھ کھڑی ہوگی۔ وہ جو روحانی وجود ہے وہ اس تمام عرصہ میں جہنم میں سے بھی گزر کر آیا ہے اور جنت میں سے بھی گزر کر آیا ہے یعنی کوئی جنت سے اور کوئی جہنم سے گزر کر آیا ہے۔ اور اس کی مثال قرآن کریم نے بڑے عمدہ رنگ میں دے دی ہے کہ "ما خلقکم و لا بعثکم الا کنفس واحدۃ" (سورہ لقمان: ۲۹) ۔ کہ تمہاری پہلی تخلیق اور دوسری تخلیق دونوں ہی سوائے نفس واحدہ کے طریق کے کسی اور طریق پر نہیں ہوئی۔ اب پہلی تخلیق نفس واحدہ کے طور پر یہ ہے کہ ہر بچہ جو پیدا ہوتا ہے وہ نفس واحدہ کے طور پر پیدا ہوتا ہے۔

اس نفس واحدہ کے پیدا ہونے پر اگر آپ غور کریں جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ غور کرو کہ "ھو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء" (آل عمران: ٦) وہ تمہیں ارحام میں مختلف صورتیں عطا کرتا ہے جیسے جیسے وہ چاہتا ہے۔

رحم مادر میں بچے کی پیدائش

اب یہ مضمون جو ہے یہ نفس واحدہ والی آیت سے تعلق رکھتا ہے۔ اس میں ہم دیکھتے ہیں کہ جہنمی بچہ یعنی ان معنوں میں کہ وہ بیمار ہے ناسور لے کر پیدا ہو رہا ہے، کئی قسم کی ظلمات میں پل رہا ہے اور ایسا بچہ بن رہا ہے جس کا اس دنیا میں آنا اس کے لئے ایک مستقل عذاب کی شکل بن رہا ہے۔ یہ بچہ پیدا ہونے کے بعد اچانک ایسا نہیں ہوا پیدائش کا جو دور ماں کے پیٹ سے شروع ہوتا ہے میں اس کی بات کر رہا ہوں۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیکھو! وہاں کچھ ایسے بچے ہیں جو درجہ بدرجہ آگے بڑھ رہے ہیں لیکن ان کی تخلیق میں کچھ نقائص رہ جاتے ہیں اور وہ نقائص پیدائش سے پہلے چھپے رہتے ہیں۔ پیدائش کے بعد پھر اچانک دکھائی دینے لگتے ہیں لیکن بچے کو کچھ نہ کچھ محسوس ضرور ہوتا ہے۔ ماں کو بھی کچھ نہ کچھ محسوس ہونے لگتا ہے۔ بیمار بچہ جب پیٹ میں پرورش پا رہا ہو تو بیمار بچہ صحت مند بچے کی طرح نہیں ہوتا۔ کبھی اس کے سانس بند ہو رہے ہوتے ہیں، کہیں اس کو اور مصیبت پڑی ہوتی ہے۔ ماں کی ساری حمل کی زندگی بے قرار گزرتی ہے اور جو صحت مند بچہ ہے اس کا ٹانگیں مارنا بھی ماں کو اچھا لگتا ہے۔ اس کے انداز ہی مختلف ہوتے ہیں تو یہ جو نو مہینے ہیں ان میں جو کچھ ہو گیا سو ہو گیا۔ سوال یہ ہے کہ کیا اسی طرح نو مہینے کے اندر اندر آگے بھی روح اتنی تیزی سے ترقی کرے گی، ان سب ادوار سے گزر جائے گی۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے خود اسی آیت میں رکھ دیا ہے "ما خلقکم ولا بعثکم" تمہاری پہلی تخلیق بھی اور دوسری تخلیق بھی ہم مثل ہیں اور اس تخلیق کو سمجھنے کے لئے ماں کے پیٹ میں بچے کی بدلتی ہوئی صورتیں دیکھو۔ اور وہ صورتیں جو ہیں وہ بظاہر نو مہینے میں گزر رہی ہیں لیکن پہلی تخلیق کا جو تصور پیش کر رہی ہیں وہ ارب سال تک بھی پھیلا ہوا ہے اور اس تمام عرصہ تک پھیلا ہوا ہے جس میں زندگی نے جنم لیا آغاز میں اور مختلف ادوار سے یعنی زوالاجیکل لائف یعنی حیواناتی زندگی جس جس دور سے گزری ہے بچہ اس دور کی تصویر بنتا چلا جاتا ہے اور آغاز سے لے کر نو مہینے کے اندر وہ پہلے تمام دور کی تصویر کھینچ دیتا ہے یا اس کے اندر تصویریں یکے بعد دیگرے اس تیزی سے گزر رہی ہیں کہ آپ اس کا تصور نہیں کر سکتے مگر ان ادوار کی یاد کو وہ زندہ رکھے ہوئے ہے اور وہ ان ادوار کو پیش کرتا ہے۔

احمدی سائنس دان اور قابل تحقیق مضمون

اس ضمن میں میں نے ایک دفعہ غور کیا یہ ہمارے احمدی سائنس دانوں کا کام ہے کہ وہ اس پر ریسرچ کریں کہ کیا اس میں کوئی قابل تفحص نکتہ ہے کہ نہیں۔ اگر ہم ڈاکٹری نقطہ نگاہ سے یہ معلوم کر لیں جیسا کہ اکثر ہو چکا ہے کہ آنکھ کس وقت پیدا ہونا شروع ہوتی ہے اور اس وقت کو نو مہینے کے اندر کیا نسبت ہے۔ اور دل کس وقت پیدا ہوتا ہے اور اس کو نو مہینے کے اندر کیا نسبت ہے۔ تو اس پہلو سے آپ دیکھیں، نو مہینے کے دن بنائیں اور پھر ان کو چوبیس گھنٹے سے ضرب دیں اور ۲۴ گھنٹوں کے منٹ بنائیں پھر اس کے سیکنڈ بنائیں اور ان کو ضرب دیتے چلے جائیں اور پھر سیکنڈ کے لمحے بنالیں اور اس پر زندگی کے ارتقاء کی معلوم تاریخ کا انطباق کریں تو مجھے ایک دفعہ خیال آیا کہ بعید نہیں کہ یہ تصویر اتنی تکمیل کے ساتھ پوری اترے کہ زندگی کے لمبے ارتقائی دور میں جب آنکھ بنی تھی اس کو آج سے لے کر اس وقت تک کے وقت کو جو نسبت ہے ہو سکتا ہے ماں کے پیٹ میں آنکھ بننے کا عمل وہی نسبت رکھتا ہو اور اس کے ارتقائی دور کی ہر منزل وقت کے لحاظ سے بھی مناسبت رکھتی ہو۔

یہ تحقیق کے قابل مضمون ہے لیکن جو تحقیق شدہ بات ہے وہ یہ ہے کہ زندگی دراصل بہت لمبے عرصہ میں نشو و نما پا کر اس منزل تک پہنچی ہے جسے ہم نو مہینے میں دیکھ لیتے ہیں۔ نو مہینے ایک بیچ کا برزخی دور بیان کیا گیا ہے جو پہلے دور پر بھی روشنی ڈال رہا ہے جو بہت لمبا ہے اور آئندہ دور پر بھی روشنی ڈال رہا ہے کہ بہت لمبا ہوگا چھوٹا نہیں ہوگا۔ کیونکہ نو مہینے پر غور کرنے سے ہی تو Evolution کی اربوں سال کی تاریخ معلوم کی گئی ہے۔ اس بات کا یہ جو استنباط ہے اس کی تائید میں قطعی قرآنی شہادت یہ ہے کہ جب وہ دوبارہ اٹھائے جائیں گے تو آپس میں باتیں کریں گے کہ ہم کتنا عرصہ وہاں رہے ہیں۔ زمین پر ہم کتنا عرصہ رہے ہیں تو کوئی کہے گا کہ ایک دن۔ کوئی اس سے بھی تھوڑا اور اللہ کہے گا کہ یہ بھی درست نہیں ہے اور طرز بیان یہ لگتی ہے کہ اس سے بھی بہت تھوڑا۔ اب واقعہ یہ ہے کہ ایک زندگی کو ایک دن کے تھوڑے سے حصہ سے جو نسبت ہے ان کو جی اٹھنے کو ان کے سابقہ جینے کے زمانہ سے کم و بیش وہی نسبت ہوگی اور جتنی دور کی چیز ہو اتنی چھوٹی دکھائی دیتی ہے۔ آپ کا بچپن کتنا لمبا گزرا ہوگا، آپ کو تو چند لمحوں ہی میں گزرا ہوا دکھائی دیتا ہے اور ستارے بھی جتنے دور ہٹتے چلے جاتے ہیں چھوٹے ہوتے چلے جاتے ہیں۔ زمانہ کا بھی یہی حال ہے۔ تو اللہ تعالیٰ یہ بتانا چاہتا ہے کہ یہ نہیں ہوگا کہ آج مرے اور کل دوسرا دن اور پھر آنکھیں کھول کر تمہارا حشر نشر ہو جائے گا۔ اتنی دیر بعد ہوگا کہ جب تم گزشتہ زندگی کا تصور کرو گے تو بہت بعید کے زمانہ میں کہیں چھوٹا سا ایک نقطہ دکھائی دے گا۔ تو یہ سارے مضامین قرآن کریم نے کھول دیئے ہیں اس لئے وہ جو آپ کے ذہن میں ایک عامی تصور آیا تھا جو آپ کا اپنا تو نہیں مگر سنا ہوا تھا اس کا ان حقیقتوں سے کوئی بھی تعلق نہیں جو قرآن کریم نے بیان فرمائی ہیں۔

بخشش کی طلب کی آگ

سائل نے مزید عرض کیا کہ ہم دعائیں کرتے ہیں ایک تو عذاب النار سے بچنے کے بارہ میں دعا ہے "ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار" (البقرہ: ۲۰۲) اور دوسرے "ربنا اصرف عنا عذاب جہنم ان عذابھا کان غراما" (الفرقان: ٦٦) کیا یہ جہنم اور نار دونوں علیحدہ علیحدہ ہیں اس کی ذرا وضاحت فرما دیں۔ حضور نے فرمایا یہ ایک ہی چیز ہے "نار" جب خوب بھڑک رہی ہو تو اس کو جہنم کہتے ہیں اور نار کی بھی مختلف صورتیں ہیں۔ بعض دفعہ دل ہی میں ایک آگ لگی رہتی ہے۔ بعض دفعہ گناہوں کا احساس آگ لگا دیتا ہے۔ بعض دفعہ گناہ پورے نہ ہونے کی حسرت آگ لگا دیتی ہے۔ غالب کہتا ہے ؎

ناکردہ گناہوں کی بھی حسرت کی ملے داد
یا رب اگر ان کردہ گناہوں کی سزا ہے

تو ہر انسان کی آگ مختلف ہے ایک گناہوں کی پیاس ہی نہیں بجھ رہی اور ان کے نہ حاصل ہونے کے نتیجہ میں ایک آگ لگی ہوئی ہے۔ چنانچہ وہ یہ بھی کہتا ہے ؎

دریائے معاصی تنک آبی سے ہوا خشک
میرا سر دامن بھی ابھی تر نہ ہوا تھا

کہ میرے گناہ کا دریا جو ہے وہ اپنی روانی میں بڑا تیز تھا کہ اس کی تیزی کی وجہ سے مجھے پتہ ہی نہیں لگا کہ وقت کیسے گزر گیا اور میرا سر دامن بھی ابھی تر نہ ہوا تھا۔ اور ایک انبیاء کا حال یہ ہے کہ ساری عمر نیکیاں کرتے ہیں کوئی اپنا گناہ ذہن میں یاد رہتا ہے جو ہماری تعریف کی رو سے گناہ بھی نہیں کہلا سکتا اس پر ساری عمر استغفار کر کے برا حال ہو جاتا ہے۔ ان کے دل میں بھی ایک آگ لگی ہوتی ہے اور وہ بخشش کی طلب کی آگ ہے۔ وہ غلطیوں پر پشیمانی کی آگ ہے اور یہ آگ جو ہے اس میں سے ہر انسان گزرتا ہے۔ اسی لئے قرآن کریم جب جہنم کا ذکر کر کے فرماتا ہے "وان منکم الا واردھا" (سورہ مریم: ۷۲) ۔ کہ لازم ہے کہ تم میں سے ہر ایک اس میں سے گزرے۔ تو اچانک ذہن میں یہ سوال اٹھتا ہے کہ ایک طرف اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم جہنم کی "حسیسھا" (آواز) بھی نہیں سنو گے (آیت کا ٹکڑا یہ ہے "لا یسمعون حسیسھا" (الانبیاء: ۱۰۳) " جو نیک لوگ ہونگے وہ اس کی دور کی سرسراہٹ کی آواز بھی نہیں سنیں گے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "وان منکم الا واردھا" تم میں سے ایک بھی نہیں ہے جو اس میں وارد نہ ہو جائے۔ تو بظاہر یہ تضاد ہے۔ یہ تضاد بالکل نہیں۔ یہ وہی جہنم ہے جس کا میں ذکر کر رہا ہوں۔ ہر انسان کسی نہ کسی جہنم میں سے گزرے گا۔ ایک تو پشیمانی کی جہنمیں ہیں حسرتوں کی جہنمیں ہیں اور ایک وہ جہنم ہے جو غیر اللہ، اللہ والوں پر ڈالتا ہے اور ان کے لئے آگ بھڑکاتا ہے جس میں سے وہ گزرتا تو ہے۔ اس میں سے "کونی برداً و سلاماً" (الانبیاء: ۷۰) کی آواز آتی ہے مگر اس سے پہلے کافی کچھ گزر جاتا ہے اور ابتلاؤں اور تکلیفوں میں سے جو انسان گزر رہا ہے وہ "ان منکم الا واردھا" ہی کی ایک تصویر ہے۔

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 3JW
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS
NEEDS PHONE:
041 777 8568
FAX 041 776 7130

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۲۷)

کاسٹی کم (Causticum) اور دیگر مختلف ہومیو ادویات کے خواص کا بیان

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۱۹ جولائی ۱۹۹۴ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

[لندن: ۱۹ جولائی] سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام ملاقات میں ہومیو پیتھک کی بعض ادویہ کے مختلف خواص بیان فرمائے۔

برائیونیا (Bryonia)

اس کے مختلف خواص کا ذکر گزشتہ کلاس میں ہو چکا تھا۔ حضور نے اسی سلسلہ میں فرمایا کہ اس میں سردرد کے بارے میں اگر پتہ ہو کہ مریض دھوپ میں زیادہ پھرا ہے تو اگر اس کے ساتھ آرنیکا کو ملا لیا جائے تو سردرد اور تھکن کا علاج ہو سکتا ہے۔

کاسٹی کم (Causticum)

حضور نے فرمایا کہ لقوے کے علاج کے لئے یہ مفید ہے۔ کسی ایک عضو کے فالج کے لئے یہ مفید ہے۔ بہت گہری لمبے اثر والی دوا ہے۔ اکثر روز مرہ بیماریوں میں کام آتی ہے۔ اس کے اثر کی رفتار آہستہ ہوتی ہے۔ ٹھنڈ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ سردی کا فالج اچانک ہوتا ہے حالانکہ یہ بات درست نہیں۔ سردی کا اثر پہلے ہو چکا ہوتا ہے۔ انفیکشن ساتھ ساتھ شروع ہو چکی ہوتی ہے۔ ایک دم فالج کا اثر ایکونائٹ (Acconite) سے ٹھیک ہوتا ہے۔ اس دوائی کا ایک اور اثر ہے جو اکثر نظرانداز کر دیا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہکلانے کے علاج کے لئے عموماً سٹرامونیم (Stramonium) دی جاتی ہے۔ مختلف اوقات میں بچوں کے علاج کے لئے مختلف پوٹینسیاں بدل بدل کی بھی دی ہے مگر کوئی زیادہ نمایاں اثر اس دوا (سٹرامونیم) کا نہیں دیکھا۔

اس میں اگر تو ہکلانے کی وجہ خوف کا اثر ہے تو ایکونائٹ یا کوئی اور دوا استعمال ہوگی۔ اور اگر مثلاً زبان کے کسی قسم کے فالج کے زیر اثر ہکلاہٹ ہو تو سٹرامونیم کے ساتھ کاسٹیکم کو ملایا جائے تو ایک ہفتہ کے اندر اندر نمایاں اثر ہوگا۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ اگر ایک Short Lived یعنی تھوڑے اثر کی دوا کو بھی ہائی پوٹینسی میں دیں تو اس کا لمبا اثر بھی ہوتا ہے۔

اگر اعصاب کا فالج ہو، گٹھلیاں بن کر اکڑ جائیں تو ایسی گٹھلیوں کا توڑ کاسٹیکم ہے۔ اس کے علاوہ اگر سٹیریا آہستہ آہستہ بڑھتا ہو اور اس کے نتیجے میں تشنج شروع ہو جائے تو کاسٹیکم مؤثر ہوتی ہے بشرطیکہ کاسٹیکم کی دیگر علامات پائی جاتی ہوں۔ مثلاً مریض بہت حساس ہو اچانک سردی سے اس کی تکلیف بڑھتی ہو، بعض اعضاء کو فالج پکڑتا ہو، حساس ہونا اس طرح سے کہ شور یا لمس برداشت نہ ہوتا ہو۔ اگر جوڑوں کے درد کو گرمی سے آرام آئے سوائے انگلیوں کے، انگلیوں کو ٹھنڈ سے آرام آئے۔ حضور نے فرمایا یہ حیرت انگیز بات میں نے دیکھی ہے جس کی سمجھ نہیں آ سکی۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ انگلیوں کی Nerves بہت حساس ہوتی ہیں۔ تبھی ان پر ہائی پیریکم (Hypericum) اور روٹا (Ruta) وغیرہ زیادہ اثر کرتی ہے۔ گلے کی Nerves بھی زیادہ حساس ہوتی ہیں ان پر بھی ہائی پیریکم زیادہ اثر کرتی ہے۔

حضور نے بتایا کہ مرگی کی بہت سی وجوہات ہوتی ہیں اگر معلوم کر لیں کہ اس کی ابتداء کیسے ہوئی تو بڑے جھنجھٹ سے نجات مل جاتی ہے ورنہ مرگی کی روٹین دوائیں ساری عمر دیتے رہیں تو بیماری پوری طرح ختم نہیں ہوتی۔

مرگی دماغ کی غدودوں کی وجہ سے ہوتی ہے یا سر کا خول چھوٹا ہو اور دماغ بڑھ رہا ہو (بچوں میں) یہ مستقل دماغ میں خرابی پیدا کرنے والی بیماری ہے۔ اس کا علاج آپریشن سے ہی ہوتا ہے۔ اگر حقیقی ماہر ڈاکٹر میسر آ جائے جو دماغ کے خول کو کھلا کر سکے اور غدودوں کو ختم کر سکے تو اس کا علاج ہوتا ہے۔

ایسے بچے جن کے سر چھوٹے ہوں چہرے کی بناوٹ سے اس کی کمی کا پتہ لگ جاتا ہے، ماتھا بہت تنگ ہوتا ہے۔ اس کا علاج بہت اعلیٰ درجے کے ڈاکٹر آپریشن سے کر سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کیسز کے علاوہ دیگر صورتوں میں مرگی کے مریض کا خدا کے فضل سے ادویہ کے ذریعہ علاج ہو سکتا ہے لیکن اس کے لئے مرگی کی وجوہات کا پتہ لگانا ضروری ہے یعنی یہ دیکھنا ہوگا کہ مرض کا آغاز کیسے ہوا ہے۔ ایک وہ کون سی وجہ تھی جو آغاز مرض کا موجب بنی دوسرے مرض جب شروع ہوتا ہے تو ہر دفعہ اس کے آغاز کی کیا شکل ہوتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مرگی جو سردی لگنے سے اور خوف کی نتیجے میں شروع ہو گئی ہو اس کا کاسٹیکم سے بہت گہرا تعلق ہے۔

ایک دوا کیوپرم (Cuprum) ہے جو مرگی میں وقتی فائدہ دینے میں بہت مؤثر ہے۔ اس میں انگلیوں سے تشنج شروع ہوتا ہے، چہرہ نیلا ہو جاتا ہے، منہ سے جھاگ نکلتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ کیوپرم کی بیماری کا آغاز انتڑیوں سے تعلق رکھتا ہے۔ کیوپرم ہیضے کی بعض قسموں میں بھی بہت مؤثر دوا ہے۔ بلکہ اکثر قسموں میں مؤثر ہے اگر اینٹھن اور تشنج ہو اور اسہال آرسینک (Arsenic) کی طرح سیاہ اور تھوڑے نہ ہوں اور ویریٹرم ایلبم (Veratrum Album) کی طرح بہت بڑے نہ ہوں۔ یعنی وہ ہیضہ یا اسہال جس میں تشنج نمایاں ہو۔ اسہال کھلے کھلے نہ ہوں، وقفے وقفے سے تشنج اور چہرے پر نیلاہٹ آ جائے اس کا علاج کیوپرم ہے۔ حضور نے فرمایا ایسے مریض کو اگر اینٹی بائیوٹک سے ٹھیک کیا جائے تو وہ مستقل طور پر مرگی کا مریض ہو جائے گا۔

حضور نے فرمایا میں جب کیوپرم دیتا تھا تو شروع میں زیادہ خوراکیں دیتا تھا پھر پوٹینسی ۳۰ سے بڑھا کر ۲۰۰ کر دی۔ کوئی شکایت نہیں آئی۔ ایسی بیماری جس میں انتڑیوں میں گہری سوزش ہو تو کیوپرم مفید ہے۔

کاسٹیکم کے بارے میں حضور نے فرمایا یہ جلدی امراض میں بھی مفید ہے۔ جلدی امراض کو اگر ادویہ سے دبایا جائے تو بعض دفعہ دماغ پر اثر ہو جاتا ہے۔ اگزیمہ کو دبایا جائے تو ذیابیطس ہو جاتا ہے۔ اس کا علاج کریں تو دوبارہ پہلی بیماری عود کر آتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جلدی امراض کو ادویہ سے دبانے سے اور کئی امراض مختلف جگہ پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً بعض دفعہ انتڑیوں پر اس کا اثر ہو جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا یہ مضمون بہت تحقیق طلب ہے کہ کون کون سی وجوہات عورتوں کے وقتی یا مستقل بانجھ ہونے کی ہیں۔ عورتوں کے بانجھ پن میں اکثر عورتیں علاج سے شفایاب ہو جاتی ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ مستقل Damage نہیں تھا۔ اندر کچھ اثرات تھے جو ذمہ دار تھے ابارشن کے یا بچہ نہ بننے کے۔ مگر اس کا تفصیل سے مطالعہ کرنا چاہئے۔

حضور نے فرمایا ایسے کیسز بھی ہوئے ہیں جہاں رحم چھوٹا اور بے جان تھا، اولاد نہیں ہوتی تھی۔ وہاں رحم کو Build کرنے کی دوائیں دی گئیں تو ایک سے زائد مرتبہ شفا ہو گئی۔ اس میں درجہ ذیل ادویہ دی جائیں۔

فیرم فاس (Ferr.Phos.) سلیشیا (Silicea) کلکیریا فاس (Calc.Phos) نیٹرم میور (Nat.-Mur.) کالی فاس (Kali.Phos) - یہ دوائیں ہیں جن کی خرابی یا کمی کی وجہ سے بچپن سے ہی رحم میں خرابی ہو جاتی ہے۔ ایک ایسی لڑکی جسے امریکہ اور یورپ کے چوٹی کے ڈاکٹروں نے رد کر دیا تھا اور کہا تھا کہ اس کے (Gene) میں ہی خرابی ہے اسے اولاد ہو ہی نہیں سکتی وہ صحت یاب ہو گئی اب اس کے کئی بچے ہیں۔

امریکہ کی تازہ ترین تحقیق یہ ہے کہ زیادہ ابارشن (اسقاط حمل) کے کیسز الرجی کے نتیجے میں ہوتے ہیں۔ یہ تحقیق بڑی دلچسپ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب بیرونی چیز داخل ہوتی ہے تو اس کا مقابلہ رحم کرتا ہے۔ خدا کا انکار کرنے والے اس پر غور کریں کہ انسانی جسم کا یہ نظام کسی ارتقاء (Evolution) کے نتیجے میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ رحم کی کیفیت یہ ہے کہ پہلی بار حمل ٹھہرنے کے بعد اس پر جس کا دفاعی نظام جو ساتھ ساتھ کام کرتا ہے بچے کی حفاظت کرتا ہے اور اسے نقصان نہیں پہنچنے دیتا۔ رحم کی سطح پر یہ لڑائی جاری رہتی ہے۔ حتیٰ کہ بچہ محفوظ ہو جاتا ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ بچہ کو تین تھیلیوں میں محفوظ رکھا ہوا ہے۔ ہر تھیلی کو دفاعی طاقتیں دی گئی ہیں۔ اس نظام میں خرابی سے ابارشن ہو جاتی ہے بلکہ حمل ٹھہرتا ہی نہیں۔

الرجی کے بارے میں حضور نے فرمایا کہ میرے نزدیک ہر الرجی کا آغاز خوف کے گہرے احساس سے ہے۔ بہت حساس لوگوں پر روح کے اندر جو خوف کے احساسات ہوتے ہیں اس سے ان پر اثر ہو جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ایکونائٹ کو اونچا کر کے دیکھیں کہ الرجی سے فائدہ ہوتا ہے یا نہیں۔ پھر مزاج کا پتہ کریں۔ ایکونائٹ کے خوف کا بھی اپنا مزاج ہے اور اس خوف کے مریض کا بھی اپنا ایک مزاج ہے۔ اس پہلو سے ایکونائٹ کو زیادہ مفید بنانے کے تجربے کریں اور گہرے خوف کی علامات میں اس کو استعمال کر کے دیکھیں۔ اس تجربے کا دوسرا رخ یہ ہے کہ جس دوا کا اثر ہو اس کو بہت اونچی طاقت میں Potentise کر کے دیکھیں۔

بعض بچوں کو دودھ سے الرجی ہوتی ہے اس میں لیک ڈی فلوریٹم (Lac Defloratum) اثر کرتی ہے۔ کینٹ نے اس کی پہچان یہ بتائی ہے کہ چوبیس گھنٹے میں اس سے وہ ساری تکالیف ہو جاتی ہیں جو دودھ کے اثر سے ہوتی ہیں حالانکہ مریض نے دودھ نہیں پیا صرف دوا کی پوٹینسی کھائی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ صحیح دوا مل گئی ہے۔ بعض بچوں کو بغیر اس ردعمل کے بھی فائدہ ہو جاتا ہے مگر صرف جزوی۔

کاسٹیکم کے بارے میں حضور نے فرمایا اس میں زود حسی اتنی ہے کہ موسم بدلنے پر بھی اثر کرتی ہے۔

ابراٹینم (Abrotanum) میں مرضیں بدلتی ہیں اور ایک سے دوسرے عضلات میں منتقل ہوتی ہیں۔ کاسٹیکم میں مرض بدل کر دماغ کی طرف جاتی ہے۔ مثلاً جلدی امراض کبھی رحم میں چلے جاتے ہیں کبھی انتڑیوں میں چلے جاتے ہیں۔ کروٹن (Croton-) اور رسٹاکس (Rhus Tox) میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ گردوں پر بھی یہ اثر انداز ہو جاتی ہے۔ لیکن دماغ کی طرف دوسری امراض نہیں جاتیں۔ سوائے کاسٹیکم سے اثر انداز ہونے والی امراض کے۔

اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ
بات کرنے سے پہلے سلام کر لیا کرو

موصیان کرام سے گزارش

رہائش کی تبدیلی کی وجہ سے اپنے نئے ایڈریس سے مقامی جماعت اور دفتر وصیت کو فوری آگاہ رکھنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ اس لئے ایسے موصیان جو پاکستان سے بیرون ملک آئے ہیں فوری طور پر دفتر وصیت کو اپنے نئے ایڈریس سے آگاہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

Kenssy
Fried Chicken
TELEPHONE 539 3773
589 HIGH ROAD,
LEYTONESTONE,
LONDON E11 4PB
PROPRIETOR: MASOOD HAYAT

انسانی دماغ

(محمد زکریا ورک - کینیڈا)

قدرت کی بنائی ہوئی چیزوں میں سے انسانی دماغ ایک ایسی پیچیدہ مشین ہے جس کا سمجھنا انسان کے لئے ابھی تک ایک عقدہ لاینحل بنا ہوا ہے۔ قرون وسطی میں لوگ دل کی حرکت ختم ہونے پر ہر انسان کو مردہ تصور کرتے تھے مگر جدید طبی سائنس کے مطابق دل کے ختم ہونے کے ساتھ ساتھ دماغی موت (Brain Death) کا واقع ہونا بھی ضروری گردانا جاتا ہے۔ انسانی دماغ کے عجائبات میں سے ایک ناقابل بیان اور ششدر کر دینے والی چیز اس کی برین پاور ہے۔ برین پاور کی وجہ سے انسان نے گاڑی کا انجن، لیزر آلات سے لے کر ایٹمی ہتھیار تک بنائے ہیں۔ ہر روز، ہر آن دنیا میں نت نئی ایجادات منصہ شہود پر آ رہی ہیں۔ انسان میں جستجو کا شوق قدرت نے ابتدائے آفرینش سے ایسا رکھا ہے کہ پارے کی طرح انسان بے قرار رہتا ہے۔ ہر وقت پوری مستعدی کے ساتھ یہ دماغ قدرت کے راز جاننے میں مصروف کار ہے۔ دیکھنے میں یہ ہے کیا؟ صرف ۴۶ اونس گوشت کا لوتھڑا۔ یہ گوشت کا لوتھڑا جس میں خون ذرہ بھر بھی نہیں ہوتا بجلی کی لہروں سے کام کرتا ہے اور اس کو چلانے کے لئے بجلی کی صرف ۲۰ واٹ کی ضرورت ہوتی ہے اور ۲۰ واٹ سے گھر میں بجلی کا بلب بھی روشن نہیں ہوتا ہے۔

یادداشت کا نظام

☆ انسانی دماغ میں یادداشت کا حصہ ایک جزو لاینفک ہے۔ ہمارا دماغ ۱۰۰ بلین بٹ کی معلومات کا ذخیرہ اپنے اندر اسٹور کر سکتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک برٹش انسائیکلوپیڈیا کے اول و آخر تمام مضامین کے حروف ابجد سے ۵۰۰ گنا زیادہ معلومات کا ذخیرہ دماغ میں سٹور ہو سکتا ہے۔ ہماری یادداشت ۱۰۰ بلین نیوران (Neuron) اور ۱۱۰ ٹریلین کنکشنوں کی مرہون منت ہے۔

☆ انسانی دماغ بچپن سے لے کر بلوغت تک تو سائز میں قدرے بڑھتا رہتا ہے مگر بلوغت سے لے کر ۶۵ سال کی عمر تک یہ سائز میں سکڑنا شروع ہو جاتا ہے اور وزن میں قریب ایک اونس کم ہو جاتا ہے۔ انسانی دماغ اربوں خلیوں (Cells) سے بنا ہوا ہے اور روزانہ قریب تیس ہزار سے پچاس ہزار تک خلیے ضائع ہو جاتے ہیں۔ جسم کے دوسرے حصوں کے سیل بھی روزانہ ضائع ہوتے ہیں مگر قدرت کے نظام کے مطابق یہ سیل خود بخود دوبارہ پیدا ہوتے رہتے ہیں جبکہ دماغ کے سیل دوبارہ پیدا نہیں ہوتے ہیں۔

☆ بیس سال سے لے کر ۲۹ سال تک انسان کی یادداشت عروج پر ہوتی ہے مگر اس کے بعد یہ زوال پذیر ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

☆ ہمارا دماغ غیر معمولی قسم کی انفارمیشن مختلف حصوں میں اسٹور کرتا ہے۔ چنانچہ ایک مدت تک یاد رہنے والی باتیں ذہن سے مٹتی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بوڑھے لوگوں کو پرانی باتیں تو آسانی سے یاد آ جاتی ہیں مگر صبح ناشتہ میں کیا کھایا تھا وہ یاد نہیں رہتا ہے۔

☆ پانچ عدد سے سات عدد تک کا ہندسہ انسان آسانی سے یاد رکھ سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ اکثر فون نمبر چھ سے سات عدد کے ہوتے ہیں مندرجہ ذیل نمبر پانچ سیکنڈ کے لئے نظر دوڑائیں اور پھر دیکھیں اس میں سے آپ کو کیا یاد رہتا ہے۔

٦١٣٩٢٠٨١٣٠٦٠٥٣٧١٥

☆ شارٹ ٹرم میموری صبح کے وقت دوپہر کی نسبت ۱۵ فیصد زیادہ ہوتی ہے جبکہ لانگ ٹرم میموری دوپہر کے وقت زیادہ ہوتی ہے۔

☆ فوٹو گرافک میموری لوگوں میں شاذ و نادر ہی پائی جاتی ہے۔ کم سن بچوں میں یہ عموماً زیادہ ہوتی ہے۔ جوں جوں بچے عمر میں بڑے ہونا شروع ہوتے ہیں اور زبان پر عبور حاصل کرنا شروع کرتے ہیں فوٹو گرافک میموری ضائع ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ انگلستان کے مشہور تاریخ دان ٹامس میکالے کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ اس نے علم تاریخ پر بہت ساری کتابیں بغیر کسی ریفرنس بک کے تحریر کی ہیں۔ مزید برآں یہ کہ وہ ایک کتاب کا مکمل باب لفظ بہ لفظ صرف ایک بار پڑھنے کے بعد زبانی سنا سکتا تھا۔ ایک دلچسپ اور عجیب واقعہ اس بارہ میں یہ بھی مشہور ہے کہ اس نے ایک دوست کے ساتھ شرط کو جیتنے کے لئے مشہور کتاب Paradise Lost کو صرف ایک رات میں زبانی یاد کر لیا تھا۔

☆ دنیا میں یادداشت اور فقید المثال حافظہ کا ریکارڈ رنگون برما کے ایک شخص Bhandanta Vicitasara کے سر ہے۔ اس نے مئی ۱۹۷۴ء میں بدھ مت کی مقدس کتاب سے ۱۶۰۰۰ صفحات زبانی تلاوت کئے۔

امریکہ میں ۹۵ فیصد لوگ "آئی کیو" (I.Q) ٹیسٹ میں ستر سے ایک سوتیس تک نمبر حاصل کرتے ہیں۔ آئی کیو میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے کا ریکارڈ میسوری اسٹیٹ کے شہر سینٹ لوئیس (St. Louis) کی دس سالہ لڑکی Marilyn Jarvik کے سر ہے جس نے ۲۲۸ نمبر حاصل کر کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے۔ اتنی ذہانت کے لوگ دس لاکھ میں سے صرف ایک شخص ہوتا ہے۔ انسان جب سوچ رہا ہوتا ہے تو خون کی گردش دماغ کی طرف زیادہ ہوتی ہے۔

☆ انسانی دماغ اپنی صفائی خود بخود لگاتار کرتا رہتا ہے اور یہی صفائی اور نفاست درحقیقت دماغ کی اعلیٰ درجہ پرفارمنس کا راز ہے۔ اس صفائی سے مراد یہ ہے کہ جب دماغ کے نیوران بیماری یا زخم یا بڑھاپے سے مر جاتے ہیں تو یہ مردہ نیوران زندہ نیوران میں یوں گھل مل جاتے ہیں گویا زندہ نے مردہ کو کھا لیا ہو۔ یوں دماغ کی Maintenance مسلسل ہوتی رہتی ہے۔ یونیورسٹی آف کیلی فورنیا میں ایک ریسرچ سائنس دان نے آئن سٹائن کے لیبارٹری میں محفوظ دماغ پر تجربات کر کے اس بات کا پتہ لگایا ہے کہ آئن سٹائن کے دماغ میں نیوران (Neuro-Glial Cells) عام انسان کی نسبت ۷۳ فیصد زیادہ تھے۔

دنیا میں تجربات سے اور مشاہدہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ بہت سارے لوگ آئی کیو کے ٹسٹ میں تو کم نمبر حاصل کرتے ہیں مگر وہ ایک خاص مضمون جیسے ریاضی، میوزک یا آرٹ میں بہت خداداد قابلیت رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ ذہنی طور پر کمزور ہوتے ہیں مگر ایک خاص علم میں مہارت کے باعث ان کو Idiot - Savant کہا جاتا ہے۔

ایسے "خبطی لوگ" عالم فاضل یعنی Idiot Savant کیوں ہوتے ہیں؟ بعض ایک کا خیال ہے کہ ایسے لوگوں کے دماغ کے نصف بائیں حصہ کو پیدائش سے قبل دوران حمل یا پیدائش کے دوران چوٹ لگ جاتی ہے چنانچہ بائیں حصہ دماغ کو دائیں حصہ کی نسبت پرورش پانے میں زیادہ دیر لگتی ہے۔ اس دوران دایاں نصف حصہ بڑا ہو جاتا ہے اور بعض صورتوں میں تو یہ Over Develope ہو جاتا ہے اور یوں ایسے دماغ والے انسان کی دماغی صلاحیتیں مزعومہ مافوق الفطرت صلاحیتوں والے انسان کے برابر ہوتی ہیں۔

☆ گینس بک آف ریکارڈ کے مطابق دماغ کے حجم اور ذہانت میں کوئی خاص تعلق نہیں ہے۔ عام آدمی (۲۰ سے ۵۵ سال تک) کے دماغ کا وزن تین پاؤنڈ اور ۲،۲ اونس ہوتا ہے جو عمر بڑھنے سے گر کر تین پاؤنڈ اور ۱۰۱ اونس تک آ جاتا ہے۔ ۲۳ اکتوبر ۱۹۷۵ء کو امریکہ کی ریاست فلوریڈا کے ایک ڈاکٹر (Dr.Thomas Hegart) چیف میڈیکل آفیسر ڈسٹرکٹ نمبر ۹ نے ایک پچاس سالہ آدمی کے دماغ کا موت پر وزن کیا تو یہ ۴ پاؤنڈ ۸،۲۹ اونس نکلا۔ آج تک کسی انسان کا اس وزن کا دماغ نہیں دیکھا گیا۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ مرور زمانہ کے ساتھ انسانی دماغ رفتہ رفتہ وزن میں بڑھتے جا رہے ہیں۔ چنانچہ ۱۸۶۰ء میں عموماً انسانی دماغ کا وزن تین پاؤنڈ ۴،۰ اونس ہوتا تھا جو کہ ۱۰۰ سال گزرنے کے بعد تین پاؤنڈ ۲،۲ اونس ہو گیا ہے۔ عورتوں کا دماغ اوسطاً ۲ پاؤنڈ اور ۸،۱۱ اونس ہوتا ہے جو کہ اب ۲ پاؤنڈ ۶،۱۲ تک بڑھ گیا ہے۔

☆ بعض انسانوں کے دماغ ریاضی کے سوالات حل کرنے کے معاملہ میں سپر کمپیوٹر کے مشابہ ہوتے ہیں چنانچہ بھارت کی ایک خاتون شکنتلا دیوی نے لندن امپیریل کالج میں ۱۸ جون ۱۹۹۰ء کو مندرجہ ذیل ہندسے کو اپنے دماغ میں ضرب دے کر کمپیوٹر سے پہلے جواب پیش کرتے ہوئے اسے شکست دے دی۔

٧،٦٨٦،٣٦٩،٧٧٤،٨٧٠

X

٢،٤٦٥،٠٩٩،٧٤٥،٧٧٩

تفنن طبع کی خاطر اس سوال کا جواب یہاں درج کیا جاتا ہے۔

،٩٩٥،٤٢٦،٤٦٢،٧٧٣،٧٣٠

١٨،٩٤٧،٦٦٨،١٧٧

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

ضروری اعلان

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر ہر جمعہ کے روز اردو میں اور ہر اتوار کے روز انگریزی میں سوالات کے جوابات بیان فرماتے ہیں۔ اگر آپ کے ذہن میں کوئی سوال ہو اور آپ اس کا جواب چاہتے ہوں تو سوال انگریزی یا اردو میں لکھ کر بذریعہ ڈاک یا بذریعہ فیکس مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے نام لندن بھجوا دیں۔ انشاء اللہ اولین فرصت میں وہ سوالات حضور انور کی خدمت میں پیش کر دئے جائیں گے۔

چندہ نادہند اور بے شرح ادا کرنے والے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بشارت سپین میں اپنے ایک خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء میں چندہ نادہند اور بے شرح ادا کرنے والے احباب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ایسے احمدی ہیں جو ایک آنہ بھی چندہ نہیں دے رہے۔ دنیا کے لحاظ سے ان کی کایا پلٹ چکی ہے، وہ اور ماحول میں بسا کرتے تھے کسی وقت، اب اور ماحول میں پہنچ چکے ہیں۔ کوئی نسبت ہی نہیں خدا تعالیٰ کے ظاہری فضلوں کے ساتھ اس زندگی کو جو وہ پہلے بسر کرتے تھے۔ مگر کلیتاً ان فضلوں کو بھلا کو وہ خدا تعالیٰ کے دین کی ضرورتوں سے غافل ہو کر محض اپنی ضرورتوں اور ان کے پورا کرنے کی فکر میں سرگرداں ہیں...... جن کو خدا تعالیٰ نے بہت کچھ دیا لیکن مقابل پر بہت تھوڑا پیش کرتے ہیں۔ وہ پیش نہیں کرتے جس سے ان کو محبت ہے۔ وہ پیش کرتے ہیں جو وہ زائد از ضرورت سمجھ کر پھینک سکتے ہیں۔

قرآن کریم تو فرماتا ہے "لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون" کہ ہرگز تم نیکی کو نہیں پا سکو گے جب تک کہ وہ کچھ خرچ نہیں کرو گے جس سے تمہیں محبت ہو۔ تم تو خدا کی راہ میں وہ دے رہے ہو جس سے تمہیں محبت نہیں۔ وہ زائد چیز ہے جو تم پھینک بھی سکتے ہو۔ تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا اس سے۔ تمہارے روزمرہ کے دستور پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا اس لئے اس کو کیوں ضائع کرتے ہو۔ اگر قربانی کی توفیق نہیں تو چھوڑ دو اس راہ کو لیکن خدا سے سچائی کا معاملہ کرو، تب وہ تم سے سچائی کا معاملہ کرے گا، رجوع برحمت ہو گا۔ پھر رزاق سے ڈرنا، رزاق کو دیتے ہوئے ڈرنا، اس سے بڑی بے وقوفی کوئی نہیں"۔

(ایڈیشنل وکالت مال - لندن)

SUPPLIERS OF FROZEN AND
FRIED MEAT - VEGETABLE
& CHICKEN SAMOSAS
LAMB BURGERS
KHAYYAMS
280 HAYDONS ROAD,
LONDON SW19 9TT
TEL: 081 543 5882
PARTIES CATERED FOR

From The Press Desk

[ذیل میں لندن سے شائع ہونے والے ایک ہفت روزہ انڈیا ویکلی India Weekly کے شمارہ مورخہ ۹ جون ۱۹۹۵ء میں صفحہ ۱۱ پر ایک خبر پاکستان میں جماعت احمدیہ پر مظالم کی شائع ہوئی ہے اس خبر کا عکس مع اردو ترجمہ قائین کی خدمت میں پیش ہے۔ (ادارہ)]

پاکستان میں احمدی مسلمانوں پر ظلم و ستم جاری ہے

حال ہی میں دو عیسائیوں پر ایک مقدمہ کی وجہ سے جس میں ان پر توہین رسالت کا الزام لگایا گیا تھا دنیا بھر میں پاکستان کی مشہوری ہوئی۔ مگر دونوں سزائے موت سے اس لئے بچ گئے کہ انہوں نے اس سزا کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں اپیل کی تھی اور عدالت نے انہیں رہا کر دیا تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ توہین رسالت کے قانون شرعی کے تحت عیسائیوں کی تو ایک بہت ہی تھوڑی تعداد کو ملوث کیا گیا ہے جبکہ ۱۳۰ سے زائد احمدی مسلمانوں پر توہین رسالت کا الزام لگایا گیا ہے۔

ایک ایسا مقدمہ ضلع میانوالی میں چل رہا ہے جس میں ایک ہی گھر کے چار افراد پر توہین رسالت کا مقدمہ دائر کیا گیا۔ انہیں نومبر ۱۹۹۳ء میں گرفتار کیا گیا اور ابھی تک وہ جیل میں ہیں کیونکہ ملک کی ماتحت عدالتوں اور اعلیٰ عدالتوں دونوں نے ان کی ضمانت کی درخواست قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

ایک دوسرے مقدمہ میں توہین رسالت کا الزام پانچ احمدی صحافیوں پر لگایا گیا ہے۔ پانچوں کو ۷ فروری ۱۹۹۴ء کو گرفتار کیا گیا اور ایک ماہ جیل میں رہنے کے بعد ضمانت پر ان کی رہائی ہوئی۔ ان پر الزامات بدستور قائم ہیں اور اگر عدالت نے انہیں مجرم گردانا تو انہیں پھانسی کی سزا دی جائے گی کیونکہ پاکستان میں توہین رسالت کی سزا موت ہی مقرر ہے۔

احمدی جو اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی انڈیا کے پیروکار ہیں۔ جنہوں نے اس زمانہ کا مصلح، مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اور جن کی دنیا انتظار کر رہی تھی۔ اگرچہ احمدی تمام ارکان اسلام پر پورا پورا یقین رکھتے ہیں اور کماحقہ ان کو بجالاتے ہیں۔ تاہم دیگر مسلمان ان کو کافر سمجھتے ہیں۔

ذوالفقار علی بھٹو کے زمانہ میں ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی نے احمدیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا تھا۔ مگر آنجہانی ڈکٹیٹر جنرل ضیاء الحق ان سے بھی ایک قدم آگے نکل گئے اور انہوں نے ۱۹۸۴ء میں آرڈیننس نمبر ۲۰ جاری کیا جس کی رو سے احمدیوں کا خود کو مسلمان کہنا، اذان دینا اور اسلامی اصطلاحات استعمال کرنا ایک جرم بن گیا جس کی سزا تین سال تک ہو سکتی ہے۔

اس ظالمانہ آرڈیننس کے اجراء کے بعد جسے بعد میں آئین پاکستان کا حصہ بنا دیا گیا ہزاروں احمدی مسلمانوں کو تعزیرات پاکستان کی مختلف دفعات کے تحت جھوٹے مقدمات میں پھنسا دیا گیا۔ ان پر حملے کئے گئے، ان کے گھروں، تجارتوں اور مسجدوں کو لوٹ لیا گیا اور ان کی بے حرمتی کی گئی۔

صرف گزشتہ سال کے دوران ۹ احمدی مسلمانوں کو جن میں اسلام آباد یونیورسٹی کے فزکس کے سینئر پروفیسر اور کراچی کے ایک وکیل شامل تھے شہید کر دیا گیا۔

ایک حالیہ کیس میں پشاور کے ایک نوجوان احمدی مسٹر ریاض چوہدری کو عدالت کے احاطے کے اندر ہی مار مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ وہ اپنے خسر کے ہمراہ عدالت میں ایک دوسرے احمدی کی ضمانت کے لئے گئے تھے جن کو صرف احمدی ہونے کی بنا پر پولیس نے گرفتار کیا ہوا تھا۔ ان پر حملہ پولیس کی موجودگی میں ہوا۔ ہجوم نے انہیں شہید کر کے ان کے جسم سے کپڑے اتار دیئے۔ ان کی گردن میں رسی باندھ کر مردہ جسم کو گلیوں بازاروں میں گھسیٹا۔ ان کے خسر ڈاکٹر رشید احمد صاحب کو بھی اتنا مارا کہ وہ بے ہوش ہو کر نیچے گر پڑے۔ ان کے جسم پر کاری زخم آئے اور بازو اور پسلیاں ٹوٹ گئیں۔

برطانیہ کی احمدیہ مسلم کیونٹی کے ترجمان رشید احمد چوہدری نے کہا ہے کہ ریاض احمد کا بہیمانہ قتل پاکستان کے ایک متعصب مذہبی گروہ کی طرف سے جماعت احمدیہ پر تشدد دھاندلی اور مسلسل ظلم کی ایک کڑی ہے جس کا جماعت احمدیہ مسلمہ کو گزشتہ ۲۰ سالوں سے سامنا ہے۔

اینٹی احمدیہ قوانین پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر چوہدری نے کہا کہ جب تک یہ غیر انسانی قوانین ملک کے آئین کا حصہ بنے رہیں گے پاکستان میں جماعت احمدیہ پر مظالم کا سلسلہ جاری رہے گا کیونکہ یہ قوانین اتنے مبہم ہیں کہ عملی طور پر ایک احمدی مسلمان اپنی عام روزمرہ کی زندگی میں جو کچھ بھی کرے وہ ان قوانین کے تحت مجرم ٹھہرتا ہے۔

INDIA WEEKLY
9th June 1995

Persecution of Ahmadi Muslims continue in Pakistan

Pakistan attracted worldwide attention recently over the case of two Christians who were alleged to have committed blasphemy, but they escaped death penalty only when they were acquitted on appeal by the Lahore High Court. The fact is that Christians form a small proportion of those held under the Sharia blasphemy laws; the number of Ahmadi Muslims accused for blasphemy are more than 130. In one such case, in Mianwali District, four members of a family were charged under blasphemy law. They were arrested in November 1993 and are behind bars since then because their bail application was rejected by the lower as well as higher courts of the country.

In another case charges of blasphemy were brought against five journalists who belong to the Ahmadiyya community. all five were arrested on February 7, 1994 and were released on bail a month later. The charges remain pending against them. If convicted they would be sentenced to death as the death penalty is the mandatory punishment for the offence of blasphemy in Pakistan.

Ahmadis, who call themselves 'Muslims', are the followers of Mirza Ghulam Ahmad of Qadian, India, who declared that he was the Reformer of the age , the promised Messiah and Mahdi, the world was waiting for. Though they believe in and practice all fundamentals of Islam, yet other Muslims regard them as heretics. The Pakistan National Assembly, during the time of Zulfiqar Ali Bhutto declared them as outside the pale of Islam in 1974.

The late military dictator General Zia-ul-Haq went a step further and promulgated Ordinance XX in April 1984, under which it became an offence punishable by up to three years in prison, for the Ahmadis to call themselves 'Muslims' to say Azan or to use Islamic terminology.

Since the promulgation of this arbitrary Martial Law Ordinance, which was later incorporated in the constitution of Pakistan, thousands of Ahmadi Muslims have been involved in false cases under different sections of the Pakistan Penal Code. They have been physically assaulted and their homes, business places and mosques ransacked and desecrated. During the last year lone Nine Ahamis including a senior professor of physics at the Islamabad University and a Lawyer in Karachi were assassinated. In a recent case a young Ahmadi of Peshawar, Mr Riaz Chaudhry, was beaten to death in the compounds of a law court where he went along with his father-in-law to secure bail for another Ahmadi, who was arrested by the police for becoming an Ahmadi. The attack took place in the presence of police. The mob, after killing him, stripped the body naked, tied a rope round his neck and dragged the dead body in the streets. His father-in-law Doctor Rashid Ahmad, was also knocked unconscious. He received multiple injuries including fractured arms and ribs.

A spokesman of the Ahmadiyya Muslim Community in Great Britain, Mr. Rashid Ahmad Chaudry, said that the gruesome murder of Riaz Chaudry is a part of the campaign of violence, terrorism and persistent persecution which the Ahmadiyya Muslim Community has been subjected to by religious fanatics in Pakistan for the last twenty years.

Commenting on the Anti-ahmadiyya laws, Mr Chaudhry said, "As long as these inhuman clauses remain as part of the constitution of the country, the persecution of the Ahmadi Muslims will continue in Pakistan because these clauses are so vague that practically anything which an Ahmadi does in the normal course of his daily life can be construed as an offence."

ایجادات کی نئی منزل

(ا۔ ع، جاپان)

☆ ۱۵ جون ۱۹۹۵ء کو سیٹیزن واچ کمپنی نے ایک چھوٹے رنگین ٹیلی ویژن کا تعارف کروایا ہے۔ اس میں Liquid Crystal سکرین کے ساتھ A.M. اور F.M. ریڈیو بھی ہے۔

ST 173 ماڈل کے اس ٹی وی کا سائز قریباً وہی ہے جو چھوٹے Lap Top کمپیوٹر کا ہوتا ہے۔ ٹی وی کی اسکرین ۴۳٫۸ میٹر × ۵۸٫۳ ملی میٹر ہے۔

اس ٹی وی کا وزن ۳۴۰ گرام ہے اور عام سیل Battries سے بھی چلتا ہے۔ بجلی پر بھی چل سکتا ہے اور کار کے اندر سگریٹ لائٹر والے کنکشن سے بجلی حاصل کر کے بھی چلایا جا سکتا ہے۔ اس کی قیمت قریباً ۲۵۰ ڈالر ہے۔

☆☆

☆ یکم جولائی ۱۹۹۵ء کو یوکوہاما کمپنی مارکیٹ میں ایک ایسے کمپیوٹر کا تعارف کروا رہی ہے جو ٹائپ رائٹر کے طور پر استعمال ہونے کے علاوہ کمپوزنگ اور میوزک کے لئے بھی کام آ سکتا ہے۔

" ہیلو میوزک ۵۰ " سسٹم میں ۷۵۹ مختلف موسیقی کی آوازیں محفوظ ہیں۔ اس کمپیوٹر کی یہ بھی خوبی ہے کہ ان ۷۵۹ آوازوں سے اپنی پسند کی موسیقی ترتیب دے کر استفادہ کر سکتے ہیں۔

Mouse یا خصوصی Key Board دونوں استعمال ہو سکتے ہیں۔ اور Window یا Maacintosh دونوں سسٹم پر یہ پروگرام چل سکتے ہیں۔ جاپان میں اس کی قیمت قریباً ۵۰۰ امریکن ڈالر مقرر کی گئی ہے۔

☆☆

☆ فوجیتسو کمپنی نے ایک نیا لانڈری ڈرائر (Dryer) متعارف کروایا ہے۔ اس کی خوبی یہ ہے کہ اس کی موٹر کے اوپر Sound Obsorbing میٹریل لگایا گیا ہے جس کی وجہ سے یہ بے آواز ہے۔

HL.40 SA کے اس ماڈل میں ۴ کلوگرام کپڑے خشک ہو سکتے ہیں۔ کپڑوں کے وزن اور نمی کو محسوس کر کے مطلوبہ وقت کا فیصلہ کمپیوٹر از خود کرتا ہے اور جب کپڑے خشک ہو جاتے ہیں تو مشین خود بخود رک جاتی ہے۔ اس کی قیمت قریباً ۵۰۰ ڈالر ہے۔

☆☆

☆ کاسیو کمپیوٹر کمپنی نے ایک واٹر پروف گھڑی متعارف کروائی ہے۔ یہ گھڑی شاک پروف ہے اور اس میں یہ خوبی ہے کہ Diving Time ریکارڈ کر سکتی ہے۔ غوطہ خوروں کے لئے اس گھڑی کے ذریعہ جاننا ممکن ہو جائے گا کہ کتنا وقت پانی کے اندر رہے ہیں۔

☆☆

الفضل انٹرنیشنل کے خود بھی خریدار بنئے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کے نام بھی لگوائیے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔

(مینیجر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ - محمود احمد ملک)

«الفضل ڈائجسٹ» کے لئے بعض جرائد ہمیں براہ راست موصول ہورہے ہیں جبکہ بعض رسائل دیگر دفاتر کے توسط سے ہم تک پہنچ جاتے ہیں لیکن تب تک ان رسائل کے آئندہ شمارے بھی منظرعام پر آچکے ہوتے ہیں اس لئے بہتر ہوگا کہ یہ رسائل ایڈیٹر الفضل انٹرنیشنل کے لئے مسجد فضل لندن کے پتہ پر یا درج ذیل پتہ پر ارسال کئے جائیں۔

6 Hardwicks Way, London SW18 4AJ, U.K.

★★حضرت چودھری محمد ظفراللہ خانؓ کا ذکر خیر "الفضل" ربوہ کے ۲۱ مئی کے پرچہ میں ہفت روزہ «فرق» کے شکریہ کے ساتھ شائع ہوا ہے جو کہ محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے ذاتی حوالہ سے تحریر فرمایا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ چودھری صاحب سے پہلا تعارف اس وقت ہوا جب میں پہلی بار بغرض تعلیم برطانیہ پہنچا۔ حضرت چودھری صاحب کے ایک بھتیجے بھی میرے ہمسفر تھے جن سے ملنے کے لئے آپؓ بندرگاہ پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان دنوں آپؓ ہندوستان کی وفاقی عدالت کے جج تھے۔ کتابوں سے بھرا ہوا وزنی بکس میرے پاس تھا جبکہ جنگ کی وجہ سے قلی ناپید تھے۔ چودھری صاحب نے ایک طرف سے بکس کو پکڑا اور کہا دوسری طرف سے تم پکڑو، ہم مل کر اسے ٹرین تک لے چلتے ہیں۔ ایک ناچیز طالبعلم کے لئے یہ ایک بڑا حیران کن استقبال تھا۔ لندن تک ٹرین میں اکٹھے سفر کیا، موسم کی سردی کے زیر اثر مجھ پر کپکپاہٹ طاری تھی۔ چنانچہ چودھری صاحب نے اپنا ایک موٹا اور دبیز کوٹ مجھے عطا کیا۔ اسکے بعد ۱۹۵۱ء میں جب وہ وزیر خارجہ تھے اور جنرل اسمبلی میں شرکت کے لئے آئے ہوئے تھے تو پرنسٹن انسٹی ٹیوٹ بھی تشریف لائے جس کا میں فیلو تھا۔ چنانچہ دو روز ان کی صحبت میں گزارے۔ لیکن انکی شخصیت کو سمجھنے کا موقع تب ملا جب وہ ریٹائرڈ ہوکر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں رہائش پذیر ہوئے اور میری یہ درخواست منظور کی کہ وہ اتوار کا ناشتہ میرے ساتھ کیا کریں گے۔ ان دنوں وہ دینی کتب کے تراجم میں مصروف تھے اور بغیر کسی چھٹی کے باقاعدگی سے نو بجے صبح کام کا آغاز کردیتے تھے۔

پروفیسر عبدلسلام صاحب لکھتے ہیں کہ سب سے حیران کن بات یہ ہے کہ چودھری صاحب کا حافظہ کسی بھی غلطی سے یکسر مبرا تھا۔ ۵۰، ۶۰سال قبل گزرنے والے واقعات کے اشخاص کے ناموں کے علاوہ تاریخ، دن اور وقت سے متعلق بھی انکی یادداشت بالکل درست تھی۔ مسلمان ممالک کی آزادی کے حصول کے سلسلہ میں اقوام متحدہ میں بڑی طاقتوں سے اپنی جھڑپوں کے واقعات سنایا کرتے تھے۔ شاہ فیصل کے ذاتی مہمان کی حیثیت سے مکہ مکرمہ میں قیام کی دلوں کو گرما دینے والی تفصیل ہماری درخواست پر کئی بار سنائی۔ ان واقعات کے پس منظر میں جو چیز نمایاں ہے وہ حضرت چودھری صاحب کا توکل ہے۔

محترم ڈاکٹر صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ چودھری صاحب کمر درد کے باعث ہسپتال میں داخل ہوئے تو میں عیادت کو حاضر ہوا اور ساتھ «شمائل ترمذی» لے گیا جس میں آنحضرتؐ کے روزمرہ حالات درج ہیں۔ میں نے کہا کہ کسی وقت اس کتاب کا انگریزی ترجمہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ وہ کتاب ان کے پاس چھوڑ کر ٹرلیسٹے چلا گیا۔ دو ماہ بعد واپس آیا تو چودھری صاحب نے اس کتاب کے انگریزی ترجمہ کی مطبوعہ جلد پیش کی جس کا انتساب میرے نام تھا۔

مجھے آخری بار ان کا ہمسفر ہونے کا موقع تب ملا جب وہ صدر مملکت مراکش کی اکیڈمی کے افتتاحی اجلاس میں شریک تھے۔ ایک تقریب میں میں نے دیکھا کہ شاہ موصوف بذات خود چودھری صاحب کی طرف ایسے انداز میں ذاتی توجہ دے رہے تھے کہ کسی اور کی طرف میں نے اس انداز سے شاہ موصوف کو متوجہ ہوتے نہیں دیکھا۔۔۔۔ اس کے بعد مضمون نگار حضرت چودھری صاحب کی چند مزید خوبیوں کا بیان کرکے انکی ہی ایک تحریر پر یہ مضمون ختم کرتے ہیں جس میں حضرت چودھری صاحب نے اعلیٰ دنیاوی اعزازات کے حصول کے بعد خدمت دین کی توفیق ملنے پر خدا تعالیٰ کے حضور اظہار تشکر کیا ہے۔

★★اسی شمارہ میں مربی سلسلہ محترم عبدالوحید انیس مرحوم کا ذکر خیر کیا گیا ہے جو ۱۹۹۲ء میں صرف ۲۶ سال کی عمر میں وفات پاگئے تھے۔ مرحوم کے بہت سے اوصاف کو محترم فہیم احمد خادم صاحب نے بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

★★اسی پرچہ میں حضرت حافظ حامد علیؓ صاحب کے بارے میں بھی ایک مختصر مضمون «اصحاب احمد» سے ماخوذ ہے۔ حضرت حافظ صاحب نے نویں نمبر پر حضرت اقدس علیہ السلام کی بیعت کی سعادت پائی۔ گو آپؓ تب سے خدمت اقدس میں حاضر تھے جب ابھی حضورؑ کا کوئی دعویٰ نہ تھا۔ آپؓ کے فرائض میں لنگر خانہ کا اہتمام اور ڈاک کے نظام کے علاوہ بھی کئی ضروری امور شامل تھے۔ آپؓ جب بھی حضرت مسیح موعودؑ کی شفقتوں کا ذکر فرماتے تو چشم پرآب ہوجاتے اور فرماتے کہ حضرت اقدسؑ کے بعد کوئی انسان اخلاق کی اس شان کا نظر نہیں آیا۔

★★احمدی شعراء میں جناب سلیم شاہجہانپوری صاحب کو اہم مقام حاصل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ایک موقع پر ان کے بارے میں فرمایا «ٹکسالی زبان لکھنے والے ہیں۔ بڑے شستہ انداز میں کہتے ہیں۔ خوبصورت محاورے استعمال کرتے ہیں۔ محاوروں کے استعمال کے بارے میں ان کی قادرالکلامی یہ ہے کہ محاورے گویا ان کے گھر کی لونڈی ہیں»۔ ۱۴ اپریل کو انکے اعزاز میں نوابشاہ میں ایک شام منائی گئی۔ تقریب کی صدارت محترم پروفیسر عبدالقادر ڈاہری صاحب نے کی۔ اس تقریب کی مفصل رپورٹ مرتبہ جناب انور ندیم علوی صاحب، "الفضل" ربوہ کی ۲۲ مئی کی اشاعت میں شائع ہوئی ہے۔

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۶ جون ۱۹۹۵ء کو بعد از نماز جمعہ مسجد فضل لندن میں حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

(۱) مکرم و محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ، سابق مبلغ سوئٹزرلینڈ۔
(۲) مکرم چوہدری ناظر علی خان صاحب (آپ مکرم خلیل احمد صاحب مبشر امیر سیرالیون کے والد تھے)۔
(۳) مکرم مولوی صالح محمد صاحب، ربوہ۔
(۴) مکرمہ اہلیہ صاحبہ خواجہ غلام نبی صاحب گلکار، انڈیا۔
(۵) مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم قاضی مظفر احمد صاحب، منڈی بہاؤالدین۔
(۶) مکرمہ شریفہ بی بی صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر کریم اللہ صاحب ضلع بہاولنگر۔
(۷) مکرم مشتاق احمد صاحب، (آپ مکرم حبیب اللہ خان صاحب، سابق پرفیسر، ربوہ، کے داماد تھے۔
(۸) مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ بنت مرزا عبدالغنی صاحب، سابق محاسب صدر انجمن قادیان۔
(۹) مکرم والد صاحب صادق محمد صاحب طاہر آف خوشاب۔
(۱۰) مکرمہ ام الکرامہ صاحبہ، انگلستان۔
(۱۱) مکرمہ راشدہ پروین صاحبہ اہلیہ مجید احمد خان صاحب، ربوہ۔
(۱۲) مکرم عزیز احمد صاحب (آپ کیپٹن سجاد احمد صاحب آف کراچی کے ہمزلف تھے)۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۳ جون ۱۹۹۵ء کو بعد از نماز جمعہ حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

(۱) محترمہ صاحبزادی نصیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب مرحوم، ربوہ۔
(۲) مکرم غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ مولانا محمد احمد صاحب جلیل، مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ، ربوہ۔
(۳) مکرمہ امۃ الرفیق ایاز صاحبہ اہلیہ مولانا غلام حسین صاحب ایاز (مرحوم) مبلغ سنگاپور۔
(۴) مکرمہ والدہ صاحبہ محمد اشرف صاحب اسحاق مشنری وامیر فجی۔
(۵) مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب آف شیخوپورہ۔
(۶) مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد لطیف صاحب ہائیڈل برگ جرمنی۔
(۷) مکرمہ زہرہ بیگم صاحبہ چٹاگانگ۔
(۸) مکرم چوہدری نورالدین صاحب (والد مکرم منصور احمد صاحب، مربی سلسلہ لاہور)۔
(۹) مکرم سائیں عبدالرحمان صاحب درویش اسلام آباد۔
(۱۰) مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب گٹھیالیاں، سیالکوٹ۔
(۱۱) مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عنایت اللہ صاحب بہلولپوری لاہور۔
(۱۲) مکرمہ ہاجرہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب، کھرپانوالی، گجرات۔
(۱۳) مکرم محمد حنیف صاحب (والد ڈاکٹر شریف احمد صاحب کوکب)۔
(۱۴) مکرمہ رقیہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد شفیع صاحب مرحوم، (والدہ نصرت ناصر اقبال لندن)۔
(۱۵) مکرم زاہد رشید صاحب ابن عبدالرشید صاحب مرحوم، ہمبرگ جرمنی۔
(۱۶) مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ، چک ۱۰۳/۶ آر، بہاولنگر۔
(۱۷) مکرمہ رسول بی بی صاحبہ زوجہ مکرم اللہ دتہ صاحب چیمہ مرحوم، ربوہ۔
(۱۸) مکرم کیپٹن شیر محمد صاحب چک نمبر ۹ ضلع منڈی بہاؤالدین۔
(۱۹) مکرم رائے محمد اسلم خان صاحب سندھی آف فیصل آباد۔
(۲۰) مکرم قریشی عبدالرحمان صاحب لاہور۔

★★حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے صحابہ میں سے ایک بہت ہی مخلص رفیق نامور صحافی اور شاعر حضرت قاضی محمد ظہورالدین صاحب اکملؓ تھے۔ ۲۵ مارچ ۱۸۸۱ء کو گولیکی ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر اور پھر مشن ہائی سکول گجرات سے حاصل کی۔ ۱۸۹۷ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ ۱۹۰۲ء میں قادیان اکثر جانا شروع کیا اور «البدر» میں حضرت مفتی محمد صادقؓ صاحب کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ ۱۹۰۶ء میں قادیان سکونت اختیار کرلی۔ حضرت اقدسؑ نے آپکی تین کتب ملاحظہ فرمانے کے بعد عمدہ اور مدلل بیان کی تعریف فرمائی۔ سیدنا مصلح موعودؓ الفضل اخبار کے لئے حضرت قاضی صاحب کی خدمات کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے۔ حضرت اقدسؑ سے آپؓ کو عشق تھا۔ قادیان کے چالیس سالہ قیام کے دوران روزانہ مزار حضرت اقدسؑ پر حاضر ہوتے رہے اور خراب موسم کی بھی کبھی پرواہ نہ کی۔

آپکو نہ صرف «الفضل» کے منیجر اور ایڈیٹر کے طور پر کئی سال خدمات کی توفیق ملی بلکہ

ریویو آف ریلجنز (اردو) اور مصباح کے بھی آپؓ مدیر رہے۔ ۲۳ سال کی خدمات کے بعد ۱۹۳۸ء میں صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت سے ریٹائرڈ ہوئے اس وقت آپؓ ناظم طباعت و اشاعت بھی تھے۔

۲۷ ستمبر ۱۹۶۶ء کو آپکی وفات ہوئی۔ جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے پڑھایا، جنازہ کو کندھا دیا اور تدفین کے بعد دعا کروائی۔ آپکی تصانیف چالیس سے زائد ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف مضامین کا شمار ممکن نہیں۔ صرف ایک سال (۱۹۰۳ء) میں آپؓ کے ۱۳۶ مضامین ۲۸ اخبارات میں شائع ہوئے تھے۔ آپؓ کے حالات اور خدمات پر ایک مضمون "الفضل" ربوہ کی ۲۴ مئی کے پرچہ میں طبع ہوا ہے۔

★★ "الفضل" ربوہ کا ۲۷ مئی کا پرچہ «یوم خلافت» کے حوالہ سے خصوصی اشاعت ہے اور دعوت الی اللہ کے بارے میں خلفائے احمدیت کے ارشادات اس پرچہ کی زینت ہیں۔

NEW AND SECOND-HAND SPARES
SPECIALISTS IN JAPANESE CARS ALL MODELS
TJ AUTO SPARES
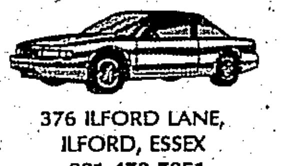
376 ILFORD LANE,
ILFORD, ESSEX
081 478 7851

دلچسپ خبریں

مکتوب آسٹریلیا

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

امریکہ کی سرزمین پر ہونے والے جرائم نسلی جنگ کا رنگ اختیار کر چکے ہیں

مسٹر پال شی ہن (Mr. Paul Sheehan) امریکہ کے جرائم کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ امریکہ نے جو سب سے لمبی جنگ لڑی ہے اسے "گندی جنگ" یا Dirty War کا نام دیا جا سکتا ہے۔ یہ وہ جنگ ہے جو خود امریکی سرزمین پر گزشتہ تیس سال سے لڑی جا رہی ہے اور ۲۵ ملین افراد کو اپنا نشانہ بنا چکی ہے۔ اس جنگ میں تقریباً اتنی جانیں ضائع ہو چکی ہیں جتنی ساری ویت نام کی جنگ میں۔ اس گھمبیر صورت حال کے باوجود امریکی میڈیا اس کا ذکر کرنا پسند نہیں کرتا۔ یہ جنگ کالوں گوروں کی ہے اور کالے گوروں سے نئی اور پرانی زیادتیوں کا انتقام لے رہے ہیں۔

امریکہ میں گزشتہ بیس سال میں پرتشدد جرائم آبادی بڑھنے کی رفتار سے چار گنا زیادہ بڑھے ہیں۔ ۱۸ سال سے کم عمر کے کالے نوجوان گزشتہ نسلوں سے زیادہ پرتشدد ہیں اور اپنی عمر کے گوروں کے مقابلہ میں بارہ گنا زیادہ امکان ہے کہ وہ قتل کے جرائم میں ماخوذ ہونگے۔ امریکہ کے محکمہ انصاف کے آخری سروے کے مطابق امریکہ میں ہر سال ۶۶ لاکھ قتل، زنا، ڈاکہ وغیرہ تشدد کے جرائم ہوتے ہیں جن میں سے بیس فیصد یا تیرہ لاکھ واقعات کا تعلق کالے گوروں کے باہمی جھگڑوں سے ہوتا ہے۔ ۹۰ فیصد تختہ مشق بننے والے گورے امریکی ہوتے ہیں۔ صرف ایک سال ۱۹۹۲ء میں ۱۰ لاکھ گورے نشانہ بنے جبکہ اس کے مقابل پر ایک لاکھ بیس ہزار جرائم کا نشانہ کالے بنے۔ گورے کالوں سے تعداد میں سات گنا ہیں لیکن کالے جن سے جرائم سرزد ہوئے وہ گوروں سے ساڑھے سات گنا زیادہ ہے۔ اس لحاظ سے فی کس (Per Capita) جرائم کے مرتکب کالے گوروں کی نسبت پچاس گنا زیادہ ہیں۔ ایک اور ادارہ کی رپورٹ کے مطابق جتنے گورے کالوں کو قتل کرتے ہیں کالے ان سے ۱۸ گنا زیادہ قتل کرتے ہیں۔ ۱۹۶۴ء سے ۱۹۹۴ء تک کالوں گوروں کے باہمی جھگڑوں میں ۴۵،۰۰۰ آدمی قتل ہوئے جبکہ ویت نام کی جنگ میں ۵۸،۰۰۰ امریکی مارے گئے تھے اور جنگ کوریا میں ۳۴،۰۰۰ مارے گئے تھے۔ ویسے کالوں کا یہ کہنا ہے کہ جرائم کی اصل وجہ نسلی منافرت نہیں یا کالوں کا جذبہ انتقام نہیں بلکہ اصل وجہ اقتصادی ہے۔ گوروں کے پاس دولت ہے اور کالوں کے پاس غربت اور یہ اقتصادی ناہمواری جرائم کو جنم دے رہی ہے۔ بہرحال تجزیہ نگار جو بھی وجوہات تلاش کریں دنیا کے وہ ممالک جو اندھا دھند امریکہ کی تقلید میں فخر محسوس کرتے ہیں ان کو امریکی سرزمین پر برپا ہونے والی Dirty War سے ضرور سبق حاصل کرنا چاہئے۔

تیسری دنیا کے افراد میں ذہنی صحت کا بحران

اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کو ایک رپورٹ پیش کی گئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ تیسری دنیا میں ذہنی صحت کا معیار تیزی سے گر رہا ہے جس کی وجہ عمر میں زیادتی، غربت اور تشدد وغیرہ ہیں اور یہ امر گروہی جھگڑوں اور عدم استحکام میں اضافہ کا باعث بن رہا ہے اور کئی جسمانی بیماریاں بھی اس سے جنم لے رہی ہیں۔ رپورٹ کے مصنف Dr.Kleinman نے لکھا ہے کہ چونکہ ذہنی بیماریاں ایک دھبہ شمار ہوتی ہیں لہذا انہیں چھپایا جاتا ہے۔ اب وقت ہے کہ ان ملکوں کی حکومتیں اور بین الاقوامی تنظیمیں اس طرف توجہ کریں۔

رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ سری لنکا میں خودکشی کا تناسب دنیا بھر میں سب سے زیادہ ہے اور امریکہ سے چار گنا زیادہ ہے۔ خودکشی میں سری لنکا کے بعد ہنگری کا نمبر آتا ہے۔ ملائشیا، بنگلہ دیش اور پاکستان کے بچے ترقی یافتہ ممالک کے مقابلہ میں دو تین گنا زیادہ ذہنی طور پر کمزور یعنی Mentally Retarted ہوتے ہیں۔ مرگی کی بیماری لاطینی امریکہ اور افریقہ میں یورپ اور امریکہ کے مقابلہ میں تین تا پانچ گنا زیادہ ہے۔ اس وقت دنیا میں کوئی چار کروڑ (چالیس ملین) پناہ گزین اور گھروں سے نکالے ہوئے لوگ ہیں۔ سیاسی تشدد نے ان کو کئی قسم کے ذہنی بیماریوں میں مبتلا ہونے کے خطرہ سے دوچار کر رکھا ہے۔ رپورٹ میں سفارش کی گئی ہے کہ سب دنیا مل کر اس کا کچھ چارہ کریں اور ذہنی صحت کے کاموں کو افریقہ، ایشیا، لاطینی امریکہ اور شرق اوسط میں تیز کیا جائے۔ ڈاکٹر بطروس غالی نے سفارشات کو قبول کرتے ہوئے کہا کہ بین الاقوامی اداروں کو نفسیاتی و سماجی بے قاعدگیوں کا مقابلہ کرنا چاہئے جو ان ملکوں کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ ڈال رہی ہیں۔

خریداران سے گزارش

اپنے پتہ کی تبدیلی یا تصحیح کے لئے اطلاع دیتے وقت ایڈریس لیبل پر درج AFC حوالہ نمبر ضرور درج کریں شکریہ

(مینیجر)

MUSLIM TELEVISION AHMADIYYA

Muslim TV AHMADIYYA

Programme Schedule for Transmission from London 7th July 1995 - 20th July 1995

FRIDAY 7TH JULY

11.30	Tilawat
11.45	Hadith
12.00	MTA Variety: *Programme about the Martyrdom of Dr. Naseem Baber*
12.30	Learning Languages with Huzoor *Lesson 2 part 2*
1.00	News
1.20	Friday Sermon *LIVE*
2.40	*Nazam*
2.45	Mulaqat *with Urdu speaking friends. 7/7/95*
3.45	*Qaseedah*
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	*Tomorrow's Programmes*

SATURDAY 8TH JULY

11.30	Tilawat
11.45	Hadith
12.00	Eurofile: *An Interview with Syed A. Yahya Sahib "Jalsa Duties and Waqare A'amal"*
12.30	Learning Languages with Huzoor *Lesson 3 part 1*
1.00	News
1.30	Around the Globe: *Various Programmes from U.S. Ahmadiyya Jama'at: " Experiments in Science Lab." 1st part*
2.00	Children's Corner: *Mulaqat with Huzoor 8/7/1995*
3.00	*Nazam*
3.05	MTA variety: *German programme Lajna Imaillah "Quiz programme" part 5*
3.45	*Qaseedah*
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	*Tomorrow's Programmes*

SUNDAY 9TH JULY

11.30	Tilawat
11.45	Hadith with English Translation
12.00	MTA variety : *"German programme "Should Woman work or not"*
12.30	Learning Languages with Huzoor *Lesson 3 part 2*
1.00	News
1.30	Around the Globe: *"Various programme from U.S. Ahmadiyya" 2nd part*
2.00	Mulaqat *with English delegates*
3.00	*Nazam*
3.05	MTA variety *:A Letter from London by Ameer sahib UK*
3.35	*Nazam*
3.45	*Qaseedah*
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	*Tomorrow's Programmes*

MONDAY 10TH JULY

11.30	Tilawat
11.45	Malfozat
12.00	Eurofile:
12.30	Learning Languages with Huzoor *Lesson 4 part 1*
1.00	News
1.30	Around the Globe: *Documentary*
2.00	"Natural Cure" *Homeopathy Lesson No.93*
3.00	*Nazam*
3.10	"Dilbar mera yehi hai" *Ch. Hadi Ali sb.*
3.30	MTA variety: *German programme "Islamesch Press Shau"*
4.00	*Qaseedah*
4.10	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	*Tomorrow's Programmes*

TUESDAY 11TH JULY

11.30	Tilawat
11.45	Seeratu-un-Nabee (s.a.w.)
12.00	Medical Matters *with Dr.Mujeeb ul Haq*
12.30	Learning Languages with Huzoor *Lesson 4 part 2*
1.00	News
1.30	Around the globe: *"Introduction of the first 14 members of Lajna Imaillah", about Hadhrat Sayyeda Mahmoodah Begum.*
2.00	"Natural Cure" *Homeopathy Lesson No.94*
3.00	*Nazam*
3.05	*Cooking Lesson* ALMAIDAH
3.30	*Nazam*
3.35	Canada Speaks: *"Meet our friends" part 7*
4.00	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	*Tomorrow's Programmes*

WEDNESDAY 12TH JULY

11.30	Tilawat
11.45	Hadith
12.00	MTA Variety : *"Barakate Khilafat" Turkish Language*
12.30	Learning Languages with Huzoor *Lesson 5 part 1*
1.00	News
1.30	MTA Life Style: *Sewing Class*
2.00	"Quran Class" *Tarjamatul Quran Class No. 68*
3.05	*Nazam*
3.10	MTA Variety: *"A sitting with Maulana Naseem Saifi Sb." final part*
3.40	*Qaseedah*
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	*Tomorrow's Programmes*

THURSDAY 13TH JULY

11.30	Tilawat
11.45	Malfozat
12.00	Medical Matters *with Dr.Mujeeb ul Haq*
12.30	Learning Languages with Huzoor *Lesson 5 part 2*
1.00	News
1.30	Around the Globe: *Documentary*
2.00	"Quran Class" *Tarjamat tul Quran Class No.69*
3.00	*Nazam*
3.05	MTA Variety: *Seerat Hadhrat Mohammad Din Sahib*
3.30	Children's Corner: *Bait Bazi from Rabwah 2nd part*
4.05	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	*Tomorrow's Programmes*

FRIDAY 14TH JULY

11.30	Tilawat
11.45	Hadith
12.00	Eurofile
12.30	Learning Languages with Huzoor *Lesson 6 part 1*
1.00	News
1.20	Friday Sermon *LIVE*
2.40	*Nazam*
2.45	Mulaqat *with Urdu speaking friends. 14-7-95*
3.45	*Qaseedah*
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	*Tomorrow's Programmes*

SATURDAY 15TH JULY

11.30	Tilawat
11.45	Hadith
12.00	Eurofile
12.30	Learning Languages with Huzoor *Lesson 6 part 2*
1.00	News
1.30	Around the Globe: *"Various programmes from U.S. Ahmadiyya" 3rd part*
2.00	Children's Corner: Mulaqat *with Huzoor 15/7/1995*
3.00	*Nazam*
3.05	MTA variety: *German programme Waqfe Nau*
3.45	*Qaseedah*
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	*Tomorrow's Programmes*

SUNDAY 16TH JULY

11.30	Tilawat
11.45	Hadith *with English Translation*
12.00	Eurofile
12.30	Learning Languages with Huzoor *Lesson 7 part 1*
1.00	News
1.30	Around the Globe
2.00	Mulaqat *with English delegates 16/7/1995*
3.00	*Nazam*
3.05	MTA variety *:A Letter from London by Ameer sahib UK*
3.35	*Nazam*
3.45	*Qaseedah*
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	*Tomorrow's Programmes*

MONDAY 17TH JULY

11.30	Tilawat
11.45	Malfozat
12.00	Eurofile
12.30	Learning Languages with Huzoor *Lesson 7 Part 2*
1.00	News
1.30	Around the Globe: *Documentary*
2.00	"Natural Cure" *Homeopathy Lesson No.95*
3.00	*Nazam*
3.05	"Dilbar mera yehi hai" *Ch. Hadi Ali sb.*
3.30	MTA variety: *German programme "Islamicsh Press Shau" Part 15*
4.00	*Qaseedah*
4.10	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	*Tomorrow's Programmes*

TUESDAY 18TH JULY

11.30	Tilawat
11.45	Seeratu-un-Nabee (s.a.w.)
12.00	Medical Matters: *"Health care of Mother and Child"*
12.30	Learning Languages with Huzoor *Lesson 8 part 1*
1.00	News
1.30	Around the globe: *"Introduction of the first 14 members of Lajna Imaillah".*
2.00	"Natural Cure" *Homeopathy Lesson No.96*
3.00	*Nazam*
3.05	*Cooking Lesson* ALMAIDAH
3.35	Canada Speaks: *"Meet our Friends" Part 8*
4.00	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	*Tomorrow's Programmes*

WEDNESDAY 19TH JULY

11.30	Tilawat
11.45	Hadith
12.00	Eurofile: *"Women in Islam"(Turkish)*
12.30	Learning Languages with Huzoor *Lesson 8 part 2*
1.00	News
1.30	MTA Life Style: *Sewing Class*
2.00	"Quran Class" *Tarjamatul Quran class No.70*
3.05	*Nazam*
3.10	MTA Variety: *"An Interview, Malik Jammil Ur Rahman and Rafiq Sahib Wakilut Tasnif"*
3.40	*Qaseedah*
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	*Tomorrow's Programmes*

THURSDAY 20TH JULY

11.30	Tilawat
11.45	Malfozat
12.00	Medical Matters *with Dr.Mujeeb ul Haq*
12.25	Learning Languages with Huzoor *Lesson 9 part 1*
1.00	News
1.20	*Nazam*
1.30	Around the Globe: *Documentary*
2.00	"Quran Class" *Tarjamatul Quran class No.71*
3.00	*Nazam*
3.05	MTA variety : *"Seerat Hadhrat Zufrul Haq Ali Khan Gohar"*
3.30	Children's Corner: *Bait Bazi Nasirat from Rabwah 3rd part*
3.45	*Qaseedah*
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	*Tomorrow's Programmes*

Programmes or their timings may change without prior notice. We welcome our viewers' comments and suggestions about the quality of the translations of the programme "Learning Languages with Huzoor".

Al Fazl International Weekly, London
16 Gressen Hall Road, London SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
TELEPHONE NO. 081-870 8517
FAX NO. 081-870 1095
Vol. 2 Friday, July 7, 1995 No. 27

شذرات

(م-ا-ح)

اندھیر نگری کے بارے میں مشہور ہے کہ وہاں ہر چیز ٹکے سیر بکتی ہے اور وہاں کے چوپٹ راجا ضروری نہیں کہ مجرم کو ہی سزا دیں بلکہ جس کے گلے میں پھندا پورا آگیا اسے ہی توری کی طرح پھانسی پر لٹکا کر انصاف کا تقاضا پورا کر لیتے ہیں۔ پاکستان ہمیں کئی وجوہ سے بہت پیارا ہے مگر افسوس کہ ہماری نیک خواہشات اس کی بدقسمتی کو نہیں ٹال سکتیں۔ وہاں کے حکمران، عمال اور کچھ بے ہدایت رہنما اس ملک کو جس طرح سر کے بل قعر مذلت میں جھونک رہے ہیں اس سے جو بھد اور جگ ہنسائی ہو رہی ہے، وہ تو الگ رہی، اس سرزمین سے عدل اٹھ جانے کے بعد قدرت کا جو انتقام ہوگا اس کے خیال سے ہی جھرجھری آتی ہے۔

اب اس سے زیادہ ظلم کیا ہوگا کہ جب کسی احمدی کو شہید کیا جاتا ہے تو اس کے قاتلوں کو یہ کہہ کر چھوڑ دیا جاتا ہے کہ کیا ہوا مرنے والا احمدی ہی تو تھا اور احمدی ہونے کا مطلب ہی "شان رسالت میں گستاخ" ہوتا ہے (نعوذباللہ)۔ یقین نہ آئے تو ٹاؤن شپ لاہور کے رانا عبدالستار صاحب مرحوم کے قاتلوں کے بارے میں ایک خبر کی صرف یہ دو سرخیاں پڑھ لیں:۔

"گستاخ رسول کے قتل میں ملوث
۹ طالب علم بری"
"میڈیکل کالج کے طالب علم
شان رسالت میں گستاخی کرنے والے
قادیانی کے قتل میں ملوث تھے"۔

(روزنامہ جنگ لندن، ۳۰ مئی ۹۵ء صـ ۸)

لیکن جہاں ملزم احمدی ہوں تو وہاں بغیر کسی تحقیق تفتیش کے گھٹیا سے گھٹیا ملا کی رپورٹ پر پرچہ کٹ جاتا ہے، فوراً گرفتاری اور ضمانت لینے سے انکار وہاں کا روز مرہ ہے۔ لندن سے شائع ہونے والے ایک بڑے ہی محتاط اندازے کے مطابق اس وقت ۲۴۳۲ احمدیوں کے خلاف ایسے ۶۴۵ مقدمات درج ہیں جن میں سے ۵۰۰ سے زائد کیس ایسے ہیں جن کی سزا موت ہے۔ یہ اعداد و شمار حکومت پاکستان نے برطانوی ایم پی اور پارلیمنٹری سیکرٹری مسٹر پیڑ لی کن کے استفسار کے جواب میں مہیا کئے ہیں اور ساتھ ہی یہ وضاحت بھی کی ہے کہ ہم کیا کریں احمدیوں کے نام مسلمانوں جیسے، ان کی شکلیں مسلمانوں جیسی، ان کے رسوم و رواج اور مذہبی عبادات وغیرہ مسلمانوں سے ملتی ہیں جو ملک کے تحفظ اور امن عامہ کے لئے ایک خطرہ ہیں۔

(روزنامہ نیوز انٹرنیشنل لندن، ۷ جون ۱۹۹۵ء صـ ۱۲)

افسوس کہ اس دو ہزار چار سو بتیس کے عدد میں وہ تیس چالیس ہزار احمدی جمع نہیں کئے گئے جو ربوہ کے شہری ہیں اور جن کے خلاف علی الاعلان ایک ہی پرچہ کاٹ کر ہر بوڑھے، جوان، عورت، مرد اور بچے کو ملوث کر لیا گیا ہے کہ کون روز روز وقت اور کاغذ ضائع کر کے الگ الگ رپٹ درج کرے۔ سب کو اکٹھے پھانس لو، جب جی چاہے، جسے چاہو پکڑ لو اور اندر کر دو۔ باوجود جگہ کی کمی کے ہم اس رپٹ (ایف آئی آر) کو من و عن درج کرنا پسند کریں گے۔ ملاحظہ فرمائیں اور چاہے تو سر پیٹیں چاہے ان کے لئے مناسب دعا کریں۔

استغاثہ زیر دفعہ ۲۹۸/سی تعزیرات پاکستان

"بروئے اطلاعات و خط کتابت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و مبلغین احرار و معززین علاقہ (؟) کے توسط سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ علاقہ تھانہ ربوہ کے مختلف مقامات پر بسنے والے مرزائی جنہیں آئین پاکستان کی ترمیم ۱۹۷۴ء کی رو سے غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہوا ہے اور امتناع قادیانی آرڈیننس ۱۹۸۴ء کی رو سے قادیانی مذہب کی تبلیغ تحریراً، اشارتاً، بلاواسطہ و بالواسطہ اور اسلامی اور قرآنی اصطلاحات کے استعمال سے روکا گیا لیکن مرزائیوں نے اس پابندی کے باوجود اپنی قبروں، عمارات، دفاتر جماعت احمدیہ، عبادت گاہوں، کاروباری مراکز وغیرہ پر کلمہ طیبہ اور دیگر آیات قرآنی تحریر کی ہوئی ہیں۔ مزید یہ کہ وہ آئے دن مختلف طریقوں سے مسلمانوں کو قادیانیت کی تبلیغ کرتے رہتے ہیں جس میں جان بوجھ کر مسلمانوں کو السلام علیکم کہہ دینا، اذان فجر کے اوقات میں ٹولیوں کی صورت میں باآواز بلند شہر میں کلمہ طیبہ پڑھنا اور دیگر ہیچوں قسم کی اسلامی حرکات کا اعادہ کرتے ہیں۔ لہذا ان حالات کے پیش نظر صورت جرم ۲۹۸/سی (ت-پ) پائی جا کر استغاثہ ہذا برائے قائمی مقدمہ بدست فلک شیر نمبر ۳۲۲ ارسال تھانہ ہے۔ بعد اندراج مقدمہ انچارج چوکی ربوہ تفتیش کریں گے۔ دستخط انگریزی: محمد عاشق انچارج پولیس سٹیشن، ربوہ مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۸۹ء۔

از گیٹ تھانہ بوقت ۱۵-۱ بجے دن از تھانہ حسب آمد استغاثہ بمضمون مندرجہ بالا بغرض قائمی مقدمہ بدست فلک شیر ۳۲۲ موصول ہوا۔ جس پر رپورٹ ابتدائی ہذا بجرم مذکور مرتب ہوئی۔ اصل تحریر مع نقل پولیس بغرض تعمیل نزد انچارج چوکی ربوہ ارسال ہے۔ سپیشل رپورٹ ہائے بخدمت افسران مجاز ارسال ہیں۔ غلام مصطفیٰ شاہ، اے۔ ایس۔ آئی۔ تھانہ ربوہ ۸۹-۱۲-۱۵ نقل مطابق اصل"۔

(بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ، ۱۹ دسمبر ۱۹۸۹ء)

واللہ اعلم کہ صرف احمدی اہالیان ربوہ کو یہ اعزاز کس لئے بخشا گیا تھا۔ محولہ بالا قوانین کی موجودگی میں پاکستان بھر میں جہاں جی چاہے کسی بھی احمدی کو پکڑ لو اور یہ "دیگر ہیچوں قسم" کا پھندا اس کے گلے میں ڈال دو۔ مرد ہے تو کہو کہ اس کی ڈاڑھی مسلمانوں جیسی ہے، عورت ہو تو لکھو کہ یہ برقعہ مسلمان خواتین جیسا پہنتی ہے، بچہ ہے تو سب سے آسان "ہیچو قسم" یہ کہ "جان بوجھ کر" اس کا نام مسلمانوں جیسا کیوں رکھا ہے۔ بہرحال ہم نے یہ بھی سنا ہے کہ خدا کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں اور اس کی لاٹھی بے آواز ہے ضرور ہے مگر اندھیری سے اندھیری نگری میں بھی اس کی لشک دکھائی دے جاتی ہے۔ ادھر تاریخ کا عمل اندھا ہوتا ہے اور اس کا فیصلہ انصاف کی اندھی دیوی صادر کرتی ہے۔ ہم نے اپنی زندگی میں دیکھا ہے کہ ایک وقت کے اشتہاری ملزم اپنی قوموں کے سربراہ بنے اور اپنے ملک کے وزیر اعظم یا صدر کی حیثیت میں بکنگھم پیلس میں ملکہ معظمہ کے مہمان ہوئے۔ فاعتبروا۔

مظلوم تو ویسے ہی اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوتا ہے۔ آج اگر احمدی اس ظلم کی چکی میں پیسے جا رہے ہیں تو ان کا استغاثہ تو اسی کی عدالت میں ہے جہاں سے "نقول" افسران مجاز کو نہیں جایا کرتیں کہ وہ خود قادر علی کل شئی ہے۔ فانتظروا۔

مختصر عالمی خبریں

(مرتبہ ابوالمسرور چوہدری)

ملکی بجٹ کا زیادہ تر حصہ دفاعی اخراجات اور قرضوں کی ادائیگی کے لئے وقف کیا گیا ہے

[پاکستان]: گزشتہ دنوں قومی اسمبلی میں پاکستان کا بجٹ برائے سال ۹۶-۱۹۹۵ء پیش کیا گیا۔ کل بجٹ چار کھرب ۱۳۱رب ۲۲ کروڑ ۱۷ لاکھ روپے کی مالیت کا ہے جس میں سے ایک کھرب ۱۵ ارب ۲۵ کروڑ ۴۰ لاکھ روپے دفاعی اخراجات کے لئے مختص کئے گئے ہیں جو گزشتہ مالی سال کے نظر ثانی شدہ تخمینہ جات سے ۱۵ فیصد زائد ہیں۔ اس طرح نئے بجٹ میں دفاع کا حصہ کل اخراجات کا ۳۴ فیصد ہے۔

قرضوں کے سود کی لاگت ایک کھرب ۵۸ ارب روپے ہے جو بجٹ کی سب سے بڑی شق ہے۔

مبصرین نے بجٹ پر رائے زنی کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان میں بدعنوانیوں کی وجہ سے ٹیکسوں کی وصولی کا انتظام انتہائی غیر مؤثر ہے۔ چنانچہ گزشتہ بجٹ میں ٹیکسوں کی وصولی کی حد میں ایک ارب ڈالر کی کمی واقع ہوئی تھی۔ اس سال کراچی میں تشدد کے واقعات کی وجہ سے ملکی معیشت بہت زیادہ متاثر ہوئی ہے۔

☆☆

طاعون کے نئے جرثومے کی دریافت

[ہندوستان]: گزشتہ سال ہندوستان میں طاعون پھیلی تھی اور جس کا آغاز سورت شہر سے ہوا تھا اس کے متعلق سائنس دانوں نے تحقیق کر کے یہ انکشاف کیا ہے کہ یہ وبا ایک بالکل نئے قسم کے جرثومہ Yersinia Pestis کی وجہ سے پھیلی تھی جس کا وجود پہلے دنیا میں نہیں ملتا۔

سائنس دانوں نے سورت شہر سے حاصل شدہ نمونے دنیا کی مختلف لیبارٹریوں میں ٹسٹ کے لئے بھجوائے جن کا تجزیہ کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ نہ تو امریکہ میں Fort Collins کے بیماریوں کی روک تھام کے مرکز میں اور نہ ہی فرانس کے Paesteur Institute میں طاعون کے دریافت شدہ جرثوموں میں اس خصوصیت والا جرثومہ موجود ہے۔

☆☆

ڈبوں میں بند دودھ سے بچوں کے دماغ کی صحیح نشوونما نہیں ہوتی

[سکاٹ لینڈ] گلاسگو یونیورسٹی رائل ہسپتال فار چلڈرن کے ایک پروفیسر Forrester Cockburn نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ماؤں کو اپنی چھاتیوں کے دودھ سے بچوں کی پرورش کرنا چاہئے۔ کیونکہ ڈبوں میں بند دودھ میں مناسب مقدار میں Fatty Acids موجود نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دماغ کی نشوونما صحیح طریق پر نہیں ہو سکتی۔

انہوں نے کہا کہ ماں کے دودھ کا کوئی نعم البدل نہیں اور اسے مشینوں کے ذریعہ تیار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ مشینوں سے تیار شدہ دودھ میں Enzymes اور Cells اس صورت میں جمع نہیں کئے جا سکتے جس صورت میں وہ انسانی دودھ میں موجود ہوتے ہیں۔

پروفیسر Cock Burn نے کہا کہ زندگی کے پہلے سال میں بچے کا دماغ ۳۵۰ گرام سے بڑھ کر ۱۱۰۰ گرام تک پہنچ جاتا ہے۔ اور اس کا زیادہ تر حصہ پہلے چھ ماہ میں بڑھتا ہے۔ اس وقت Fatty Acids کی کمی آئندہ کے لئے نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔

●●●●●●

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

جرمنی سے انگلستان کا سفر

بذریعہ جہاز، بس، فیری اور ریل کی شٹل سروس میں مع کار سمندر کراس کرنے کے لئے معلومات اور ٹکٹ کی خرید کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں۔

Goldwing
Baseler Platz 5 (Near Station)
60329 Frankfurt Main
Tel: 069-232423, 235494

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

Designing & Setting by Khalifa Rawahuddin Ahmad.